



— تاریخ جنگ طرابلس —

﴿ حصہ اول ﴾



جسمین جنگ طرابلس یعنی جنگ اٹلی و ترکی کی

صحیح و چشم دید واقعات ابتداءً حک سم

آخر مارچ سنہ ۱۹۱۲ تک

مورخانہ انداز پر قلمبند

کئی کئی چین



قاضی عبداللطیف ، ایم ۔ اے



سابق ایڈیٹر اخبار دارالسلطنت کلکتہ و اردو گائیڈ

حال مترجم حبل المتین کلکتہ



مطبع حبل المتین کلکتہ

۱۳۳۰ ہجری

(جلد حقہ، ق محفوظ)



نقشه کل ممالک متعلقہ جنگ اٹلی و ترکی

بسم الله الرحمن الرحيم

وہم

تاریخ جنگ طرابلس



شمالی افریقہ میں طرابلس نرکون کی ایک مشہور
عمرانیہ طرابلس یولایت ہے جو ایک طرف مصر سے شروع ہو کر تونس
کی سرحد تک حا کر پہنچ ہوئی ہے۔ شمال میں بحیرہ روم واقع ہے۔ واصل
کی لمائی (۱۱۰۰) میل سے زاید ہوگی۔ اس صوبہ میں پانچ ضلع ہیں۔
طرابلس خاص۔ بارقہ یا رقة الحرا یا سرنیکا۔ نخلستان انزلہ۔ فیدان۔
عدمس و غات۔ کل رقبہ تقریباً ۴ لاکھ مربع میل اور آبادی تقریباً ۱۳
لاکھ ہے۔ بعض خاص نخلستانی مقامات اور شاداب حصص کے ماسوا
یہ ملک زیادہ تر ریگستان ہے۔ بارقہ النہ بہت شاداب ہے۔ پانچ پانچ
بڑے بڑے پہاڑ بھی اس ملک میں واقع ہیں۔ غات اور عدمس میں
کھجور و دیگر مہوہات فراط پیدا ہوتے ہیں۔ طرابلس خاص ساحل
بحیرہ روم پر ایک چھوٹا سا مشرقی شہر ہے کچھ عمارتیں یورپین وضع
کی بھی تعمیر ہیں۔ بازاروں میں بہت چھل بھل رہتی ہے۔ ریشم باقی اور
قالین سازی کی تجارت مختصر پیمانہ پر موجود ہے۔ شہر خاص کی کل
آبادی تقریباً ۶۰ ہزار ہے جسمین بربری۔ عرب۔ ترک یہودی۔
مالطوی۔ ایطاوی اور حاشی شامل ہیں۔ یہودی آٹھ ہزار اور
ایطاوی ایک ہزار ہیں۔ شہر میں زیادہ تر تجارت حب۔ اندون۔

دہ لشی - اسفنج - چٹائی - چٹا - ہاتھی دانت - شتر مرغ - بکری
 کا جڑا - رنگ اور طلا کی ہتی - ہاھر کی اشیا کے تجارت حسب ذیل
 ہ - آٹا - جاول - شک - جاہ - بارچہ - تباکو - لوہ اور ناسے
 ہر مند کی چیزیں - یونان اور مالٹا سے اسلحہ اور ناروت کا بھی لیں دیں بہت
 ہوتا ہ - زیادہ عرصہ نہیں گرا سلطاط کی طرف سے جو گورر
 حبل متر ہوتا تھا وہ دیوان و موحاری کے تمام اختیارات رکھا
 تھا - لیکن حال میں بعض پولیٹیکل معاملات کی وجہ سے دیوان و
 موحاری کے عہدے الگ کر دے گئے - حکومت کا طریقہ یہ آت بھی
 قلمرو عثمانیہ کی طرح ہے لیکن کیفیت - حکومت خود اختیاری حاصل
 ہے - بن عاری یا رقة الحمرا کا تعلق براہ راست قسطنطیہ سے ہے *
 تاریخی طور پر طرابلس کی محکمہ کیفیت یہ ہے کہ یہ صوبہ پہلے
 یونانیوں کا تھا - یونانیوں کے دورِ روما و ان کے ہاتھ آیا - مختلف
 حکومتوں میں آئے کے دور ساتویں صدی عسوی میں اسلام کے تصرف
 میں آیا اور تونس کے مختلف حادثات کی حکومت میں رہا - سنہ
 ۱۲۲۱ء میں بنی حاصر نے یہاں ایک خود مختار سلطنت قائم کی جو
 سنہ ۱۴۰۱ء تک قائم رہی - تونسی و انوں نے پھر طرابلس کو فتح
 کیا - سنہ ۱۵۱۰ء میں ہسپانیہ کے بادشاہ فرڈیننڈ نے طرابلس پر
 قبضہ کر لیا تھا لیکن سنہ ۱۵۵۳ء میں توکوں نے اپنا قبضہ حاصل کیا -
 سنہ ۱۷۱۴ء میں اج - پاشا قمرانی خود مختار بن گیا تھا مگر اسکے
 حادثوں نے قسطنطیہ کی اطاعت اخذ کی - گورنمنٹ امریکہ نے اپنی
 تجارت کی حفاظت کے لئے طرابلس کے پاشا کو (۸۳۰۰۰) ڈالر سالانہ
 سنہ ۱۷۹۶ء سے دینے منظور کیئے تھے مگر سنہ ۱۸۰۱ء میں پاشا
 نے اسمیں اضافہ کی خواہش ظاہر کی مگر امریکہ نے منظور نہ کیا اور
 جنگ کی نوبت پہنچی - تقریباً چار سال تک جنگ ہوتی رہی اور نتیجہ

۱۔ ہوا کہ اس کا کے نام بحری سپاہی مع کپٹن فید کر لینے گئے اس کے لئے
 اس قائم ہوا اور پاشا نے (۱۲) ہزار پونڈ معاوضہ لیکر فیدیوں کو
 چھوڑ دیا۔ سنہ ۱۸۳۵ء میں برکوت نے اسی حکومت اور سربراہ
 مضبوطی سے طرابلس میں قائم کی اور طرابلس عمرو عثمانی کا حرو اعظم
 قرار پایا۔ ۱۸۸۱ء میں حب ورائسین نے تونس پر قبضہ کر لیا تو کوں
 نے بھی اسی طرح طرابلس میں زیادہ کر دی تھی *

واضعاب



۲۸ - ستمبر سنہ ۱۹۱۱ء کو اطالوی گورنمنٹ نے ترکی
 اطالوی الیمنٹوم کو ذیل کے معصوموں کا الیمنٹوم (انڈم جہت) بیجا --
 گورنمنٹ اطالیہ نے سالہا سال سے باب عالی سے یہ درخواست کی کہ
 طرابلس اور باریقہ کے متعلق جو بدامنی اور عملت ترکی کی طرف سے
 طہور میں آئی ہے اسکا حاتمہ ہو جانا چاہیے اور ان ممالک میں ہر
 ویسی ہی ترقی و تہذیب پھیلی چاہیے جیسی کہ افریقائے شمالی کے دیگر
 حصوں میں موجود ہے - تہذیب و تمدن کی عام ضروریات کے باعث
 اسی کابیلٹ کی ضرورت ہے اور جہاں تک اٹلی کا تعلق ہے اسکے لئے
 یہ امر نہایت اہم ہے کیونکہ اطالوی سواحل سے ان ممالک کا دُعاہ
 بہت کم ہے *

بالوجود اسکے کہ گورنمنٹ اٹلی نے گورنمنٹ عالیہ ترکی کو ہمیشہ
 مختلف پوائنٹس پر جو زمانہ حال میں طہور پذیر ہوئے
 خبرخواہانہ مدد دی ہے اور معہذا کہ اب تک گورنمنٹ اٹلی نے اعتدال
 اور صبر سے کام لیا ہے مگر نہ صرف یہ ہی کہ اٹلی کے خیالات کو
 طرابلس کے متعلق گورنمنٹ عالیہ ترکی نے غلط سمجھا ہے بلکہ ممالک
 طرابلس اور باریقہ میں برابر اطالویوں کے تمام تجارتی و اقتصادی

معاملات کی نسبت بہت سخت اور نامناسب معامالت رہی جاتی تھیں *
گورنمنٹ عالیہ ترکی حوالہ بہت طرابلس میں برابر ایطالیوں کے
سد و حسد سے مانع آتی تھیں۔ وقت آخر میں یہ بخور کرتی تھیں کہ وہ
تمام اقتصادی امتیازات جو واجب العمل معاہدوں اور ترکوں کے فوائد
اور مرستہ کے موافق ہونے دسے کے لئے آمادہ تھے لیکن اپنی اپنے
گرسہ خربہ کی بہاد پر اس امر پر مخبرات نہیں کرنا چاہتی کیونکہ
ان معاہدوں سے آئندہ نے لئے کوئی طماعت نہ ہوگی بلکہ ہمینہ کے لئے
جھگڑے بکھڑے کا موقع پیدا ہو جائیگا *

مرید برآں طرابلس اور مارقہ کے ایطالوی کوسلوں نے یہ رپورٹ
کی تھی کہ وہاں کی حالت ایطالیوں کے خلاف میں ہجڑوں پھیل چکی
ناعت نہایت خوفناک ہو گئی تھی اور یہ ہجڑوں ترکی امیروں اور دیگر
حکام کے کارکنوں کی طرف سے مشتمل کیا گیا تھا۔ اس ہجڑوں سے
بہ صرف ایطالوی رعایا کی جان کا خوف ہو گیا تھا بلکہ دیگر ملک
کے باشندوں کے لئے بھی اور یہ لوگ بھا اور صحیح طور پر علمت سے
طرابلس کو چھوڑ رہے ہیں۔ طرابلس میں ترکوں کے جنگی سامان
کے بھڑبھڑانے سے طرابلس کی حالت اور خوفناک ہو جائیگی۔ اسکی
قل گورنمنٹ ترکی کو خوفناک نتائج کی اطلاع دینا چکی تھی اور اب اس
امر کی سخت ضرورت محسوس ہوتی تھی کہ گورنمنٹ اٹلی ایسے خوفناک
نتائج کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جائے *

لہذا گورنمنٹ اٹلی نے اپنے مرستہ اور فوائد کی ضمانت کا خیال
کر کے طرابلس اور مارقہ پر جنگی قصبہ کرلیسے کا تصبیہ کرلیا تھا اور
صرف یہ ہی ایک ترکیب تھی جسکو اٹلی نے حل مشکلات سمجھا تھا۔
گورنمنٹ اٹلی یہ امید کرتی تھی کہ گورنمنٹ عالیہ ترکی اپنے نمائندوں کے
بہ احکام اس مضمون کے صادر کریں کہ ایطالیوں کی معامالت کسی

قسم سے یہ کی جائے اور ضروری معاملات بعد کسی تکلیف نے انجام پاجائیں۔ اٹلی کے سفیر کبیر مقیم قسطنطنیہ کو احکام اس مضمون کے صادر ہوئے ہیں کہ وہ گورنمنٹ عثمانیہ سے اس تحریر کی رسید سے ۲۴ گھنٹہ بعد جواب ساقی طلب کرے ورنہ گورنمنٹ اٹلی محسوس ہو کر قصہ کریم کی کاروائی اختیار کریگی۔ براہ عایت یہ ہدایت کی جائے کہ مذکورہ (۲۴) گھنٹہ کے اندر اس معاملہ کا جواب ترکی سفیر مقیم رؤما کے دربار سے بھی ہم کو دیا جائے *

دستخط سان گیلانو

وزیر خارجہ اٹلی

اس کا جواب حسب ذیل گورنمنٹ ترکی کی طرف سے ۲۹ ستمبر سنہ ۱۹۱۱ء کو دیا گیا *

سفارت خانہ اٹلی کو وہ سفید دستاویز معزم ہیں جن کے تابع طرابلس اور باریہ ترقی کے فوائد حاصل نہ کر سکے۔ اگر معاملات کو انصافاً دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ گورنمنٹ مشروطہ عثمانی حکومت قدیم کے باعث جو خرابیاں پیدا ہوئیں اسکی ذمہ دار نہیں ہے۔ گزشتہ ۳ سال کے واقعات کے اندر کوئی بات بالعالی کو ایسی معلوم نہیں ہوتی جس میں ایطالوی تجارت کے ساتھ بارہ اور طرابلس میں محالیت برتن گئی ہو۔ بلکہ برخلاف اسکے باب عالی نے ہمیشہ اس امر کو مناسب سمجھا کہ اٹلی اپنے سرمایہ اور صنعتی جدوجہد سے اس ملک کی اقتصادی ترقی میں کوشاں ہو اور جب کبھی اٹلی کی طرف سے اس امر کی تحویز پیش ہوئی ہمیشہ اسکا مناسب لحاظ کیا گیا۔ سفارت خانہ اٹلی کی طرف سے جو کچھ مطالبات اور معاملات پیش ہوئے گورنمنٹ عثمانیہ نے اسکی نسبت ہمیشہ عمدہ سلوک کیا ہے اور یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ ہر مرتبہ اٹلی کی خواہشات

حو قبول کی گئیں ان سے صاف طور پر یہ امر ظاہر ہو سکتا ہے کہ گورنمنٹ ٹرکی کہان ٹک اتحاد و دوستی کے تعلقات کو اٹلی کے ساتھ ساتھ چاہتی ہے۔ فی الحقیقت اخیر موقع پر بھی گورنمنٹ نے حو بہ طور کی کہ اٹلی کو طرابلس اور نارقہ میں زیادہ اقتصادی مراعات دے جائیں یہ محض اتحاد و ارتباط جاری رکھنے کے خیال سے تھا اور یہ بھی ظاہر کر دیا گیا تھا کہ ایسے مراعات دینے میں سلطنت عثمانی اپنے مرتبہ اور اعلیٰ مافع اور نیر معاہدات میں ادول کا خیال رکھیں گی خصوصاً ان معاہدات کا حو سلطنت ٹرکی نے دیگر دول کے ساتھ کیے ہیں کیونکہ محض انک فریق کی مرضی پر معاہدہ کی من المللی قوت بر باد نہیں کی جاسکتی *

کہان ٹک کہ طرابلس اور نارقہ کی نسبت امن کا تعلق ہے گورنمنٹ اس معاملہ کو بہتر حل دے سکتی ہے اور جیسا کہ ہماری گورنمنٹ پہلے لکھ چکی ہے طرابلس اور نارقہ میں کوئی وجہ اس امر کی پائی نہیں جاتی جس سے وہاں ایذا دہی یا دیگر ممالک کی رعایا کی جان و مال کا خوف ہو۔ ان ممالک میں یہ صرف یہ کہ فی الحال کوئی دشمن نہیں ہے بلکہ کسی قسم کی اشتعال انگیز حد و جد ہی نہیں ہے اور وہاں کے عثمانی حکم کے نام امن قائم رکھے گئے احکام صادر ہوئے ہیں جو بہایت وفاداری سے اپنے فرامین کو انجام دے رہے ہیں *

جنگی سامان کے بیچے جانے کے متعلق حو اشارہ کیا گیا ہے اسکے متعلق ٹرکی یہ بیان کرنا چاہتی ہے کہ فی الحقیقت انک ہی مار سٹاں ایجاگا اور وہ بھی ۲۶ ستمبر کے معاملہ کے کئی دن قبل۔ مزید برآں سان جگ کے ساتھ کوئی وجہ نہیں بیچی گئی اور اس سے ہلاک کے دل میں سوا امن کے اور کسی چیز کا تین نہیں ہو سکتا *

۲۹ ستمبر ۱۹۱۱ء کو سفارت خانہ اٹلی نے ڈبل ہج
اعلان جنگ اب عالی کو بھیجا *

حاصل الامر شاہ اٹلی وربر مختار اٹلی اس امر کا اعلان کرتا ہے کہ
گورنمنٹ اٹلی نے جو مہلت اب عالی کو بعض ضروری امور کے متعلق
دی تھی منسوی ہوگئی ہے اور اسکا کوئی جواب شافی گورنمنٹ اٹلیہ کے
پاس نہیں پہونچا ہے۔ اسے جواب کے نہ آنے سے گورنمنٹ ترکی کی مدد
یا اسکی اور اسکے حکام کی کم قوت کی تصدیق ہوتی ہے جسکا مارہا شوٹ
مل چکا ہے خصوصاً طرابلس اور مارقہ میں ایتالیوں کے حقوق کے متعلق۔
لہذا گورنمنٹ عالیہ اپنی عزت و مافع کو اپنے حق الوسع محفوظ رکھنے کے
لئے محبور ہوگئی ہے اور جو نتائج اس سے پیدا ہونگے وہ گویا ترکی حکام
کی گزشتہ روش کا نتیجہ ہونگے۔ دوستی اور امن کے تعلقات پس ترکی اور
اٹلی میں منقطع ہوگئے۔ اٹلی اسی وقت سے ترکی کے ساتھ برسر جنگ
ہے۔ دستخط کردہ ذیل جواب عالی کی خدمت میں اب اطلاع دینا ہے
کہ ترکی وزیر مختار مقیم روما کو پاسپورٹ دیدیا جائیگا اور میں یہی
یہ درخواست کرتا ہوں کہ میرا پاسپورٹ بھی صادر کیا جائے۔ گورنمنٹ عالیہ
اٹلی نے مجھے یہ مطلع کر کے ہدایت کی ہے کہ عثمانی رعایا قلمرو اٹلی
میں بلا خوف جان و مال و کاروبار رہ سکتی ہے *

دستخط ڈی مارٹینو

اٹلی کی شکایتوں کے متعلق ۳۰ ستمبر کے لندن ٹائمس میں
ایٹالوی
اعمال موافقہ درمیان سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ اٹلی کی رعایا
عدرات کے ساتھ جلد انصاف نہیں کیا جاتا بلکہ ان پر ظلم کیا جاتا ہے
علاوہ خفیف اور شدید تکالیف کے اٹالوی قونسل خانہ کے ملازمین کے ساتھ
چیریشن خانہ کی جاتی ہے جہاں ایک مرتبہ ایتالیوں کو بعض مخالفین نے گھیر
لیا تھا۔ دور جدید کے قائم ہونے سے اٹلی کو بہت کچھ امید تھی لیکن اسکی
تکالیف اس عہد میں اور دوہری ہوگئی ہوگی *



اعلیٰ حضرت حلیفۃ المسلمین سلطان محمد حامس

علاوہ اسکے ایک نوحوان لڑکی مسماۃ حولیا فرانزونی جو
 ترکی دیار کے کارخانہ اداہ کے کسی مردور کی لڑکی
 ہے عوا کر کے حراً مسلمان بن لگئی اور پھر ایک مسلمان

مس جولیا
 فرانزونی

کے ساتھ اسکی شادی کردی گئی اور ہر جہد کہ لڑکی کے ماں باپ
 اور دیگر غیر ایطالوی اشخاص حتی ایطالوی قونسل و سفارت حاون
 سے اعتراض کیا گیا مگر کچھ کارگر نہ ہوا ۔ اٹلی کی نظر میں
 یہ امر اسلئے اور بھی بہت ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اٹلی کے بہت
 سے مردور ایشیائی کوچک میں دیاروں پر کام کرنے کے لئے حلاوطن ہوتے
 ہیں اور اگر اس معاملہ پر زیادہ توجہ نہ کی گئی تو اٹلی کے
 مردوروں کا ایشیائی کوچک وغیرہ میں رہا مشکل ہو جائیگا اور ایسے
 ہی واقعے پھر پیش آئیں گے ۔ مرید بران بحر احمر اور طرابلس میں
 اٹلی والوں کے ساتھ دشمنی برقی حاتی ہے اور اریطیریا (افریقہ میں
 ایطالوی مستعمرات میں سے ہے) کے محادی سواحل پر ترکی حکام کا
 رویہ بہت سخت رہا ہے چنانچہ بطور نمونہ ایک واقعہ کا ذکر کیا
 جاتا ہے ۔ ہ جون سنہ ۱۹۰۹ کو ترکی نوپ والی کشتی موسومہ نور احد
 نے ترکی ساحل سے (۴۰) کیلومیٹر کے فاصلہ پر ایک ایطالوی سمبوق سے
 (۲۳۴۰) ڈالر چھین لیا ۔ ایطرح جنوا نامی جہاز کو بھی ترکوں
 نے گرفتار کر لیا اور اسکو حیدہ لے گئے اور ہ دسمبر ۱۹۱۰ کو
 سمبوق موسومہ لئما پر ترکی کال افسر زبردستی چڑھ آیا اور ماصوع
 کے تاجروں کے خطوط کا مطالعہ کیا ۔ ایطرح اریطیریا کے دوسرے
 سمبوقوں کے ساتھ کاروائی کی گئی ۔ طرابلس میں ایطالوی تجارت
 و اقتدار سے مزاحمت کی حاتی ہے ۔ ایک ایطالوی بینک یعنی (بانک
 دی روما) کے ساتھ جو طرابلس میں بمرس ترقی تجارت قائم ہوا
 ہے اور جسمین ایطالوی سرمایہ لگا ہے برابر سختیان برقی گئی ہیں

اور ترکی حکام نے عربوں کو اس بٹک کے ساتھ لیں دیں کرنے کی ممانعت کر دی تھی۔ آخر کار دو برس کے بعد ان دشواریوں پر عبور حاصل ہوا۔ لیکن اسکے بعد جبکہ والی ابراہیم پاشا نے ایتھالیوں کی مخالفت میں اور شدت برتی اور بتلا دیا کہ ہماری گورنمنٹ کی پالیسی ہی اس قسم کی واقع ہوئی ہے۔ ہر قسم کے ٹھیکہ دار طرابلس میں ایتھالی باشندوں کو نہیں دے سکتے اور حصہ بن عاری اور درنا میں ایتھالی رعایا کو زمین کی خریداری سے باز رکھا جاتا ہے اور جو عرب ایتھالیوں کے ہاتھ زمین فروخت کرتا ہے اس پر تشدد کیا جاتا ہے اور ایتھالی محققین کو جو آثار قدیمہ اور معادن کی تلاش میں جاتے ہیں انکے دوہرو بہت دفعہ حائل کی جان میں اور ایتھالی کارخانہ جات عموماً روعن ساری اور خصوصاً ایتھالی چہاررانی کا سدباب کیا جاتا ہے۔ اسکے علاوہ ایک پادری مسمیٰ ودرگستانو کو درنا میں قتل کر دیا گیا اور ایک شخص مسمیٰ گاس ترستی کا بھی قتل وقوع میں آیا جسکی نسبت یہ بیان کیا گیا کہ اسے خود کشی کی حالانکہ واقعات مامد اور شہادت سے ایسی کوئی بات ظاہر نہیں ہوئی۔ ایک احبار نویس ارسب کو ترکی پولیس نے زدوکوب کی اور اسکے متعلق بھی کچھ شنوائی نہیں ہوئی۔ مزید برآں ایتھالیوں کے خلاف میں عربی امارات نے ذہانت سے مدد سے حملہ کئے ہیں *

نیم سرکاری طور پر ترکوں کی طرف سے حسب ذیل مضمون ایک مشہور اخبار میں شائع ہوا جو گویا ایتھالیوں کے الزامات کا جواب ہے

ترکی جواب

تھوڑے عرصہ سے اٹلی کے اخبارات نے دنیا کو یہ دکھلایا چاہا ہے کہ قلمرو عثمانیہ میں ایتھالی رعایا کے ساتھ مظالم کئے جاتے ہیں اور انکی کچھ شنوائی نہیں ہوئی۔ لیکن اولاً بصیرت بخونی حائز ہیں کہ یہ سب دہائی اس امر کے لئے تراشے

ہے کہ اقتصادی قسم کے تمام امتیارات اسوقت طرابلس میں ایطالیوں کو دیے جا چکے ہیں اور سب سے تازہ اور نمایاں مثال مالک دی روما کی شاخ طرابلس ہے ۔ مات بہ ہے کہ ترکی قانون کے مطابق ایسے کارخانہ جات آراصبی خرید نہیں سکتے ۔ اس قانون کی خلاف ورزی کرنے کے لئے مالک دی روما نے یہ ترکیب اختیار کی کہ اسے ایطالوی رعایا کو روپہ قرض دیکر زمین خریدنے پر متوجہ کیا جو بعد میں بنٹ کے ہاتھ رہی کردی حلقہ تھی ۔ اس جائداد کو بنک اپنی جائداد سمجھتا تھا ۔ یہ الزام کہ ایطالوی تجارت کے ساتھ رکاوٹ پیدا کی جاتی ہے بالکل غلط ہے ۔ حقیقت یوں ہے کہ ایطالوی سوائے اپنی قوم کے اور کسی قوم کی تجارت کو دیکھ نہ سکتے تھے ۔ کچھ زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ یہ افواہ مشہور ہوئی کہ بارقہ کے معادن کی لئے امتیازات ایطالیوں کے علاوہ کسی اور قوم کو دے گئے ہیں ۔ اس افواہ پر اٹلی کے اخبار ٹریبون و دیگر اخبارات نے ترکی کے خلاف شد و مد کے مضامین لکھے حالانکہ یہ افواہ بالکل بے بنیاد تھی ۔ یہ بات قابل غور ہے کہ عمر طرح کے ٹھیکہ جات قریب قریب سب کے سب طرابلس میں ایطالیوں ہی کو دے گئے ہیں ۔ اٹلی والے قصداً اپنا رسوخ طرابلس میں بڑھانے کے لئے اپنے نرح و شرائط کو بہت نرم رکھتے اور اپنے فائدہ کی پروا نہیں کرتے بلکہ نقصان بھی گوارا کرتے تھے ۔ لہذا یہ تحویز سوچی گئی کہ امتیارات کے دینے میں کم سے کم نرح کے قبول کرنے کی پابندی بہ کی جائے ۔ جو الزامات اٹلی کی طرف سے پیش کئے گئے ہیں وہ نامبالغہ ہیں ۔ ہر ملک میں ایسی حنیف باتیں پیش آیا ہی کرتی ہیں ۔ ایطالوی سموقوں کے متعلق جو بیان کیا گیا ہے وہ بالکل غلط ہے ۔ ایطالوی جہازات مجموعہ چپروں کے حمل و نقل میں مصروف رہتے تھے ۔ باب عالی نے

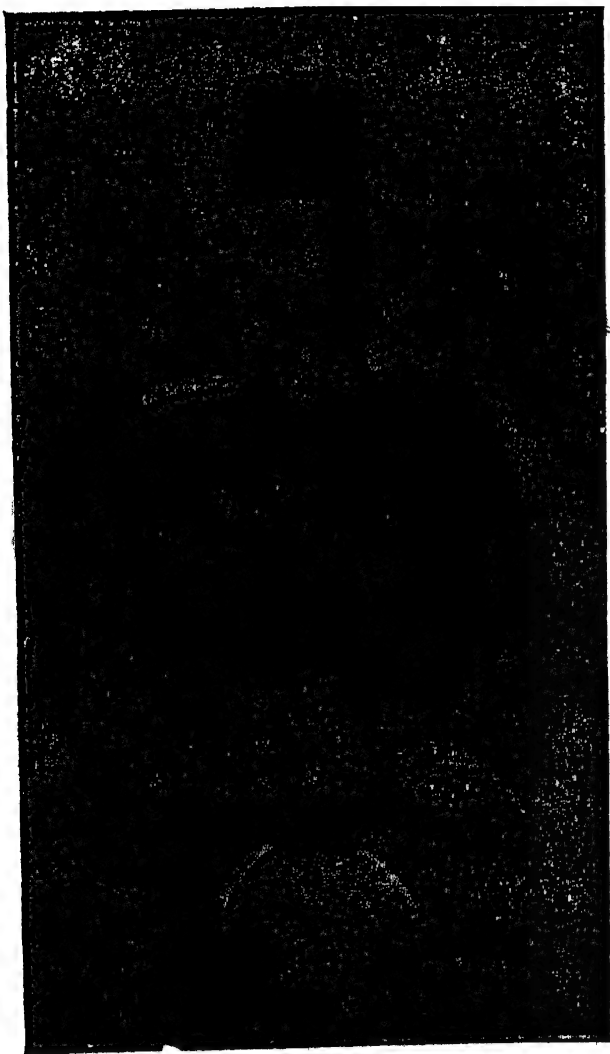
کشتی مرہ ایک مرکب کیش سے اس کی تحقیقات کئے جانے کے متعلق تحریک کی مگر خود ایطالوی سیرکیر مہم قسططیہ نے تحقیقات سے گریز کیا۔ موثقانہ اشارات میں دیکھا گیا ہے کہ حولاً مراٹرونی کے قصہ میں صرف اس قدر اصلیت ہے کہ وہ بحوشی مسلمان ہوئی اور کوئی ثبوت اس امر کا پیش نہیں کیا گیا کہ وہ اپنے ترکی شوہر یا اپنے جدید مذہب سے آردہ ہوئی ہو *

اگرچہ طرابلس سے ترکی فوج کا ایک بڑا حصہ یں میں امام یحیی کے مقابلہ میں لڑنے کو روانہ کر دیا گیا تھا جس سے طرابلس میں صرف دس ہزار و بروایت دیگر بیس ہزار قواعددان ترکی فوج باقی رہ گئی تھی لیکن یہ خوش قسمتی تھی کہ جب یہ فوج یں کو روانہ ہوئی تو طرابلس کے دحائر جگ کو اپنے ساتھ نہیں لے گئی۔ علاوہ اسکے ترکوں نے موقع کی اہمیت سمجھ کر درنا اسٹیر میں سو سپاہی اور تیس ہزار رفلین مع گولی ناروت وغیرہ کیے لہجیدیں یہ اسٹیر ایطالوی جہازوں کے سامنے سے گذرتا ہوا طرابلس میں لنگر انداز ہوا اور اسے اپنا جگ سامان اٹار ہی دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ترکوں نے اس اسٹیر کو اس خیال سے کہ دشمنوں کے ہاتھ میں نہ پڑے سامان جگ اٹارنے کے بعد ہی ڈبودیا اور حملہ جہازی تیر کر مکمل گئے *

ایطالویوں نے اعلان جنگ کے دیتے ہی اپنے تمام جہازات سواحل عثمان سے واپس طلب کر لئے۔ اٹلی میں فوجوں کی نقل و حرکت پر اشتراکوں کے جاؤ ہوئے اور جنگ کے خلاف ہنگامے روکنے کو فورنس میں اور دیگر شہروں میں ایطالوی فوج تعینات کی گئی۔ مہلین میں بلوا برپا ہو گیا اور کئی سو گرتاریان عمل میں آئیں۔ بعض مقامات پر تو جنگ کی اس قدر محالیت کی گئی کہ ایطالوی فوج جب چھاؤنیوں سے جہازوں پر

سوار ہوئے کے لئے ریل میں جارہی تھی تو ماشدے ریل کی سڑک پر
 لٹ گئے تھے جنکو سواروں سے منتشر کرنا پڑا۔ ناب عالی کی طرف
 سے ایک فرد طرابلس میں دم طور پر پڑھا گیا جسمین باشندوں کو
 عقلمندی اور سہولت سے کام لینے کی ہدایت کی گئی۔ وزیر دالمہ
 ترکی نے تمام صوبوں کے نام احکام اس مضمون کے شائع کئے کہ
 سلطنت عثمانیہ اپنی قومی عزت کو محفوظ رکھے گی۔ طرابلس سے تمام
 ابطالوی رعایا ہٹ چکی تھی اور طرابلس کے ابطالوی قونسل خانہ نے
 یورپیوں کو طرابلس سے چلے جانے کے لئے دو بڑے بڑے اسٹیج
 رکھے چھوڑے تھے کہ یورپی خواہ کسی قوم کا ہو اس میں سوار ہو کر
 طرابلس کو چھوڑ دے *

ابطالوی انڈیاٹم ۲۸ ستمبر کو ۲ بجکر ۳۰ منٹ پر پمپشہ کے دن
 حو سبیلوں کی ملاقات کا دن تھا دیا گیا۔ وزیر اعظم نے دربار برحالت
 کیا اور۔ بدھے محل سلطان کو کئے۔ یہاں وزرا کا خاص مشورہ ہوا
 اور یہ طے پایا کہ ابطالویوں کے مطالبات ہرگز تسلیم نہ کئے جائیں اور
 دول یورپ کو ایک مراسلہ اسکے متعلق بھیجا جائے۔ ترکی وزارت
 مساعی ہو گئی۔ سعید پاشا رئیس الوزرا مقرر ہوئے مگر محمود شوکت
 پاشا بدستور وزیر جنگ رہے۔ جب یہ افواہ مشہور ہوئی کہ طرابلس
 میں ترک اپنی فوج نہیں بھیج سکتے وہ اسکا بدلہ تھیلی پر قبضہ
 کر کے لے لیگے تو سفارت خانہ عثمانی لندن نے رسمی طور پر یہ طرہ
 کر دیا کہ سلطنت دلیہ عثمانی دیگر دول کی بد اخلاقیوں کی تقلید نہیں
 کرنا چاہتی۔ اعلان جنگ پا کر سلطنت عثمانیہ نے اٹلی کو یہ جواب دیا
 کہ اٹلی کی یکایک حملہ آوری پر ہمیں تعجب ہے۔ ہم امور منازعہ
 فیہ کے تصنیف کے لئے تیار ہیں اور جب تک معاملات طے نہ ہوں
 اٹلی کو جنگی کارروائی موقوف رکھی جائے۔ ترکی نے دول یورپ سے



حصرت محمود شوکت پاشا وزیر جنگ عثمانی

مداخلت کی دوبارہ درخواست کی *

انجمن اتحاد و ترقی نے ملک اعلان نامہ اس مضمون کا شائع کیا کہ ہم زندگی کے مقابلہ میں عرت کو ترجیح دیتے ہیں اور جہان تک ہمارے امکان میں ہے ہم دشمنوں کے مقابلہ میں کوئی دقیقہ کوشش کا اٹھا نہ رکھیں گے۔ باشندوں کو چاہئے کہ وہ ٹھہڑے دل سے رہیں اور گورنمنٹ کو ضروری کارروائی کرنے دیں اور یہ یاد رکھیں کہ ترک ابطالیوں سے بدرجہا مہذب اور انصاف پسند ہیں۔ ترکوں نے اعلان جنگ کے باتے ہی اپنی سرحدوں کو مضبوط کرنا شروع کیا۔ آس پاس کی سلطنتوں کو دے جینی پیدا ہوئی مگر سرکاری طور پر انکو یقین دلایا گیا کہ یہ نقل و حرکت حنطہ ماتقدم کے لحاظ سے ہے اور ترکی کسی کے ملک پر حملہ کرنا نہیں چاہی۔ اعلان جنگ کی خبر باتے ہی قلمرو عثمانیہ میں ابک عام حوش پیدا ہو گیا تھا مگر حکام نے استقلال و مضبوطی سے کام لیکر باشندوں کو تحمل و برداری پر متوجہ کیا جسکا ثبوت اس امر سے بخوبی پایا جاسکتا ہے کہ اٹلی نے جب خلاف وعدہ جنگ کو طرابلس میں محدود کرکھا اور دارینر پر حملہ کر دیا اسوقت ابطالوی رعایا کو قلمرو عثمانی سے خارج کرنے کا حکم وزرا نے دیا۔ حالانکہ ابطالویوں کے قلمرو عثمانیہ سے خارج کیئے جانے کا پہلے بھی حکم صادر ہو چکا تھا مگر جبرمی کی سفارش سے حکم انحراف ملتوی رہا حرمی نے ابطالوی رعایا کی نگرانی اپنے ذمہ لی تھی۔ قسطنطنیہ میں ابطالوی ڈاک خانہ پر حملہ آوری کا بہت خوف تھا مگر پولیس نے حملہ نہ ہونے دیا۔ ترکی پارلیمنٹ کے سات معاونین جب سلطنت المعظم کی خدمت میں باریاب ہوئے تو سلطان نے فرمایا کہ میں پارلیمنٹ کو منع کرنا چاہتا تھا مگر حتیٰ باشائے محالنت کی اور پارلیمنٹ معتد نہ کیا جاسکا۔ میں نے تاریخ کا بہت مطالعہ کیا ہے لیکن حسیطہ کہ اٹلی

نے حقوق کو پامال کرنا چاہا ہے ویسا کوئی واقعہ میری نظر سے نہیں گزرا۔ جب میں نے ادریانول و سلاویک کے قلعہ جات کا معائنہ کیا تو میری یہ خواہش ہوئی کہ تمام سلطنت میں ایسی ہی انتظام ہو لیکن اسوس ہے کہ حتیٰ پاشا اور اسکے صلاح کاروں کی علت سے ایسا ہو سکا اور طرابلس سے لاپرواہی کی گئی *

اٹلی نے اپنے متوصات کے مارہ ہمارے روشی بچھا دئے اور اُبساہی حکم ناب عالی کی طرف سے جاری ہوا۔ چنانچہ درۂ دانیال بحیرۂ احمر بحیرۂ روم بحر یونان اور بحر ادریاتک کے تمام ترکی مارہ ہمارے روشنی بچھا دے گئے۔ لندن کے سمارت خانہ عثمانی میں والٹیروں کی بہتری درخواستیں آئیں۔ ناب عالی نے ار سرنو دول یورپ سے یہ خواہش کی کہ اب بھی اگر دول یورپ اس جگہ کو موقوف کرانا چاہیں تو بہت موقع ہے اور جب تک دول کی طرف سے کوئی جواب نہ آئیگا ترکی کی طرف سے کچھ امداد جنگ نہ کیا جائیگا گو اسکے اختیار کرنے کا ترکی کو پورا احقاق حاصل ہو گیا ہے۔ ناب عالی نے اسکے ساتھ ہی ہم اخبارات کو مطلع کیا کہ جب تک آخری اپیل کا کوئی جواب نہ آئیگا اطالوی رعایا کے ساتھ جو قلمرو عثمانیہ میں آباد ہیں کوئی کاروائی نہ کی جائیگی۔ انگریزی اخبارات میں اٹلی کے اس نامصنفاہ حملہ کے متعلق شدومد کے مضامین شائع ہوئے اور روس کے اخبارات نے یہ رائے دی کہ ترکی کی خراب مالی بالیسی نے اسے یورپ میں تنہا چھوڑ دیا ہے۔ سلطان المعظم نے بادشاہ انگلستان سے اس جگہ کے متعلق حمایت کی اپیل کی تھی جسکا جواب ملک معظم انگلستان نے یہ دیا کہ میں اسوس ہے اٹلی اور ترکی کے درمیان مداخلت نہیں کر سکتا۔ شہشاہ جرمنی نے ایسے ہی تار کے جواب میں اپنی سچی دوستی اور سلطنت کی وقعت کا اظہار کیا اور یہ بیان کیا کہ ہم نے اپنے سفر

کبتر کو صلح کے متعلق ہدایت کی تھی مگر حرہ فی کی تنہا کارروائی سے
 حسہیں دول دیگر شریک نہیں ہوئے یہ کوشش رائےڈاک گشتی - میں
 سلطان المعظم کی خواہش کے مطابق دول سے بار دیگر حب موقع
 ہوا رابع جنگ کی تحریک کرواگا - حرمی سپر کیر نے وزیر اعظم
 ترکی کو یہ بتلایا کہ قیصر حرمی کی تحویر کا عالم کوئی اثر پیدا
 نہ ہوگا - بقول نامہ نگار ڈیلی نیور لندن حرمی نے اٹلی کو دو
 مرتبہ سمجھایا - بار دوم بہت اصرار کیا لیکن اٹلی نے کچھ ہی
 سماعت نہ کی بلکہ یہ کہہ دیا کہ اگر یہ دخل دیا گیا تو اتحاد
 ثلاثہ سے اٹلی کسارہ کشی اختیار کریگی - لہذا حرمی نے نہایت اسوس
 کے ساتھ سیاں کر دیا کہ اب صلح کی گمانگو لاجاں ہے - دول یورپ
 نے اپنی بے طرفی کا اعلان کیا جا بجا برٹش گورنمنٹ کی بے طرفی
 کا اعلان لندن گرت میں مستہر ہوا اور گورنمنٹ ہد کی طرف سے
 اسی قانون کی تکرار کی گئی - اسی بے طرفی کے اعلان سے انگریزی
 امسر حو ترکوں کے بحری محکمہ میں تھے داردلر میں بھونچے اور
 انہوں نے اطلاع دی کہ ہم سلطنت عثمانیہ کی خدمات اب انجام نہیں
 دے سکتے - یہ وہ امسر تھے حو انگریزی محکمہ بحری سے حکومت عثمانیہ
 کو مستعار دے گئے تھے - اٹلی میں جنگ کی تیاریاں بڑے دھرم دھام
 سے ہونے لگیں اور شاہ عمانویل اٹلی نے یہ تاکید کی کہ تمام جنگی
 معاملات میں ہمارے ضرور مشورہ لیا جائے اور یہ جنگ اس طریقہ سے
 ہو کہ یہ رب کی نظر میں ایطالوی سپاہ کی وقت سما جائے - یہ
 تا کہ غالباً اسوجہ سے ہوئی ہوگی کہ ایطالوی فوج کی وہ مدنامی
 جو اڈرا (حبشہ) میں ہوئی تھی جات رہے - دیگر دول عظمیٰ کی دیکھا
 دیکھی اٹلی نے اس جنگ کے قبل افریقہ میں نوآبادیاں قائم کرنے
 کی بارہا کوشش کی ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ باوجود بے اندازہ

اتلاف جان و ۱۶ کروڑ روپے کے خرچ کے حکومت اٹلی کو کبھی کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ سب سے بڑی مصیبت اڈوا مین نازل ہوئی جبکہ اس نے اپنے ایک ناعاقت اندش کمانڈر کو ۲۰ ہزار فوج کی سرپرستی میں شاہ میلک کو شکست فاش دینے کے لئے روانہ کیا تھا۔ انواع حشہ کی تعداد ۸۰ ہزار تھی۔ حشی سپاہیوں نے وہ حوہر مرہانگی دکھلایا کہ اٹلی اسے نہیں بھلا سکتی۔ اٹلی کا تمام لشکر تباہ و برباد اور تمام توپ قابہ صایع ہرگیا تھا۔ ۲۵۴ اسیر معہ دو جنرلوں اور ۴۵۰۰ آدمی کے ہلاک اور ۴۵ اسیر اور ڈیڑھ ہزار آدمی گرفتار ہوئے تھے۔ جب اس جنگ کا حوش اٹلی میں زور شور سے ہرنے لگا تو جرمی قونسلخانہ کے سامنے یہ نعرے لگائے جانے لگے کہ قبصر حرمی اٹلی کا دوست ہے۔ کریعوا کے ایک پادری نے یہ اعلان کیا کہ تمدن کی فتح کے لئے ترکی کے ساتھ لڑنا حق بجانب ہے۔ سلطان المعظم نے حکم دیا کہ تمام مساحد میں ترکی قصہمدی کی دعائیں مانگی جائیں۔ ایطالوی مال کا ٹائیکانٹ شروع ہو گیا *

مشہور و معروف کرنل انور بیے انھن اتحاد و ترقی کے ایک رکن نے (آپ پہلے سفارت خانہ عثمانی برلن میں اتلشہ تھے اور انقلاب کی خبر پاتے ہی برلن سے سلاویک اور وہان سے اسلامبول پہنچے تھے اور آپ گویا مشروطیت عثمانی کے پشت و پناہ میں) ایطالویوں کے مقابلہ میں کرہمت بلدی اور یہ اتلان کیا کہ وہ جنگ گروہ درگروہ کو ایطالویوں کے مقابلہ میں جاری کرینگے۔ اگرچہ اسکے بعد اس خبر کی تذبذب ہوئی کہ آپ مصر ہر کر نہیں گزرے لیکن بن عازی میں آپ کی موجودگی آخر کار یقیناً ثابت ہوئی۔ اٹلی نے جب اپنی فوج طرابلس میں اتار دی تو اسنے اسکے ساتھ ہی یہ اعلان کیا کہ ہم لوگ خونریزی کو طرح دینا چاہتے ہیں اور طرابلس کے

معاوضہ میں ۲ ملین اشرقی ترکوں کی نذر کرتے ہیں (ایک ملین دس لاکھ) اس خبر کا مشہور ہوا تھا کہ سفارت خانہ عثمانی نے حسب تلگراف ۴ - اکتوبر سرکاری طور پر یہ طاهر کیا کہ دولت عثمانی کبھی مالی معاوضہ قبول نہ کریگی - یکم اکتوبر کو کامل ۲۴ گھنٹہ تک ممبران انجمن اتحاد و ترقی کا مشورہ ہوا اور یہ طے پایا کہ ذیل کے مضمون کا اعلان یورپ کو رواہ کیا جائے *

جنگ کے متعلق
انجمن اتحاد و ترقی کا اعلان
یورپ کے نام

ضروریات نے مجبور کیا ہے کہ ممبران انجمن اتحاد و ترقی، یورپ کے اوٹ انصاف اور حریت پسندوں کو جو اس رکبک و بیہودہ اور بحرمانہ حملہ پر جو مشروطیت و تمدن خواہی

کے بنیادی حقوق پر ہوا ہے بے تعلق نہیں رہ سکتے مضطرب کریں، ہم لوگوں کو امید ہے کہ یورپ اس معاملہ کو بنظر انصاف دیکھکر بحری دزدی کی موجودہ حرکت کو ناجائز قرار دیگا - ایسے جانوں سے ہماری رعایا دور جدید سے بدطن ہو جائیگی اور پرانے دور حکومت کو سلطنت کی حفاظت کے لئے بہتر خیال کریگی - اٹلی نے اعلان جنگ کر دیا ہے اور اپنے بیڑے ایسے صوبہ پر حملہ آوری کرنے کے لئے بھیجے ہیں جہاں کے باشندے اٹلی کی رعایا بنکر نہیں رہنا چاہتے - اعلان جنگ میں ہم پر یہ حکم نافذ کیا گیا ہے کہ محض اس لئے کہ ہماری خواہش ہے ہمارے لئے طرابلس چھوڑ دو - ایسے بیڑے صوبہ پر قبضہ کرنے کا کچھ بہانہ ہونا چاہیے جائیگے ہم پر یہ غلط الزام لگایا جا رہا ہے کہ ہم انسانیت اور تہذیب وہاں نہیں پھیلا سکے - اگر طرابلس میں وہ تہذیب جسکی اٹلی متنی ہے نہیں آئی ہے تو اسکا جواب صرف اسقدر کافی ہے کہ اٹلی تہذیب وہ شایستگی میں جرمنی اور انگلینڈ سے

مدرحہ کم ہے ۔ اگر سڈیلیا پر انگلستان اسی بہانہ سے کہ وہاں تہذیب بھیلانے کی ضرورت ہے چڑھ دوڑے تو کیا سلطنت اٹلی اس عذر کو منظور کر لیگی ؟ ۔ اور یہ عذر جو پش کیا گیا ہے کہ یہ ملک اٹلی سے بہت قریب ہے اور یہ کہ طرابلس میں تجارتی معاملات غیر معمولی ہیں یہ سب رکیک اور قابل مصححہ عذرات ہیں ۔ ہماری قوت مدافعت کو اٹلی بے بہت ناچیز سمجھا ہے ۔ تمام سلطنت ترکی ایک دل ہو کر اس حملہ کو ناپسندیدہ خیال کرتی ہے اور جب تک کہ سابق کی سی حالت پیدا نہ ہو لے وہ اپنے ہتھیار لمبی نہ ڈالے گی ۔ ہمیں یمن ہے کہ ہمارا یہ اسماعانہ رایگان نجاہکا اور یورپ تمدن اور انسانیت کا خیال کر کے اس جنگ میں ہمارا ہمیں ہوگا ۔ اسلئے کہ اٹلی نے ہم پر ایسا ہی اعمال اگر حملہ کیا ہے ۔ اٹلی ہر چہ کہ خود کو مہذب بتلاتی ہے مگر اسکے اقوال سے نہ بات پائی جاتی ہے کہ تہذیب کا کوئی عنصر اس میں موجود نہیں *

باب دوم

جنگ کا اعلان
اور
حسینات مسلمانان

اعلان جنگ کی خبر پاتے ہی ہندوستان میں سب سے اول حوصدا بلند ہوئے وہ کلکتہ سے ہوئے ۔ یعنی ایک میٹنگ نمبر ۴ مڈسکل کالج انڈر ایٹ کلکتہ دتر جبلالتیں میں منعقد ہوئی جس میں اس جنگ کے متعلق

اعتراضی ردولیشن پاس ہوئے اور انمن ہلال احمر قائم کی گئی اسطرح رنگون ۔ کلکتہ ۔ بمبئی ۔ مدراس وغیرہ تمام مشہور شہروں میں ترکی کی ہمدردی میں جلسے ہوئے اور ترکی محرومین کی امداد کا سلسلہ شروع ہو گیا ۔ (اسکے مختصر حالات بطور صمیمہ تلخیصہ درج ہو گئے) *

لندن میں اس جنگ کے متعلق ایک عظیم الشان اعتراضی جلسہ اوائل

اکتوبر میں منعقد ہوا۔ صدہا مسلمان و دیگر ہمدردان سلطنت
 ترکی شریک جلسہ تھے۔ لارڈ لمگٹن سابق گورنر بمبئی نے کرسی
 صدارت کو دینت بخشی۔ رائٹ انرل مسٹر امیر علی کا ایک خط
 اس جلسہ میں اس مضمون کا پڑھا گیا کہ مجھے یقین ہے کہ
 حب انگریزی قوم کو یہ بات معلوم ہو جائیگی کہ دنیا کے لکھوکھا
 مسلمان جو انگریزی رعایا ہیں سلطنت ترکی کی یہودی سے دلچسپی
 رکھتے ہیں تو بیشک اسکی آواز انصاف اور ہمدردی کے لئے بلند
 ہوگی اور یہ اصرار کیا جائیگا کہ امور متنازعہ فیہ بذریعہ ناٹائی
 طے پائیں۔ لارڈ لمگٹن نے فرمایا کہ اٹلی کی حملہ آوری نے تمام
 مہذب دنیا کو زلزلہ کی طرح اچانک اور غیر متوقع طور پر ہلا
 دیا ہے۔ میں اس اغلاب کے موقع پر اعتدال کلامی کی درخواست
 کرنا ہوں کیوں کہ ترکوں نے خود اس اغلاب میں اپنے اعتدال
 کا ثبوت پیش کیا ہے۔ ہر شخص کو ترکی کے ایسے نازک موقع
 پر اسکے صبر اور مستقل سراجی اور نیا صی کی تعریف کرنا چاہیے۔
 میں ہمیشہ اٹلی اور ایطالویوں کا دوست رہا ہوں اور اٹلی کے تمدنات
 ہی انگلستان کے ساتھ دوستانہ رہے ہیں۔ لیکن حالانکہ واقعات پر
 حس کے باعث اٹلی نے یہ حرکت کی ہے عور کیا چاہتا ہے تو معلوم
 ہوتا ہے (جیسا اس ملک کے باشندوں اور انکے اخبارات نے
 بالاتفاق قرار دیا ہے) کہ اٹلی کے لئے کوئی وجہ معقول زبردستی
 کی نہیں ہو سکتی (اظہار مسرت)۔ یہ خیال کرنا کہ ایشیائی کوپک
 میں کوئی مفروضہ ایطالوی لڑکی نورعلائ گئی یا یہ کہ اٹلی کی
 ایک کشتی جو بحیرہ احمر میں راجا اسلحہ کی تجارت میں مشغول تھی گرفتار
 کی گئی ایسے وحوشہ طرابلس پر قبضہ کر لینے کے متعلق بالکل
 بیہودہ ہیں۔ ہم سے کہا جاتا ہے اٹلی کی تجارت کے ساتھ

مزاحمت کی جاتی تھی لیکن جو کچھ میرے سینے میں آیا ہے وہ یہ ہی ہے کہ اٹلی کے ایک بینک کو تو کی عملداری میں سرکاری حکم کے خلاف اراضی حاصل کرنے سے منع کیا گیا لیکن اگر حنونی اٹلی کی جانب نوحہ کی جائے تو کیا مدد ملی اور لوٹ مار کے بہت واقعات آسانی سے نہ مل سکیں گے ؟ - طرابلس میں انگریزی رعایا امیقدر آباد ہے حسددر ایطالوی - اگر واقعی کوئی شکایت کا موقع تھا تو آخر مالٹوی نسل والوں نے اب تک کوئی شکایت کیوں نہیں کی - ایسی سمسخر انگیز وجہ پیش کرنے کے عرص بہت تھا کہ اٹلی صرف اس وجہ پر قناعت کرتی کہ طرابلس کے حرمس انگیز ساحلی مقامات پر قبضہ کرلیے کی اسکی نیت تھی اور بس - یہ بات صاف ظاہر ہے کہ اٹلی نے ہذات خود واقعات بوسیدہ اور صراکو کو مد نظر رکھکر ایسی کارروائی اختیار کی ہے - غالباً اٹلی نے عجلت کی ہے کہونکہ طرابلس اور تونس کی حد بندی کے لئے متغریب ایک کمیشن مقرر ہونے والا تھا - اٹلی کی کارروائی اسی لئے ہوئی ہے کہ طرابلس میں ترکوں کی فرمان روائی کی کہن تصدیق نہ ہو جائے - یہ بحث کی جاتی ہے کہ انگلیڈ کو مصر پر قابض ہو جانے کے باعث اعتراض کا کوئی حق حاصل نہیں مگر اسمیں بات یہ ہے کہ مصر میں ہماوگ اسوقت گئے جب کہ ہماکو اس ملک کے حاکم نے بلایا تھا اور پھر یہ کہ ہماوگوں نے دول یورپ سے اس باب میں پورے طور پر مشورہ بھی کر لیا تھا اور یہ امر غیر ممکن ہے کہ نہر سویڈ میں جو کچھ واقع ہو اس سے اپنی سلطنت ہمد کے فواید کے خیال سے انگلستان چشم پوشی کرلے - اگر مصر میں ہمارے قیام سے سلطنت ہمد کے فواید مد نظر نہ ہوتے تو میں ایک لمحہ کے لئے بھی یہ مرض

نہ کرنا کہ انگریزوں کو مصر میں مقیم رہا جاوے۔ اٹلی کی حرکت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ قوتِ بنزلہ حق کے ہے۔ اگرچہ یورپ کی سلطنتوں نے جنگ کی فضولی کو ثابت کرنا چاہا ہے اور یہ بھی انکو معلوم ہو گیا ہے کہ ایک ملک کے جو تعلقات دوسرے ملک کے ساتھ ہوتے ہیں انکے ٹوٹ جانے سے کہان تک مخاطرے واقع ہوتے ہیں مگر اسے مان لیا جاوے کہ قوی ملک کمزور ملک سے فائدہ اٹھائے گا اب بھی خواہاں ہے۔ لیکن اس نتیجہ کو ایسا نہ ہوا چاہئے کہ ہم بنبر امتحان اسکو صیدجین لین (نعرہ ہائی آفرین) - کمزور قوموں کے لئے ایسا خیال کرنا بہت خطرناک ہوگا۔ یہ امر نہایت افسوس کا ہے کہ ایسے موقع پر حکمہ ترکی اپنے ملک کو مغربی ڈھنگ پر درست کر رہی ہے تو اسکو حملہ پر حملہ کر کے اسطرح عاجز کر دیا جائے کہ پھلے ایک قوتِ یورپ میں کم ہو اور پھر افریقہ میں بھی۔ میں ایک لمحہ کے لئے بھی اس بات کو یقین نہیں کرتا کہ گورنمنٹ انگلستان یورپ میں امن قائم کرنے اور ترکی کواید کا خیال رکھنے کے لئے خاصکر ان واقعات سے کہ جس سے انگلستان کی لکھو کھا رعایا کو بہت سخت رنج بھوچھا ہے متردد نہیں ہے *

میر سید حسین بلگرامی نے گورنمنٹ ترکی اور ترکوں کی موجودہ نازک حالت میں دلی ہمدردی کا رزولوشن پیش کیا جس میں یہ بھی بیان کیا گیا کہ اٹلی نے اس جنگ میں قوانینِ بین المللی و اخلاق کو بالائی طاق رکھ کر بیصلہ لٹائی کی طرف کچھ بھی توجہ نہیں کی اور یہ کہ تمام اسیامی دنیا کو اس حرکت سے سخت آزدردگی پیدا ہو گئی ہے۔ میر بلگرامی نے یہ بھی فرمایا کہ قانونِ بین المللی کا پارہ پارہ کر دینا نہ صرف ترکی کے لئے

خرانی کا باعث ہے بلکہ تمام ممالک مشرقیہ کے لئے بھی اور کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس ممالک کی تہذیب کہاں جا کر ختم ہوگی - عنقریب مشرقیوں کی ایک کمیٹی اس لئے منعقد ہوگی کہ ابطالی مال کا بائیکاٹ نہ صرف مسلمانوں میں محدود رہے بلکہ تمام مشرقی عالم میں پھیل جائے - مبعثر موصوف نے حب جنگ کی نسبت اس طرح بیان کیا کہ گویا مرد علل کے ترکہ کی خاطر ریل پل ہو رہی ہے، تو چاروں طرف سے قطاع الطريقان قطاع الطريقان کی صدا میں ناز ہوئیں - اسکے بعد حاتمہ کلام اس فقرہ سے کہا کہ وہ مرد علل حسرت اٹلی نے بے سوچے سمجھے حملہ کر دیا ہے کہیں اس مرد علل کی طرح نہ ہو جائے جسکے نسبت بیاں کیا جاتا ہے کہ ایک پیر میں نقرس ہو جانے سے اسکے دوسرے پیر میں اور رور آگیا تھا جس سے وہ بہت رور سے ٹھوکر رسید کرتا تھا (قہقہہ) - اسکے بعد مسٹر میسن ممبر پارلیمنٹ نے بیاں کیا کہ لوگوں کو کوئی دقیقہ کشش کا اس امر میں فروگداشت نہ کرنا چاہیے کہ گورنمنٹ صلح کے لئے غور و فکر کرے - بیان کیا گیا ہے کہ حب تک طرابلس پر اٹلی کا قبضہ نہ ہوگا برطانیہ عظمی بیچ بھاؤ نہ کرے گی - لیکن اگر اٹلی کی طرف سے عاصیہ کارروائی عمل میں آتی ہے جس کا ممالک کے تمام باشندوں کا خیال ہے تو اسکے لئے صلح کا وقت نہیں ہے (اطہار مسرت) - اسکے بعد ڈاکٹر عبدالمجید نے دال کا رزلویشن پاس کرتے وقت یہ بیان کیا کہ ترکی کی دوستی سے صرف سلطنت عثمانیہ کی دوستی نہیں بلکہ تمام مشرق ممالک کی دوستی کا تعلق ہے * رزلویشن - یہ میڈیکل انگریزوں کی انصاف پسندی اور نوع خواہی پر کامل بہرہ رسد کرتی ہوئی اور نیز اس امر پر کہ انگلش گورنمنٹ اپنی ایک

سو ملیون (ایک ملیون - دس لاکھ) رعایا کے مذہبی خیالات کو ملبھوت رکھتی ہے ، گورنمنٹ انگلستان سے بذریعہ وزیر خارجہ یہ استدعا کرتی ہے کہ وہ بہت جلد سلطنت ترکی کی بقا اور اسکی حالت اولیہ کو دوبارہ پیدا کرا کر صلح کرا دے *

مشہور و معروف اخبار نویس مسٹر ہیرلڈ کاکس نے اس رورلیوشن کی تائید کرتے ہوئے بیان کیا کہ انگلستان کو اس مسئلہ کی طرف صرف اس ملک کے مادی منافع سے نہیں بلکہ اس خیال سے دیکھنا چاہئے کہ اس ملک کے لئے اخلاق مامع کس قدر ہیں ۔ ایک زمانہ تھا جبکہ اس ملک کے اہل الرائے اخلاق اصول پر مجبوری عملدر آمد کرنے میں کچھ بے و پیش نہ کرتے تھے ۔ کرامول کا قول ہے » ایسی جبروں سے الگ رہنا بہت گمراہ ہے اور ہالیسی یا طمع کے باعث اپنی آنکھیں بند کر لیا گیا ۔ کبیرہ ہے (جیر) ۔ انگلستان کو بحیثیت ایک عیسائی سلطنت کے مداخلت کا استحقاق حاصل ہے اور عیسائیت کے اصول کا قائم رکھنا ، اچکے مرضیات میں سے ہے ۔ میرا خیال ہے کہ خیالی طور پر حکون کو بذریعہ فیصلہ نالائی موقوف کرانے کی گستاخوں سے یہ بدرجہا بہتر ہے کہ ایک خنک حو فی الحقیقت ہو رہی ہے اسکو روکا جائے ۔ بحیثیت ایک بڑی اسلامی سلطنت ہونے کے انگلستان کو مداخلت کرنے کا اخلاق حق حاصل ہے اور یہ اسکا فرض ہے کہ وہ اپنے اسکو دکھا مسلمانان ہد کی نظروں سے اس مسئلہ کو دیکھے ۔ باشندگان دنیا کی حیثیت سے یہی ہم پر مداخلت فرض ہے ۔ انگلستان کے عام قانون کا یہ منشاء ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو اپنی نظر کے سامنے جرم کرتا ہوا دیکھے تو اسکو روک دینے کا حق حاصل ہے ۔ ہلوک دنیا کے باشندے

ہین اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ ایک ناشدہ دوسرے ناشدے کو قتل و غارت کر رہا ہے۔ جب جنگ صرف ملک گیری کی ہوس سے کی جاتی ہے تو یہ قتل عمد کے سوا اور کچھ نہیں ہے (چیز)۔ بد قسمتی سے ہم لوگوں کی بالیسی حرمی اور انگلستان کے درمیان رفاقت میں معاون ہو گئی ہے۔ لیکن اگر ہم لوگ اس موقع پر حرمی سے صاف صاف گدیگو کریں تو اس موقع پر حرمی اچھل پڑے گا (چیز)۔ خواہ حرمی ہماری مدد کرے یا الگ رہے مگر بحیثیت ایک عیسائی اور ایک عطیہ اسلامی سلطت ہونے، اور نیز ایک راستہ قوم ہونے کے باعث یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس شرمناک تریں قرائی کو جو اس صدی میں واقع ہو رہی ہے موقوف کریں (چیز)۔

مسٹر بلٹ نے بیان کیا کہ محکمہ ثالثی ہیگ کے دستخط کنندگان کو نہ صرف مداخلت کا حق حاصل ہے بلکہ انکا فرض ہے۔ پروفیسر بروٹ نے بیان کیا کہ اٹلی کی حملہ آوری موجودہ پالیٹکس کے بدترین اعمال میں شمار ہونے کی قابل ہے اور ہم لوگوں کو یقین ہے کہ انگریزی سلطت کی مسلمان رعایا کے جذبات کا خیال ضرور ملحوظ ہوگا۔ ہر شخص کو افسوس ہوگا کہ انکے قوم جو ملک گیری کی ہوس سے علیحدہ رہی ہو اس سے ایک حرکت اسی سال میں ظاہر ہو جس میں اسنے اپنی حریت کا حش منایا ہے *

مسٹر بلٹ نے بیان کیا کہ اگر انگلستان کی طرف سے مداخلت کی جائے تو حلد اور مضبوطی سے بلکہ نہا ہو کر ہونی چاہیے۔ حرمی پر بھروسہ کرنا ایسا ہے گویا ٹوٹے ہوئے عصا کا سہارا ڈھونڈنا۔ ظاہر ہے کہ اٹلی کی موجودہ حرکت حرمی کی رضامندی سے ہوئی

ہے اور عثمانی سلطنت کا یہ معاملت مراکو کے طے پاتے ہی قرار پاچکا تھا۔ قیصر حرم کے لئے طرابلس کے پچالیسے میں مداخلت کا کوئی موقع نہیں ہے سوائے اسکے کہ آگے چلکر طرابلس پر برای نام سلطان کی شہنشاہی قرار پا کر طرابلس ایتالیوں کے قبضہ میں دے دیا جائے۔ مصر کے محافظ ہونے کی حیثیت سے انگلستان کے قوی فوائد کا اسمیں تعلق ہے۔ طرابلس پر ایتالیوں کے قابض ہو جانے سے مصر کی حفاظت محدود ہو جائیگی۔ مسٹر موصوف نے یہ تحریک کی کہ اس رزولوشن میں یہ لفظ بڑھا دیا جائے کہ فوراً بحیرہ روم کے بیڑے کو حکم دیا جائے کہ وہ پوری قوت کے ساتھ جا کر اس حملہ کو روک دے۔ یہ تحویز قرار پائی کہ اس رزولوشن کی نلیں سراورڈ گرے وریحارجہ انگلستان اور وزیر اعظم ترکی کو بھندی جائیں *

ترکوں کی شراعت تھوڑے ہی عرصہ میں حیدر صوبے رفتہ رفتہ سلطنت ترکی سے نطع ہوئے اسکی نظیر ترکی تاریخ میں نہیں ماتی لیکن یہ سب دور قدیم کی خرابیاں تھیں۔ دور جدید میں اسٹریا نے ہرزیگوینا اور بوسینیا دالیا لیکن ترک اسکے متعلق یہ کہنے ہیں کہ یہ صوبے پہلے ہی سے اسٹریا کے اختیار و انتظام میں چائے گئے تھے اب اگر تالوان لیکر اپنی برای نام شاہی کو ہٹا لیا جاتا تو کیا کیا جاتا؟۔ اٹلی نے جب یہ دیکھا کہ سارا شمالی افریقہ دول یورپ کے قبضہ میں آگیا ہے اور صرف طرابلس ہی اب تک ایسا صوبہ مرد علی کی سلطنت میں باقی ہے حیدر ناسانی قبضہ کیا جاسکتا ہے تو اسے بڑے طوطہ سے حملہ کر دیا۔ حرمی نے ہر چند بیچ پھاؤ کی کوشش کی لیکن اسمیں کامیابی نہیں ہوئی۔ یہم اپیل کرنے کے بعد دول یورپ کو ترکوں نے پھر متوجہ

کہا اور یہ بتلادیا کہ اب بھی صلح ہوسکتی ہے لیکن دول بورب نے کچھ شوائی نہ کی اور انہوں نے خاموشی ہی بہتر سمجھی ۔ بعض اہل الزایوں نے یہ خیال دلایا کہ ترکی یوناں کا کوئی حصہ دہالے اور جب دول نے مانت ہی کو حق سمجھ رکھا ہے تو ترك اسپر کیوں عمل در آمد نہ کریں ۔ طرح طرح کی افواہیں جنگ کے شروع میں اسکے متعلق مشہور ہوئیں مگر ترکوں کی طرف سے جو جواب اس امر کا دیا گیا وہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے سلطنت ترکی دوسری سلطون کی بد اخلاقی کی پیروی نہ کریگی ۔ اس خیال کو انہوں نے عملاً ظاہر بھی کر دیا اور اس صبر و تحمل سے کام لیا کہ ابطالوی رعایا کو جو کثرت سے قتل و غنائی میں آباد تھی اسوقت تک خارج اللاد کرنے کا حکم نامہ نہیں کیا جب تک کہ سواحل ین و شام و دودہ دانیال پر اٹلی نے طرابلس میں شکست کھا کر گولہ باری نہیں کی ۔ اس حکم اخراج میں جو جنگ کے کئی ماہ بعد صادر ہوا بہایت احتیاط اور تہذیب سے کام لیا گیا یعنی ۱۵ دن کی مہلت دی گئی اور ابطالوی پادریوں اور مذہبی آدمیوں صبیفوں اور کاریگروں کو اخراج سے مستثنیٰ قرار دیا گیا *

(طین) ۔ مسئلہ طرابلس کے چھڑ جانے سے

عیسائیت و اسلام کے تعلقات کا سارا سوال پیدا

ہو گیا ہے ۔ ترکوں نے کسی کے حق کو نہیں

دیا ہے ۔ لیکن اٹلی نے صرف اس بہانہ سے کہ

جرمنی اور فرانس نے مہاکش کی خود مختاری

کو سلب کر لیا ہے ترکی ولایت پر قبضہ کی تیاری کر دی ہے ۔

دوستی کا یقین دلاتے دلاتے بکایک اٹلی نے دشمنانہ کارروائی

اختیار کی ہے اور یہ کارروائی انسانیت اور تہذیب ملکہ قانون

مشہور و متندر

اخبارات کی

راہن

برائے المللی کے خلاف ہے۔ ظاہر ہے کہ ”انصاف“ کا لفظ یورپ میں مفقود الحبر ہے اور دول سے دوستانہ طریقہ پر معترض ہوا ہے معنی ہے۔ معاہدات قریب کے دستاویزات ہیں جو نفع حاصل ہونے کے موقع پر نظر انداز کیئے جاسکتے ہیں۔ فی الحقیقت اٹلی کی جڑھائی اسلام کے ساتھ عیسائیت کی دشمنی کا نتیجہ ہے۔ مگر فرانس اور انگلند کے ساتھ پرانے معاہدات ہونے کے باعث ترکی کو ان دونوں کی طرف سے اعتراض کا کوئی خوف نہیں ہے۔ جمیع ترکی رائے کے بموجب حرمتی کی دوستی کی کچھ وقت نہ کرنی چاہیے کیونکہ حرمتی اٹلی کا رفیق ہے۔ باوجود اسکے کہ اٹلی نے دوستی کا یہیں دلایا اور سرکاری طور پر اس امر کا بھی اعلان کیا کہ طرابلس کے متعلق کوئی دشمنانہ کارروائی اٹلی کو مرکوز خاطر نہیں ہے لیکن اسے عزت اور مرتبہ سے تجاوز کر کے معمولی فراق کی سی حرکت اختیار کی ہے۔ ترکی متناً و متھداً فرت اور دشمنی سے اس ظلم کا جواب دیگی۔

الٹدیٹم گویا توپوں کی گرج کا پس حیمہ ہے۔ یہ خیال کرنا کہ ترکی اپنی توہین کرا لیکری عطلی ہے۔ چاہے سلطنت مط جائے لیکن ترکی خود کشی نہ کریگی۔ ترکی کا جواب سوائے اعلان جنگ کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ ہر چہ کہ ہماری بحری قوت عظیم کے مائلہ میں کم ہے لیکن پھر بھی ترکی اپنے فرص میں کوتاہی نہ کریگی۔ ہمارے طرابلسی بھٹی اپنے آبائی وطن کے لئے اپنا خون بہانے کے لئے مستعد ہیں۔ اور انہیں یقین کرنا چاہیے کہ ہم ان کی مدد کرنے میں کسی جانشانی سے گریز نہ کریں گے۔ طرابلس کے مدافعہ کا بہانہ ترکی کی طرف سے چہد گولوں کے داغے جانے پر اور پھر اسکے بعد

صلح کر لیں پر نہ ہوگا - اسوقت سے صلح نہ ہونے والی دشمنی ترکوں اور ایتالیوں کے درمیان پیدا ہوگئی ہے - ہم ہر ممکن ذریعہ سے انتقام لین گے اور ایک ایتالوی کا بھی چہرہ ہمارے شہروں میں دیکھ نہ پڑیگا اور نہ ہمارے بنادر میں ایک بھی جہنڈا اسکا فطر پڑیگا - انتقام ہر خواہش پر غالب رہیگا اور انتقام ہی زندہ رہیگا اور کامیابی کا باعث ہوگا *

(صاحب) - یہ بالکل غیر ممکن ہے کہ عثمانی رعب کا ایک اچھہ بھی خواہ وہ یورپ میں ہو یا ایشیا میں یا افریقہ میں ہاتھ سے دیا جائے - چاہے تمام ترکی عورتیں بیوہ ہو جائیں یا تمام ترکی بچے یتیم ہو جائیں یا کہ معاوضہ میں تمام یورپ کے جہازات زر و نند و پیش بہا مال و اسباب سے بھرے ہوئے قسطنطنیہ میں اکر لکر انداز نہ ہو جائیں - لیکن ایسا نہ ہونے پائیگا - اٹلی کو طرابلس میں ہماری قوت کا اندازہ نہیں ہوا ہے - علاوہ مضبوط اور مسلح فوج کے طرابلس کے تمام عربی قبائل بلکہ افریقائی صحرائے عظیم کے تمام باسدوں کو عثمانی فوج میں شمار کرنا چاہیے - چشم زدن میں یہ سب کے سب اپنے وطن بلکہ اسلام کا نام محفوظ رکھے کو جمع ہو جائیں گے *

(اللوا) - ایتالوی ترک تاری کا تسلیم کر لینا یا مالی معاوضہ کو قبول کرنا بمنزلہ اسکے ہے کہ بغیر کسی تلخیر یا انتظار کے ترکی کے مابقی اعصا کو قطعہ قطعہ کر دیا جائے - اس جنگ کا مشتمل کرنے والا خواہ کوئی کیوں نہ ہو لیکن یہ یاد رکھا چاہئے کہ سرزمین طرابلس کا ایک اچھہ بھی اسوقت تک حامل نہ ہوگا جب تک کہ خون کے دریا پر لاشوں کا بل بٹا کر عبور نہ کیا جائے اگر ترکی و اٹلی کی جنگ میں مصری قوم بغیر کسی پس و پیش کے

اٹنے نام درایع سے امداد کو حاضر ہے تو اسکا یہ ہی سبب ہے کہ مصر کو خلافت سے اتحاد و تعلق ہے اور علاوہ انسانی اور مذہبی روابط کے مصر کو بحوں معلوم ہے کہ اسکی آئندہ امیدوں کا تعلق ترکی کی حیات و ممات پر منحصر ہے۔ اگر جنگ کے ممکنات پر بحث کی جائے تو ہماری رائے میں ترکوں کے مدافعت طرابلس میں عاجز آنے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ اگر اٹلی اپنی بحری قوت کو مجتمع کر کے سواحل طرابلس کا محاصرہ کر دیگی تو بھی کچھ پروا نہیں۔ طرابلس میں بہت فوج موجود ہے اور مصر ترکی کلک کے پھوپھائی کے لئے مستعد اور آمادہ ہے۔ یورپ کی سلطنتیں مصر کو ترکی شاہنشاہی سے خارج قرار نہیں دیسکتیں کیونکہ مصری فوج عثمانی فوج میں محسوب کی جاتی ہے اور مصری گورنمنٹ کو اس معاملہ میں مداخلت کا کوئی حق نہیں ہے۔ اگرچہ ہماری خدا سے یہ التجا ہے کہ جنگ کی آگ پورے طور پر مشتمل نہ ہو اور امن کی جگہ خونریزی نہ ہو لیکن اگر بدقسمتی سے امن میں رخ، انداری ہوئی تو ہم مصریوں کا یہ خیال ہے کہ آزادی اور مردمی کی موت مرنا بہتر ہے۔ لہذا گورنمنٹ ترکی کو یہ یقین کرنا چاہئے کہ مصر کے نام باشندے اور ساری فوج انتہائی قوت سے مراکز اسلام کی حفاظت میں اپنی جانیں صرف کرنے کے لئے تیار ہے *

(امرت بازار پتکا) - اس جنگ سے ہمیں مسلمانوں کی وہ خدمت یاد آتی ہے جو انہوں نے یورپ کے لئے کی ہے۔ فی الحقیقت یورپین بہت سے اپنی تہذیب کے بارہ میں مسلمانوں کی کے ممنون ہیں۔ مسلمانوں کے مقدمۃ الحیش نے حل الطارق سے پیرنیر کی چوٹیوں تک ساری سرزمین فتح کر لی۔ اگر وادی طورس میں مسلمانوں کی پیش قدمی نہ ہو، دیکھا ہی ہوتا تو یورپ مسلمان ہر گنا ہوتا۔ مگر خدا کی مرصی

کچھ اور ہی تھی۔ پیرفنز کی حدود میں رک جانے کے باعث ایشیا اور افریقہ کے محاطات قبائل نے فتح مدی کے اصول کو چھوڑ کر اسپین میں ایک با امن اور مستقل حکومت قائم کی۔ بحیثیت فاتح کے حقدار وہ بہادر تھے اسقدر انہیں اعتدال بھی تھا اور ان دونوں صفات میں وہ حن قوموں سے معرکہ آرا ہوتے تھے بڑھے چڑھے تھے۔ اپنے آبائی وطن سے جدا ہو کر اس سرزمین کو جو حدانے دی تھی محبوب رکھتے تھے اور حس ملک پر حکمرانی کرتے تھے وہاں کے باشندوں کی یہودی اور خوشحال کے لئے تمام باتوں کو مدنظر رکھتے تھے۔ اپنی سلطنت میں انہوں نے عافلانہ اور مصنائہ قوانین جاری کئے اور احمکے دوش بدوش مہون اور علوم حتی زراعت فلاح و صحت کو ترقی دیکر ایسی عظیم الشان سلطنت قائم کی جسکی نظیر کسی گزشتہ عیسائی سلطنت میں پیش نہیں کی جا سکتی۔ اپنی سلطنت کو تہذیب و تمدن کا مرجع بنا کر انہوں نے سلطنت عرب کو مشرق میں ایک خاص شہرت دی اور مشرقی علوم عرب میں پھیلائے۔ اسلامی ممالک میں عیسائی کاریگر مہید ہنر سیکھنے کے لئے چاروں طرف سے جمع ہوتے تھے۔ طلطلار۔ قرطہ سول اور غرناطہ کے دارالعلوم و فنون سیکھنے کے لئے لوگ جمع ہوتے تھے حتی کہ سپہ گری کے فنون سیکھنے کے لئے بھی عربوں کی سلطنت میں پہنچتے تھے۔ عربوں نے یورپیوں کو کیمیا فلسفہ اور دیگر علوم سکھلائے۔ ہرچند کہ مسلمان نیک اوصاف پسند اور بہادر تھے لیکن وہ اجنبی ملک میں تھے اور آٹھ سو برس کی متواتر کوششوں پر آخر کار یہ مسلمان مغلوب ہوئے۔ یورپ میں انکے کامیاب نہ ہونے کی یہی وجہ تھی کہ انہیں دیگر ممالک سے مدد نہیں ملی اور سمندر حایل ہونے کی وجہ سے کابل اپنی ناک نہیں پہنچ سکی۔ اسبطرح جو سلطنت عثمانیوں نے

تسلطانیہ میں قائم کی وہ بھی کچھ معمولی نہ تھی۔ ترکی
یورپ میں ایک بہت بڑی طاقت اور ہر عزم کے مقابلہ کے لئے
آمادہ و تیار سمجھی جاتی تھی لیکن عیسائی ممالک کی عقلمدی
اور ہوشیاری سے ترکی کو یکے بعد دیگرے افریقہ ایشیا اور
یورپ میں اپنے ممالک کو ہاتھ سے کھونا پڑا۔ مصر کسی زمانہ
میں ترکی کا تھا لیکن اب اسے مصر پر کوئی قدرت باقی نہیں
ہے۔ ایشیائے وسطیٰ میں روس نے ایک قطعہ عظیم ترکی سے
حاصل کر لیا اور یورپ میں اسے سرویا، بلغاریہ، جنبل اسود
اور بوسنیہ حوالہ کر دینا پڑا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آدھے سے
کچھ کم حصہ ترکی کا چھینا جا چکا ہے اور اب افریقہ میں
طرابلس چھین لیے گئے ایتالیوں کی ناری آئی ہے۔ فی الحقیقت
یہ اس قرصہ کے ادا کرنے کا حکمے لئے یورپ کی عیسائی قومیں
پیروان ہلال (مسلمان) کی زبردستی ایک عجیب طریقہ ہے۔
لیکن یہ دنیا کا طریقہ ہے۔ ترکی کے متعلق دول یورپ
کا جو رویہ ہے اس پر عمومی عور کرنا چاہئے۔ اگر ترکی آمادہ
حسک و پیکار ہو تو دول یورپ اعتدال کی صلاح دیتے ہیں اور اگر
ترکی مداخلت کی اپیل کرے کہ بیچ بچاؤ کر کے باعزت صلح ہو جائے
تو ترکی کو در یوزمگر سمجھا جاتا ہے جو در بدر ٹھیک مانگنے کو
دوڑتا بھرتا ہو۔ اس وقت ایتالوی ترکی کے حال دشمن ہو رہے ہیں لیکن
ترکی کو یہ لازم نہیں ہے کہ اپنے دشمنوں کو اپنے قلمرو سے خارج
کرے اور یہ حکم عیسائی قوموں کا ہے۔ بلغاریہ کی مختصر ریاست
بھی خود کو بانچوین سواروں میں سمجھتی ہے جب تو اس نے دول
یورپ سے یہ استدعا کی گئی ہے کہ اڈریا نوبل میں ترکوں کو موحی
جمع آوری سے روکا جائے اور وجہ یہ قرار دئی گئی کہ یہ اسے غیر

مناصب ہے ۔ صرف ۲۵ برس کا عرصہ گزرتا ہے مگر یہ پر مرکوز کی حکومت تھی ۔ یونان ہی مابعدی سے کچھ چوں و چرا کر رہا ہے ۔ شاید اس حقیقتی یہ ہے کہ ترکی کے تمام یورپی دولت عثمانی سلطنت کا انہدام اطمینان دلی اور خاطر جمعی سے دیکھا جاتے ہیں ۔ ہمارے مسلمان بھائی خدا سے ترکی کی سلامتی کی دعائیں مانگ رہے ہیں اور انکی سرگرمی اور سچائی میں کلام نہیں لیکن بطور یہ معلوم ہوتا ہے کہ (نفوذ اللہ) خدا نیند کے خراٹے لے رہا ہے * (نیشن) اگر یورپ پولیٹیکل طور پر صحیح المزاج ہوتا تو اسنے طرابلس پر اطلوی چڑھاؤ کے متعلق اعتراض کیا ہوتا ۔ یہ چڑھاؤ عام قوانین اور عام مسلک کے خلاف ہے ۔ ایسی حرکت ہمارے دیکھنے میں نہیں آئی اور اسکے متعلق جو قبل کے واقعے بطور مثال کے بیان کئے جاتے ہیں وہ اسی حرکت ۔ انت پر دلائل کرنے والے ہیں ۔ اسٹریا نے بوسنہ پر قبضہ کر لیا لیکن اسنے ایک نسلہ تک کامیابی سے حکومت کرنے کے بعد اسکا الحاق کیا ۔ انگلستان نے مصر پر نہ محض اپنے مالی فوائد کا خیال کر کے قبضہ کر لیا ہے ۔ بیض کی فرانسیسی مہم پر اگادیر کی دھمکی دی گئی ۔ یہ سب کچھ صحیح ہے لیکن اٹلی کو طرابلس پر ترکی کے خلاف حملہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی ۔ واسے اسکے فرانس ۔ جرمنی اور روس ہر ایک نے اسلامی سلطنتوں پر چڑھاؤ کی ہے ۔ اس اصول پر جو دول کی جانب سے چین میں ظہور پذیر ہوا ہے اٹلی نے حدت بلکہ ترقی کی ہے اور وہ اصول یہ ہے کہ جب کوئی ایسا کمیٹی توبیلی مارے تو ہر کسی کو اسکی گڈرٹی چرا لینے کا اور یہودی کو اسکی جہتری چھین لینے کا حق حاصل ہو جاتا ہے ۔ قزاقی کے ہر واقعہ کی سند پر دوسری قزاقی کی جاتی ہے اور مختلف شکاروں پر سخت تر حملہ

حرمی نے ذرا تعصیب کے ساتھ جواب دیا ہے اور معاملات کی صورت نے حرمی کو دونوں کا دوست دکھلانے کا بہترین موقع دیا ہے۔ اس ہوشیاری سے اس معاملہ پر اسے طاہر کی گنتی ہے کہ دونوں فریق کی طرف سے قیصر حرمی کو غالباً سچا ہمدرد سمجھا جائیگا۔ یہ امر قابل لحاظ ہے کہ روم میں بہت سے وطن حواء سماعت حواء حرمی کے روبرو نعرہ ہائے مسرت اس مصموں کے بلند کر رہے ہیں « کہ حرمی اٹلی کا دوست ہے » اور کیا تمہیں کہ قسطنطنیہ میں بھی ایسی تمنا طاہر کی حائے۔ کیونکہ قیصر نے اس امر کو طاہر کر دیا ہے کہ اٹلی کے سمعہائے میں انہوں نے کہاں تک محبت کی ہے۔ قیصر حرمی کا یہ کہنا کہ « حرمی نے محبت و کوشش کا کوئی دقیقہ فرو گدات نہیں کیا لیکن حرمی تنہا کی کارروائی حسم اور سلطنتوں کی طرف سے ناپید نہیں ہوئی موثر نہیں ہو سکی » اسکا نتیجہ حواء محواء یہ ہوگا کہ حرمی اٹلی اور ترکی کا دوست سمجھا جائیگا اور دیگر سلطنتوں کو اس غیر مہذب اور بلا وجہ عارتگری کا دما دار قرار دیا جائیگا۔ جس پالیسی کا ایسا نتیجہ ہو اسکی نیت سر ایڈورڈ گرے کو بمشکل مستحق تعریف کہا جاسکتا ہے۔ غلط مسئلہ اور بے تعلاتی سے بہت نقصان پہنچ چکا ہے اور اسی نے حرمی نفوذ و اقتدار کو قسطنطنیہ میں پیدا کر دیا ہے۔ موجودہ معایرات ممکن ہے اور بھی غیر قائمہ بخش ثابت ہوں کیونکہ اٹلی کی جرکت نے مسلمانان عالم کو حشماک کر دیا ہے اور ہم اس سے زیادہ اور کوئی بات نا پسندیدہ نہیں سمجھتی کہ مسلمانان ہند کو یہ امر دکھلایا جائے کہ انک دوستانہ اسلامی سلطنت پر غیر کسی مہابہ کے عارتگری کی جا رہی ہے اور انگلستان سے تعلاتی سے اس امر کو دیکھ رہا ہے۔ سلطنت کا یہ کہنا بجا ہے « کہ میں نے تاریخ کا

خو بہیلایا ہے اگرچہ عام طور پر ممدی میں ہے ایسک مٹ
بہل گیا ہے ۔ ہر صورت میں حواء حگ ہو یا ہو ایسک
ترکوں کا اقتدار ضرور مصلح ہو جائیگا اور واقعی اٹلی نے
اپنی آزادی کی پچاسویں سالگرہ منانے کے لئے ایک غیبی طریقہ
اختیار کیا ہے کہ جدید ترکی کے پیدا ہوتے ہی اسکا گلا گھوٹ
دیا جائے ۔ اگر یورپ کی حالت اچھی ہوتی تو وہ اٹلی کو ہار رکھ سکتا
تھا لیکن آج کل یورپ کی پولیٹیکل تندرستی پہلے زمانہ سے
بدرجہا حراب ہے ۔ مراکو میں جو کچھ پیش آیا ہے اسکے
باعث اٹلی کی حرکت کو نظر انداز نہ کر دینا چاہئے بلکہ اسے
اسکا ایک خطرناک صدمہ سمجھا چاہئے ۔ یورپ دول کے ان
معمولات پر کہ وہ بیڈھب اشتہا کے باعث اپنی محاطت
کے لئے دوسروں کی جائداد ہاٹ لیتے ہیں یہ حرکت گویا ایک
نسخہ آمیز تعبیر ہے ۔ مراکو کی خود مختاری رابل کر کے حگ
سے جو در گذر ہوئی اور سپر فرانس اور حرمی میں دوستانہ
مبارکاد ہو رہی ہے اس سے اٹلی کا متاثر ہونا ایک معرکہ الارا
انصاف اسی نقطہ حیل سے کہا جاسکتا ہے ۔ گو یورپ دو
حتھوں میں مدم ہے لیکن اگر یہ چاہئے تو اٹلی کو روک
سکتے تھے ۔ بد قسمتی سے طرابلس میں بھی پولیٹیکل بھوت موحود
ہے ۔ فرانس کا اہمار طان ترکوں کو طرأ یہ یاد دلاتا ہے
کہ اتحاد منک نے بوسنیہ چھوایا اور پھر اگر اسی اتحاد سے
طرابلس بھی نکل گیا تو دوبارہ ترکوں کو گماہوں کے معاف
کرانے کا موقع مل جائیگا ۔ اسی لب و لہجہ میں یہ بات
سمواً بیان کی گئی ہے کہ ترکی اپیل کا جواب قسطنطنیہ کے
سفارتخانہ انگریزی سے یہ دیا گیا ہے کہ بوسنیا کی تشویش کے

موقع پر اس نے جو روش اختیار کی اسی روش پر اسے چلنا چاہئے۔ حقیقت یہ ہے کہ سلطنت اٹلی اپنی افریقائی پالیسی میں اتحاد منٹ کے ممبر کی حیثیت سے کارروائی نہیں کر رہی ہے۔ عرصہ ۱۲ برس کا عرصہ گذرا اٹلی نے اپنے مقصد کے متعلق فرانس سے استمرامح لے لیا تھا اور یہ منظوری سنہ ۱۹۰۲ء کے معاہدہ میں اور اسی واضح ہوگئی تھی فرانس کے خاص حقوق مراکو میں اور اٹلی کے حقوق خاص طرابلس میں تسلیم کئے گئے۔ یہاں کیا جاتا ہے کہ انگلستان کی طرف سے بھی ایسا ہی جواب دیا گیا۔ لیکن اٹلی نے اپنی جنگی کارروائی کے لئے ایسا عجیب موقع منتخب کیا ہے کہ اس پر اگر حرمی سکتہ چیں یہ رائے دیں کہ یہ کارروائی فرانس اور انگلیڈ کی تسویق سے پیدا ہوئی تو کچھہ تمحہ کرنا چاہئے۔ ایک نکتہ چیں کا یہ قول ہے کہ فرانس اٹلی کو اپنے مقصد کا آلہ بنا کر یہ چاہتا ہے کہ سواحل طرابلس پر چڑھائی کر دینے سے ترکی فوج بورکو سے ہٹ آئیگی کیونکہ روسی اور فرانسیسی معاہدہ کے مطابق مشودہ کے بعد یہ مقام فرانسیسیوں کے حلقہ سود میں قرار دیا گیا تھا۔ بعض دیگر نکتہ چیبوں کا قول ہے کہ انگلستان نے اس حلقہ کی تشویق دی ہے کہ جرمی اس مقام پر سہمت نہ کرنے پائے۔ نہایت بد احتیاطی سے وسٹ مسٹر گرٹ نے اپنے ایک مضمون میں یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اٹلی فوائد کا تعلق طرابلس کے الحاق کرنے یا قبضہ کرلیے میں نہیں ہے بلکہ صرف اسمیں ہے کہ اسپر کسی اور کا قبضہ نہ ہوئے پائے اور کوئی یورپی سلطنت اسکو بحری مرکز نہ بنائے پائے۔ سوئے طلی کو کنڈا ہی کیوں نہ مکلا جائے لیکن پھر وہ

موجود ہوگی۔ یورپ کی سلطنت صوامی حرمی کے اور کون ہو سکی ہے اور یہ نصیحت گویا بنزاعہ اسکے ہے کہ اٹلی ایک نہایت بیہودہ طریقہ سے اس ملک کو بحیرہ روم کے اکادیر سے بچانا چاہتی ہے۔ جیسا کہ معارف ہوگا ان میں المللی حملات متوالیہ سے بچا مال ہے۔ دنیا کے کسی حصہ میں جنگ کیوں نہ ہو اسے کو گھما کر اس طرح بنا دیا جاتا ہے کہ ہم اپنے حقیقی مصالح کے محفوظ رکھنے اور اپنے دوستوں کے ساتھ اپنے صاف فرض کے ادا کرنے میں روک دینے جاتے ہیں۔ اٹلی کے فواید کا جہان تک بطور خود تعلق ہے یہ حرکت قابل اسوس ہے اور اگر اٹلی کو اس طرح پر طرابلس مل بھی جائے تو بھی اٹلی کے لئے یہ تحویز مشکوک ہوگی۔ تمام شمالی افریقہ کے ممالک سے طرابلس زیادہ تر اجاڑ ہے اور اسکی ترقی میں جو کچھ روپیہ بحالت امن و اطمینان خرچ ہوگا اس سے بہتر اٹلی کے دیگر کاموں میں اسکے وطن میں صرف کیا جا سکتا ہے۔ وہ قوم جسکی سلطنت میں کالابرا اور اپولیا ایسے صوبے موجود ہیں اسے تہذیب پھیلاؤ والے مشن کے بھیجے کی ضرورت نہیں ہے۔ اٹلی کے گھر میں خود افریقہ موجود ہے۔ جب تک کہ سخت اور خوفناک جنگ کا مقابلہ نہ کیا جائے اٹلی کا طرابلس پر قبضہ کر لینا غیر ممکن ہے۔ طرابلس میں ترکی فوج کی نسبت مختلف روایت ہے بعض دس ہزار بعض تیس ہزار بیان کرتے ہیں۔ یہ امر قابل غور ہے کہ ترکوں نے تمام ملک میں جبری طور پر جسکی خدمت لاری کردی ہے اور عربوں کے تمام مرد جکجو ہیں۔ بین کیا گیا ہے اٹلی نے ساٹھ ہزار سپاہ بھیجے کی بحوزہ کی ہے لیکن یہ فوج صرف سواحل کے قصبات پر قبضہ کر سکتی ہے اور تمام ملک پر قابض ہونے کی قابلیت نہیں رکھتی۔ ابتدائی کامیابی بھی مشکوک ہے اور اسکے

بعد تکلیف دہ جنگ گروہ در گروہ شروع ہو جائیگی جسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ ایطلوی فوج حراہ کے ساتھ صدمہ خفیف جنگوں اور بحار کے باعث رباہ ہو جائیگی اور حال میں اٹلی نے جو اپنی مالی حالت درست کرنے کی تجویز پیش کی ہے وہ کئی نسل تک درست نہ ہو سکے گی اور جنگ کے اول ہی ماہ میں جو اٹلی کی تجارت کو نقصان پہونچے گا وہ دارالمس کی قصہ داری سے دس سال میں بھی پورا نہ ہوگا۔ کہا جاتا ہے کہ عموماً تمام اٹلی جنگ کی تائید میں ہے لیکن جیسا کہ ہمیشہ ہوتا آیا ہے اٹلی کے شمالی اور جنوبی حصص کے درمیان نمایاں اختلاف موجود ہے۔ شمالی اٹلی میں رباوے ہوچکے ہیں اور صنعتی شہروں میں سپاہیوں کا رباوے اسٹیشن پر بھرا قائم ہوچکا اور موحی قانون کا اعلان ہو گیا ہے۔ جس سڑک سے رباوے گاڑیاں سپاہیوں کو لیکر جا رہی تھیں ان پر عورتیں اور لڑکے لٹ گئے۔ جنوب کی طرف سے عمدہ سپاہیوں کی امید نہیں کی جا سکتی اور یہ وہی مقام ہے جہاں جنگ کا رباہہ خوش ہے۔ خوش قسمتی سے کوئی ثبوت اس امر کا موجود نہیں ہے کہ اس ملک (انگلستان) نے اٹلی کو اس محمورانہ خوش کی تشوق دی ہے۔ لیکن یہ امر واقعی خراب ہے کہ وہ اٹلی کو روک دینے کے متعلق کوئی کارروائی نہ کرتا۔ سوال یہ ہے کہ کیا ابن المللی دوسری ایک دوسری کی حمایت پر خاموش رہے تک ترل ہر گئی ہے ؟ *

(ویسٹ منسٹر گرٹ)۔ ہم اس امر سے خوش ہیں کہ جرمنی اخبارات نے ہمکو اس ایطلوی حرکت سے رباہہ قرار دیا ہے اور اب یطرح ہم بھی اس الزام سے کہ جرمنی نے اپنے دوست کو ہکایا اس کو بری کر تے ہیں۔ یہ معاملہ تمام دول کے لئے اہم قرار ہے کہ کسی سلطنت نے نہ تو اسکا خیال کیا ہوگا اور

نہ امن شرک جانچ ہوگی ۔ حرمی کو یہ خوف ہے کہ اگر اسکا دوست روکے نہ رک سکا تو قسطنطنیہ میں جو دوستی و اعتبار اسنے نہایت احتیاط سے حاصل کیا ہے ممکن ہے رایل ہو جائے ۔ اسٹریا کو یہ خوف ہے کہ کہیں پھر دشواران پیدا ہو کر ریاستہائے ملتان تک نہ پہنچ جائیں ۔ ہم (انگلستان) سب سے بڑی اسلامی سلطنت ہونے کی حیثیت سے تمام دنیا میں ارتجاع کو محسوس کرینگے ۔ لہذا یون دول (فرانس - انگلیڈ - روس) کا یہ کام ہونا چاہئے کہ وہ متفق ہو کر جنگ کے احاطہ کو اگر جنگ ہو محدود کر دیں اور اسکے ساتھ ہی دونوں مریقی کو کسی نہ کسی قسم کے معاوضہ کے قبول کرنے پر اس طریقہ سے مجبور کریں جس سے ترکوں کی سرتاج رہے اور انتقام کا خوف مریقع ہو جائے ۔ روم میں جنگ کے متعلق ترکی کے خاموش رہنے کا اندازہ کنا گیا ہے لیکن ہمیں نہیں معلوم کہ یہ خیال کس حساب پر مبنی ہے ۔ جب تک کہ ترکی کے اندرونی معاملات کے متعلق جو حرین مشہور ہو رہی ہیں غلط ذات نہ ہوں یہ معاملہ ضرور خطرناک ہے ۔ ممکن ہے کہ دور جدید کے لئے یہی دو صورتیں پیش ہوں خواہ لڑے یا حکومت سے ہاتھ دھوئے ۔ لیکن تسلیم ہو جائے کی نسبت یہ امر اسکو قابل ترجیح معلوم ہوگا کہ لڑ کر ہار جیت کا فیصلہ کرے ۔ بد قسمتی سے دہل کا تعلق زیادہ تر اس معاملہ سے ہے کہ اگر طرابلس سے ایوبی ہوئے تو ترکوں کو اپنے مطلب کا میدان دوسری جگہ مل جائیگا ۔ گذشتہ دس برس سے یورپ کی حاوی سلطنتوں نے ہم سے قوت کی نصیحت کی ہے اور سوائے جنگی تیاری اور قوت جنگ کے ہمیں اور کسی چیز کی تائین نہیں کی گئی ہے ۔ معاہدوں میں صرف قوتوں کی رجسٹری ہوتی ہے اور بن اللہ سرحدوں کی پاسداری اسوقت تک کہجاتی ہے

حکومت کے مضبوط فوج اسکی نگہبان ہو *

(اسٹیٹس میں) اٹلی نے طرابلس میں حاکمروائی اختیار کی ہے وہ بحسبہ اسی ہے جیسے ایک دوست دار سلطنت پر بلا اشتعال طمع حملہ کیا جائے۔ ممبر درہ سے حق کے اٹلی نے اپنی فوج ترکوں کے صوبوں میں اٹار کر قلعوں کی حوالگی کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ قلمی عالم پرانے ہیں اور حال کی توہوں کا مقابلہ برداشت نہیں کر سکتے لیکن یہ معلوم ہوا ہے کہ ترکی کانٹر نے طرابلس کے حوالہ کر دینے سے انکار کیا ہے اور بطامہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایتھالوی قتل و غارت کا نازار گرم کرینگے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اعلان حکم کی قلیل مدت سے فائدہ اٹھا کر اٹلی ترکوں کے اس بیڑے پر حاکمیت سے داردینلر کو جارہا ہے حملہ کر بیٹھے۔ اب تک ایتھالویوں نے اپنی مرضی کے مطابق جیسا چاہا کیا ہے مگر ایسی کارروائی عموماً ہوتی ہی ہے کہ ایک سلطنت حکم کی حبیہ تیار یان کر کے دوسری ایسی سلطنت پر حکمو کچھ بھی خبر نہ ہو اچانک طور پر یہودہ حملہ کر بیٹھے۔ ترکی کی بحری قوت بالکل معمولی ہے مئی ۱۸۷۰ء بلکہ اسکے قتل کے بنے ہوئے چار جنگی جہاز اور کچھ چھوٹی چھوٹی توپیں ۱۳ ناٹ کی رفتار کی ہیں اور یہ سب شمار کے لائق نہیں ہیں۔ مسعودیہ جو سنہ ۱۸۷۴ ع میں سمندر میں ڈالا گیا اور جس میں دو توپیں ۹۰۲ انچ اور ۱۲ توپیں ۶ انچ کی ہیں اور جسکی چال ۱۶ ناٹ ہے کچھ کام دیکھتا ہے لیکن ترک زیادہ تر ان دو جنگی جہازوں پر بھروسہ کرتے ہیں جو حرمی کی بحری قوت میں پہلے شمار ہوتے تھے اور نیز ایک وہ جنگی جہاز جو سنہ ۱۹۱۰ ع میں تعمیر ہوا۔ اسی سنہ میں دو زرہ پوش جہازوں کی تعمیر کی فرماہی دی گئی تھی مگر

اسکی تکمیل کی خبر معلوم نہ ہوئی۔ خلاصہ کلام ترکوں کی مجموعی قوت صرف ۳ جنگی جہازوں کی ہے۔ بمقابلہ اسکے اٹلی کے پاس آٹھ موحودہ طرز کے جنگی جہاز اور ۳ کبہ ہیں۔ کروزرز مین بی ترک گھٹ کر، ہیں۔ اٹلی کے ۲۷ کروزرز کے مقابلہ مین ترکوں کے صرف تین ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ عثمانیوں کی بحری قوت گزشتہ دو برس سے دو آگریہ امیرالبحرون اور افسروں کی ماتحتی میں درست ہو چکی ہے، لیکن اصلاح سے شمار کی کمی پوری نہیں ہو سکتی اور اس امر کی امید کہ ترک کامیابی سے ايطاليا یون کا بحری مقابلہ کر سکیں بہت کم ہے۔ چونکہ اس حکم میں زیادہ تر بحری چستی کی ضرورت ہوگی لہذا اٹلی کی اس غاصبہ حرکت میں ترکی اس رات مین عاجز رہیگی۔ جب تک کافی جنگی جہازات، نقالہ جہازات کی نگرانی کو حیدر فوج روانہ کی جائیگی موحود نہ ہو۔ ترکی طرابلس مین نہ تو اپنی فوج بھیج سکتی ہے اور نہ انتقام لینے کے لئے ايطاليا ساحل پر اپنی فوج اتار سکتی ہے۔ ایسی صورت مین ترکی کی فوج حو واقعی اس حکم میں مہیب ناکت ہو سکتی ہے بالکل بیکار ناکت ہوگی۔ ان ہمہ مین یقین نہیں ہے کہ ترکی فوج اس مہودہ عارت گری کو بلا چون و چرا تسلیم کرے۔ اگر کسی قسم کی کارروائی نہ کی گئی تو حکومت حید قائم رہیگی یا نہیں اس پر کوئی صحیح رائے نہیں دے جا سکتی۔ لیکن ترکی گورنمنٹ غالباً ایسی تسلیم کو گوارا نہ کرے گی جس سے نہ صرف ترکی کی بلکہ حود اسلام کی بے حرقت ہو۔ یہ کہا نہیں جا سکتا کہ واقعی کون سی تدبیر ترکی کی طرف سے اختیار کی جائیگی۔ لیکن جیسا کہ مسٹر لوسین اولف (مشہور اخبار نویس و اہل الرائے انگلستان) کا خیال

ہے اور قط نظر اسکے کہ سفارت خانہ عثمانی لندن سے اس امر کی تردید ہو چکی ہے ترکی کی طرف سے تھسلی پر قبضہ کر لیا جائیگا یا غالباً کوئی اور نڈر کارروائی اختیار کی جائیگی جس سے یورپ مداخلت کرنے پر مجبور ہو جائیگا۔ لیکن شاید ایسی کارروائی کی ضرورت نہ پڑے۔ تمام یورپی اخراجات نے طرابلس کے ابطالی حملہ کو عمل خود غرضی اور بحری دزدی قرار دیا ہے اور واقعی تمام مہذب دنیا کی یہی راے ہونی چاہئے۔ محض اس خیال سے کہ ترکی کی بحری قوت اٹلی کے مقابلہ میں کم ہے دول یورپ کی شان کے یہ امر خلاف ہے کہ وہ ایسی طالانہ کارروائی اٹلی کی جانب سے ہونے دین۔ بین المللی اخلاق کے رو سے یہ وحشیانہ اصول کہ ”قوت ہی حق ہے“ تسلیم نہیں ہو سکتا اور اگر اس امر کی اجازت دیکھائے کہ یورپ کی ہر سلطنت اپنے ہمسایہ کی جائداد کو جرا سکتی ہے تو معمولی غل کے زد بک بھی یہ امر بخوبی خطرناک ثابت ہوگا۔ اس طرح کے علاوہ اسلامی تحویف بھی درپردہ موجود ہے۔ اسلام جیسا آج کل زیادہ متحد ہو گیا ہے ویسا کبھی پہلے نہ تھا اور یورپی سلطنتوں کی خاموشی کے باعث ابک عیسائی سلطنت کا ایک اسلامی سلطنت پر نمایان صدمہ بھونچا یا تمام مسلمانوں میں عصہ آمیز جذبات پیدا کریگا۔ ہم اس امر کے لئے کہ تمام دنیا میں مسلمانوں کے ساتھ آردگی کا برتو کیا جائے کوئی وجہ نہیں دیکھتے۔ یہ خیال کہ اٹلی کو محض اس لئے کہ وہ مطیع ہوگی چھیڑنا نہ چاہئے صرف بدست خیالی نہیں ہے بلکہ حد درجہ کا استدلال ہے۔ ہیگ کی کانفرنسوں یا معاہدوں یا جنگی تیاریوں کی مدد سے کی کیا وقعت باقی رہ سکتی ہے جب کہ ہر سلطنت کو جو بحری دزدی کی کارروائی اختیار کرنا مناسب سمجھے سمندرون میں بلا مزاحمت مٹرگست کرنے کی اجازت ملے

دیجائے۔ یہ اسر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اٹلی کے ناز رکھنے کے لئے بطور استدائ کارروائی کے دول کی ایک کانفرنس منعقد کی جائے۔ اگر اس سے یا کسی اور طریقہ سے اٹلی راہ راست پر ہیں آسکتی تو یورپ میں صلح اور حسگی مصارف کے کم ہونے کا بہت کم قرینہ ہے۔ موقع تاک کر بحری دزدی میں کامیاب ہو جائے کے لئے یورپ کا قانون بین الملل ذخیرہ تحریر بن گیا ہے اور دول کے باہمی ارتباط میں اخلاقی اصول کے قائم ہونے کی حوصلہ دہی وہ ناسکل سگا و خورد ہوا نیکی *

اگرچہ ابطال گورنمنٹ کی جڑ خانی سے بحری تجارت و آمد و رفت جہازات کو کچھ کم نقصان پہنچنے کا خوف نہیں ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اٹلی کے حملہ طرابلس کی طرح اس کے متعلق بھی دول یورپ کو بہت کم تردد ہے — واقعی یورپی اخلاق کے لئے یہ قابل انسوس بات ہے کہ فقط ترکی ہی کی طرف سے امن قائم رکھنے کی صبیح اور باشعور پالیسی کا عمل در آمد کیا جائے۔ بجائے اسکے کہ گورنمنٹ ترکی عجلت میں تدابیر سخت کرتی اسے دوبارہ دول یورپ سے مداخلت کی اپیل کی ہے اور مداخلت کی اس کارروائی کے اختیار کو حوالہ اٹلی کی طرف سے اعلان حسگ ہونے کی صورت میں حق بجانب ہے تا رسیدن جواب ملتوی کر دیا ہے۔ علاوہ گورنمنٹ کی اپیل کے خود سلطان ترکی نے ایک ذاتی اپیل بذریعہ ٹیلیگراف بادشاہ انگلستان و قیصر جرمن سے رجوع کیا۔ فی الحقیقت بادشاہ انگلستان اپنے وزرا کی صلاح کے پابند ہیں اور اسکا جواب اطہار تاسف کے ساتھ یہ ہوا ہے کہ ہم مداخلت نہیں کر سکتے۔ قیصر

حرم نے ذرا تعصیں کے ساتھ جواب دیا ہے اور معاملات کی صورت
 نے جرمی کو دونوں کا دوست دکھلانے کا بہترین موقع دیا ہے۔
 اس ہوشیاری سے اس معاملہ پر اسے طاہر کی گنتی ہے کہ
 دونوں فریق کی طرف سے قیصر حرمی کو غالباً سچا ہمدرد
 سمجھا جائیگا۔ یہ امر قابل لحاظ ہے کہ روم میں بہت سے
 وطنی خواہ سمارت خانہ حرمی کے دورو بدرہاے مسرت اس
 مصیبت کے بلد کر رہے ہیں « کہ حرمی اٹلی کا دوست ہے »
 اور کیا تمہیں کہ قسطنطنیہ میں بھی ایسی قسماً طاہر کی حاسے۔ کیونکہ
 قیصر نے اس امر کو ظاہر کر دیا ہے کہ اٹلی کے سمجھانے میں انہوں
 نے کہاں تک محنت کی ہے۔ قیصر حرمی کا یہ کہنا کہ « جرمی
 نے محنت و کوشش کا کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کیا لیکن جرمی
 تنہا کی کارروائی جس اور سلطنتوں کی طرف سے ناپید نہیں ہوئی
 موثر نہیں ہو سکی » اسکا نتیجہ خواہ مخواہ یہ ہوگا کہ حرمی اٹلی اور ترکی کا
 دوست سمجھا جائیگا اور دیگر سلطنتوں کو اس غیر مہذب اور بلا
 وجہ عارتگری کا دماغ دار قرار دیا جائیگا۔ جس پالیسی کا ایسا نتیجہ ہو
 اسکی نسبت سر ایڈورڈ گرے کو بمشکل مستحق تعریف کہا جاسکتا
 ہے۔ غلط مسئلہ اور بے تملاتی سے بہت نقصان پہونچ چکا ہے۔ اور
 اسی نے حرمی نفوذ و اقتدار کو قسطنطنیہ میں پیدا کر دیا ہے۔ موحودہ
 معایرات ممکن ہے اور بھی غیر قائم بخش ثابت ہوں کیونکہ اٹلی
 کی حرکت نے مسلمانان عالم کو حشمتا کر دیا ہے اور ہم اس سے زیادہ
 اور کوئی بات نا پسندیدہ نہیں سمجھتی کہ مسلمانان ہند کو یہ امر
 دکھلایا جائے کہ ایک دوستدار اسلامی سلطنت پر غیر کسی مہابہ کے
 عارتگری کی جا رہی ہے اور انگلستان بے تملاتی سے اس امر کو
 دیکھ رہا ہے۔ سلطنت کا یہ کہنا بجا ہے « کہ میں نے تاریخ کا

بہت مطالعہ کیا ہے لیکن حسطرح کہ اٹلی نے عہد شکنی کی ہے
 ویسا کوئی واقعہ میرے فطر سے نہیں گذرا » واقعی ہ
 صحیح اور حقیقت حال ہے اور ہر ہندوستانی مسلمان کو یہ بات تعجب
 سے معلوم ہوگی کہ اسگستان اقوام اصول کے اخلاق پر ایسا حملہ کئے
 حانیہ پر کیوں خاموش رہتا ہے ۔ ان معاملات کے متعلق سر
 ایڈورڈ گرے کم سے کم اپنی مداخلت نہ کرنے کی کوئی وجہ بیان
 کردینگے ۔ اس واقعہ سے کہ جرمنی نے دول یورپ کی مداخلت کی
 خواہش کی بحودہ ثابت ہوتا ہے کہ تحویز صلح و امن نا ممکن اور
 اور بیٹھب نہ تھی ۔ جرمنی سفارت خانہ خیالات کا عادی نہیں ہے
 کیونکہ گورنمنٹ جرمنی یورپ کی دیگر گورنمنٹوں کی طرح دوسروں
 کا ملک لے لیا اور پھر اسکے معقول وجوہ پیدا کردینا بخوبی حاشی
 ہے ۔ پس اگر حرمی کی مداخلت کو ضرورت محسوس ہوئی تو ہمیں
 یقین ہے کہ اسکے لئے معقول وجوہ موحود تھیں ۔ بطور ایسے ممبر
 کے جو یورپ کے امن کا ہوا حواء ہے اور جنگ کی حکمہ صلح جوئی
 کے طریقوں کو استعمال میں لانا چاہتا ہے سر ایڈورڈ گرے کو
 انگریزی پلٹ پر یہ امر واضح کردینا چاہئے کہ انہوں نے اس
 موقع پر جنگ کو کیوں ترجیح دی ۔ ہر شخص اس امر کو تسلیم
 کرتا ہے کہ طرابلس میں عالماً صدیوں سے بد نظمی ہوئی آئی ہے
 اور اس سے لا پرواہی بڑھتی گئی ہے لیکن اسکے ساتھ ہی یہ بھی
 ہر شخص کو تسلیم کرنا چاہئے کہ اب ترکوں نے اصلاح شدہ گورنمنٹ
 قائم کرلی ہے اور جدید ترکی گورنمنٹ کے لئے سلطان فلعرو کے تمام
 صوبوں کو درست کرلیا بہت قبل از وقت ہے ۔ کیا ہم اس بات کو
 سمجھہ لیں کہ سر ایڈورڈ گرے جدید حکومت ترکی کی دشواریوں کے
 سمجھنے میں کچھ رعایت نہیں کرنا چاہتے اور وہ ہر سلطنت کی جو

نات عالی کی محری کروری سے قایدہ اٹھا کر اس کے دور و دراز صوبوں کو جہیں لہا چاہتی ہے، مدد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کیا فی الحقیقت سر اڈورڈ گرے اٹلی کو اس حملہ آوری میں حق بجانب سمجھتے ہیں یا وہ اٹلی کی حرکت کو نا پسندیدہ تو قرار دیتے ہیں مگر کارروائی کرنے سے ڈرتے ہیں؟ اگر وہ اٹلی کی حرکت کو برا سمجھتے ہیں تو یہ سمجھنا مشکل ہے کہ انہوں نے اس گادی پر قبضہ پر کیوں بے تلافی کا اظہار نہ کیا۔ طرابلس کے مقابلہ میں اس گادی پر کوئی چیر نہیں ہے۔ علاوہ بر این جب کہ وہ اس گادی کے معاملہ میں حرمی کے مسائل میں لڑ جانے کو تیار تھے تو وہ اب ایسے معاملہ میں حکم مال یما نہ صرف ایک بندر ہے بلکہ ایک مسلم صوبہ ہے مداخلت کے کنوں روا دار ہیں ہوتے؟۔ یہ افسوس کی بات ہے کہ پارلٹ کی آج کل نشست نہیں ہے ورنہ انہیں محموراً اپنی پالیسی کے متعلق کچھ نہ کچھ بیان کرنا پڑتا۔ اسی کے ساتھ ہی یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ اٹلی کی یہودہ اور حرص جنگ نے اسکسان اور مشرق کے مابین تجارت کو مخاطرہ میں ڈال دیا ہے۔ یہ ممکن نہیں کہ ترکی بلا چون و چرا اس توہیں کو برداشت کرے۔ جب تک کہ کچھ کارروائی نہ کی جائیگی ممکن ہے کہ دور جدید مخاطرہ میں آجائے اور یہ امر ممکن ہے کہ حفاظت خود احتیاری کے لئے ترکی کی طرف سے کوئی حیرت انگیز کارروائی ہوائے والی ہے *

(ہنگلی) - ہمیں یہ امید تھی کہ دول یورپ کی مداخلت سے اس جنگ میں وہ سرمد طویل نہ ہوگا جسکے خاتمہ کا کوئی اندازہ نہیں کر سکتا۔ سلطان نے مار مار یورپی دول سے بیچ پھاؤ کی استدعا کی مگر کچھ شنوائی نہیں ہوئی۔ شاہ حارح نے سلطان

کے تار کا یہ جواب دیا ہے کہ ہم مداخلت نہیں کر سکتے - قیصر
 حرمن نے سلطانی تار کے حوالے میں اپنی سچی دوستی اور سلطان
 کی وقت کا اظہار کیا ہے اور یہ لکھا ہے کہ ہم اپنے سفیر
 کبیر مقیم قسطنطنیہ کو بھلے ہی لکھ چکے ہیں لیکن جرمی کی
 تنہا کارروائی ذمہ بخش ثابت نہ ہو سکی - مگر میں دوبارہ اعلیٰ حضرت
 کی خواہش کے مطابق اگر موقع نے اجازت دی بیچ بچاؤ کی تحویز
 پیش کرونگا - حرمنی سفیر کبیر نے وزیر اعظم ترکی کو یہ بتلادیا
 ہے کہ حرمنی کی کارروائی سے کوئی مفید نتیجہ نہ نکلے گا گویا
 یہ کہا جاسکتا ہے کہ سر دست یورپ کی بڑی بڑی سلطنتوں کی
 طرف سے کسی قسم کی مداخلت نہ ہوگی اور ترکی اور اٹلی کو
 تاوار سے فیصلہ کر لیں پر چھوڑ دیا جائیگا - اس واہیات فیض
 میں جو بات زیادہ تر خوشگوار ہے وہ یہ ہے کہ ترکی کی طرف
 سے اعتدال اور صلح حیرت اور امن و مصالحت کی اپیل
 ہوئی ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اب بڑی عیسائی سلطنت
 ملک گیری کی حرص میں انسانیت و خدا پرستی اور اخلاق کے
 تمام قانون کو پامال کر رہی ہے اور تمام مقدس دنیا کی راے
 کی پروا نہیں کرتی - برخلاف اسکے ایک مشرقی قوم جو مردانہ
 صفات سے برہم ہے اور جسکو زمانہ گزشتہ میں بڑی بڑی فتوحات
 نصیب ہوئی ہیں امن پسندی اور صلح خوئی کی تمام تدابیر کو
 اختیار کر رہی ہے - یہ مدللہ واقعی قابل لحاظ ہے اور اس
 سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ صفات جو ایک قوم کے لئے
 مائے امتیاز و فخر ہیں کچھ مغرب کے اجارہ میں نہیں بلکہ
 مناسب اوقات و حالات کی مسابقت سے تمام قوموں کے ورثہ
 میں آتی ہے - کہا جاتا ہے کہ ترکی جگ کے لئے تیار نہیں

ھے اور یہ سب کارروائیاں سیاسی طور پر اس واسطے اختیار کی گئی ہیں کہ مقابلہ کی تیاری کے لئے وقت نکل آئے ۔ ممکن ھے یہ امر صحیح ہو یا غلط ۔ لیکن میں ایک ایسی بڑی قوم کی نسبت ایسی غلط تدبیر کے لئے کا کوئی حق حاصل نہیں ھے ۔ ترکی اگرچہ جنگی حوش سے بھری ھے مگر اس خیال سے جنگ سے بس و پیش کرتی ھے کہ مسادا ہم طور پر آگ لگ جائے ۔ جنگ کی موقوفی کے لئے جو کچھ ترکی کے اختیار میں تھا وہ کرچکی اور اب اسکے بعد اپنی سلطنت کے سوا و حیط ناموس کے لئے جو کچھ بھی وہ تدابیر اختیار کرے اس میں حق بجانب ھے ۔ ترکی لیڈروں کے رویہ میں کوئی بات ایسی نہیں معلوم ہوتی کہ وہ بلا چون و چرا اپنی مملکت کو غارت ہونے دینگے ۔ انقلاب موجودہ میں انہوں نے بے طبع استقلال و حلم سے کام لیا اور یہ اعلان کر دیا ھے کہ ہم دشمن کے مقابل میں ہر وصلہ کو اختیار کریں گے ۔ ترک عرت کو اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں ۔ تمام ایطالوی اسکول سے خارج کر دئے جائیں گے اور تمام ایطالوی کارخانات کا سد باب کر دیا جائیگا ۔ اعلان میں رعایا سے یہ التجا کی گئی ھے کہ وہ خاموش رہیں اور گورنمنٹ کو ضروری تدابیر کرنے دیں ۔ انہوں نے یہ بھی دکھلایا ھے کہ عثمانی ایطالیوں سے کہیں متمدن اور انصاف پسند ہیں ۔ علاوہ بر این مسلمانوں کی ملیک بڑھ رہی ھے اور ہم یہ خیال کرنے سے باز نہیں رہ سکتے کہ اس جنگ سے ” پان اسلام “ کے آثار جو تمام دنیا میں نمایاں ہو رہے ہیں اور مصبوط ہوجائیں گے ۔ تمام اسلامی دنیا واقعات کے پیش آمد کو غور کر رہی ھے اور براعظم ایشیا بلکہ تمام مشرق ممالک بھی دلچسپی سے تماشائی ہیں ۔ ایرانی مسلمانان کلکتہ کی ایک پر اثر

میدلنگ سے گورنمنٹ ہد کے نام ایک تار اس مضمون کا بھیجا گیا ہے کہ .. سلطنت عثمانیہ کے ٹکڑے ٹکڑے کئے جانے کے خوف سے ہم لوگوں کو بہت تشویش ہے اور ہماری التجا ہے کہ انگلستان اپنی مداخلت سے جنگ کو لحاظ فرماید اسلام روک دے .. اس معاملہ میں انگلستان کی ذمہ داری بہ نسبت دیگر یورپی دول کے زیادہ ہے ۔ دیا کو معلوم ہے کہ سہ ۱۸۹۷ ع میں جب یونان ترکی کے پیروں پر گر پڑا تھا اسوقت تمام دول نے یونان کی حدود بحثاری کو باقی رکھا ۔ کیا انصاف اب اس امر کا مقتضی نہیں ہے کہ ترکی ولایت پر ایک نالایز اور غیر مصفاہ حملہ کو روکا جائے ۔ لیکن نہیں دول یورپ نے مداخلت سے اسکار کر دیا ہے اور اسکا اثر مشرقی دول پر نہایت سخت پڑا ہے ۔ اس سے بین المللی احلاق کا اعتبار جاتا رہا ہے اور یہ یقین پیدا ہو گیا ہے کہ ترکی کے اسادہ نہ ہو نے اور اسکی بحری کمزوری کے باعث یہ حملہ کیا گیا ہے ۔ ایسا مضر جسمین ایک بڑی یورپی قوم ایک مشرقی قوم کے ساتھ جو معری حکومت کا طرز سرت کے ساتھ اختیار کر رہی ہے ایسا برتاؤ کر رہی ہے اور جسے تمام یورپ سے تمدنی سے دیکھ رہا ہے بیسویں صدی کے مشیخت آمیز احلاق و تہذیب کے لئے یاس انگیز اور توہین آمیز ہے *

(مدراس میل) — روما میں سرکاری طور پر جنگ کا اعلان کر دیا گیا ہے اور صوبہ طرابلس کے عصور کئے جانے کی اطلاع دول یورپ کو دیدی گئی ہے ۔ ایطالی حرم کو جو سردست ایسی طلباہ صورت میں اختیار کی گئی ہے گزشتہ زمانہ میں کچھ خوش بختی نصیب نہیں ہوئی ہے ۔ زمانہ گزشتہ کے آخری زمانہ یعنی ازیمہ

موسطہ میں ویس نے ایک مستعمراتی سلطنت کی بنیاد ڈالی لیکن موجودہ زمانہ کی مستعمراتی سلطنتوں کے مالہ میں اسکی کوئی حیثیت نہیں سمجھی جا سکتی ہرچند کہ وہ اپنے زمانہ میں عجیب شان و شوکت رکھتی تھی۔ صرف گذشتہ ایام کی یاد پر اٹلی نے نوآبادیوں کی کارروائی اختیار کی ہے۔ اٹلی کی مردم شماری کثیر ہے مگر باشندے مفلس ہیں اور سال بہ سال اٹلی سے ممالک متحدہ امریکہ، براریل، ارجنٹائن وغیرہ کو ایک کثیر تعداد باشندوں کی تارک الوطی ہو کر جایا کرتی ہے۔ ایتالوی جرمنوں کی طرح یہ بات دیکھا نہیں چاہتے کہ اپنی سلطنت کی پولیشکل قوت بڑھانے کی بجائے یہی باشندے دوسری ملکوں کی عظمت بڑھانے میں مدد ہوں۔ نہ صرف جنوبی امریکہ میں اس قسم کی کارروائی جاری ہے بلکہ اٹلی کے قریب اور ہمسایہ ممالک میں جاری ہے۔ شمالی افریقہ کے فرانسوی مقبوضات میں ایتالوی بھرے پڑے ہیں۔ ہرچند کہ تونس فرانسیوں کی عملداری میں ہے لیکن ایتالوی زیادہ تر اسمین آباد ہیں اور انکی تعداد دیگر یورپی باشندوں کے مقابلہ میں پچاس فیصدی ہے۔ ان فی وجوہ سے ایتالوی سیوں میں مستعمرات یعنی نوآبادیوں کا جوش موجزن ہوا لیکن یہ حوش اس زمانہ میں پیدا ہوا جب کہ کوئی مقام قصہ کرنے کے لئے حالی نہ رہ گیا تھا۔ اسمین شک نہیں کہ ایتالوی بحیرہ احمر میں اریطریا اور سمالی لینڈ کا ایک بڑا حصہ اپنے قبضہ میں لے آئے ہیں لیکن ان ممالک سے بجائے نفع کے نقصان پہونچتا ہے۔ ملا اریطریا سے حسد نفع پہونچتا ہے اسکا درگاہ خرچ ہے اسکا نصف وہاں فوج کے قایم و برقرار رکھنے میں خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اور اگر اریطریا میں ایتالویوں کا طرز حکومت مصفاہ اور کم حریصانہ ہوتا تو غالباً اس ملک

سے فائدہ حاصل ہوتا۔ جب اٹلی نے ماصوع پر قبضہ کر کے حبشہ کو ساحل سے الگ کر دیا تو خیال تھا کہ حبشہ والے کچھہ مراجعت کریں گے۔ ایطالوی اہالی سیاست سے حبشہ والے خوش اور مطمئن نہ تھے۔ بجائے اسکے کہ ایطالوی حبشہ والوں کے شکوک رفع کرتے انہوں نے تمام حبشہ کے فتح کر لیں۔ کا ارادہ کر لیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ حکم کی نوبت ایسی آئی کہ اب تک ایطالیوں کو اڈوا کا وہ واقعہ جس سے اسکی تمام حرص کا حاتمہ ہو گیا دراموش نہ ہوا ہوگا۔ حبشہ کی فتح کا مسئلہ مستعمراتی توسیع کا پہلا ریشہ تھا اور جہاں تک حافظہ ہماری امداد کرتا ہے اگرچہ ایطالوی ورڈز فی الحقیقت اس منصوبہ کو علانیہ تسلیم نہیں کیا لیکن اس میں شک نہیں کہ اسکا خیال ضرور ایسا ہی تھا۔ یہ ہی حیل کیا گیا تھا کہ ایطالوی نفوذ و روح رفتہ رفتہ مغربی افریقہ تک بڑھا دیا جائیگا اور سلطنت ترکی کے اصمعیلال سے حسکا بہ نسبت آج کل کے بندرہ بس برس قبل زیادہ خیال کیا جاتا تھا۔ یہ امداد تھی کہ ایطالیوں کو طرابلس مل جائیگا اور پھر وہاں تسلط جما کر وہ جنوب، بین دریاچہ شاد تک اپنا حلقہ نفوذ بڑھا دینگے لیکن یہ حرص یوری نہ ہوئی اور اریطیریا کی شدید پالیسی کا نتیجہ یہ ہوا کہ اٹلی کو شکست اٹھانی پڑی۔ علاوہ بریں سنہ ۱۸۹۹ء میں جو معاہدہ فرانسین اور انگریزوں کے درمیان حلقہات نفوذ کے تعین کے متعلق ہوا اس سے کوئی حکم ایسی مافیہ بین دھی جس سے ایطالوی شمال کی طرف کچھہ بھی بڑھہ سکتے۔ انہیں وجوہ سے ایطالیوں کو بحیرہ احمر کی تنگ آرامی میں بسر کرنا پڑا جو علاوہ مضر صحت ہونے کے اجاڑ ہے۔ ایطالوی ایک مختصر زمانے سے ماصوع سے اسمارہ تک بنا رہے ہیں لیکن اس نوآبادی کی تجارت

بہت مختصر ہے۔ حبشہ کی تجارت حارحہ جو ماصوع کے توسط سے ہوتی ہے وہ لاکھ پونڈ سالانہ سے بھی کم ہے اور جب تک حبشہ میں کافی ترقی نہ ہوئے بلکہ جب تک ایتھالیوی پالیسی کے گذشتہ نفاذ میں فراموش نہ ہو جائیں ایتھالیوی تجارت کی ترقی عاقلانہ طور پر ممکن ہے۔ ایسی حالت میں حکمہ صوبہ اریطیریا سے خبری کی نیند میں ہے اور اس کام کو حسی امید تھی پورا نہ کر سکا تو ایتھالیوی اہل رایوں نے زیادہ تر اپنا حیل طرابلس کے حاصل کر لینے پر حیا ہے۔ لیکن طرابلس بطور خود بہت دلچسپ نہیں ہے۔ اسکی پیداوار کم ہے لیکن یہ کمی اسکی حیثیت جبرائیل سے پوری ہو جاتی ہے۔ اٹلی نے اپنی نوآادیوں کے لئے اسے بہت مناسب سمجھا ہے اور اس امر کا بھی امکان ہے کہ میزان میں ترقی کے آثار نمایان ہوں۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ اٹلی اریطیریا سے مایوس اور سلطنت ترکی کے درہم برہم ہونے کے انتظار سے عاجز آکر اپنی اسی پالیسی پر حسے اپنے گذشتہ زمانہ میں حبشہ کے ساتھ اختیار کیا تھا عملدرآمد کرنے والی ہے *

لیکن اگر اس کاروائی میں مداخلت نہ کی گئی تو غالباً اٹلی کو کامیابی کا موقع مل جائیگا۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ اٹلی طرابلس کا تمام راستہ اپنے حکمی حجازوں سے بند کر دیگی جس سے حکمی کک طرابلس میں ترکوں تک نہ پہنچ سکے گی یا ترکی فوج میں قحط نمایان ہو جائیگا۔ اٹلی نے یورپی معاملات کی پیچیدگی کو پہلے سے سمجھ لیا ہے اور وہ جانتی ہے کہ کسی طرف سے سخت مداخلت نہ ہوگی۔ خواہ اٹلی کا یہ حیل صحیح ہو یا غلط لیکن اٹلی کی یہ حرکت ہرگز قابل تعریف نہیں کہی جاسکتی اور اب تک مصر اس پر متعجب ہو گا کہ اٹلی نے اپنی تجارتی ترقی روک کر کیوں اتنی

بڑی فوج اور اس قدر کثیر المصارف جہازات کے برقرار رکھے گی
 روش اختیار کی ہے۔ معاہدہ ہوتا ہے کہ اٹلی اپنے گزشتہ زمانہ
 کے کارہائے نمایاں کی یاد آوری کر کے حد سے زیادہ متاثر ہوگئی ہے اور
 غمور نے ایتالیوں سے یہ سرگرمی کی ہے کہ روما کے دانشیوں
 کو یورپی سیاست میں معمولی حصہ نہ لیا جائے۔ لہذا اسے نہایت
 قوی سلطنتوں کی تعلیم میں جہازات و اسلحہ کی مصیبتوں میں ایسا
 اضافہ کیا ہے جس کے مصارف اٹلی سے دولت مند تر سلطنتیں آسانی
 سے برداشت نہیں کر سکتیں۔ اس تعلیم سے گویا اٹلی اپنی دولت
 کی ترقی کا سد باب کیا ہے جس پر ان المللی عظمت کا انحصار ہے۔
 اب تک بہت بڑے منصر کا قول ہے کہ اٹلی کے لئے یہ ہی مناسب تھا
 کہ وہ بالکل اقتصادی معاملات میں خود کو محدود رکھتی۔ اگر اٹلی
 کی فوج اور اسکے جہازات اچھے ہوتے تو وہ اتحاد ثلاثہ میں شامل
 نہ ہوتی بلکہ بحلاف اسکے وہ نہایت آسانی سے اس دولت کے
 ساتھ معاہدات میں شامل ہو سکتی تھی جس سے کہ اس پر حملہ کئے
 جائیکا خوف ہوتا۔ یہ صحیح ہے کہ ایسی حالت میں دولت یورپ
 کے مشورہ میں اسکی رائے کی کوئی وقعت نہ ہوتی لہذا سوال
 یہ ہے کہ اس جنگی چستی سے اپنے کیا فائدہ اٹھایا ہے اٹلی کچھ
 ایسا دولت مند ملک بھی نہیں ہے اور جنگی اخراجات کے اضافہ
 سے یقیناً وہ آئندہ دولت مند نہ ہوگا۔ اگر اٹلی کا مستقبل
 خواب صحیح نکلے تو یہی وہ مفتوحہ ملک کی ترقی کے لئے سرمایہ
 نہیں مل سکتی اور نتیجہ یہ ہوگا کہ مقروض حراہ پر اور زیادہ
 بار پڑے گا۔ العرص اٹلی کی پولیٹیکل بدحالی کے علاوہ اس حرکت
 سے کوئی پایدار نفع اسے حاصل نہ ہوگا اور یہ اس لئے قابل نفرت
 ہے کہ اس سے تمام منترقی مسلمانوں میں بدگمانی پیدا ہو جائیگی اور کیا

عہد کہ مشرق قریبہ میں آگ لگ جائے۔ اسٹریا نے جب بوسنیا اور ہرسک (رزنگونیا) پر قبضہ کر لیا تو بہتروں کو یہ امر معلوم ہو گیا کہ ملکداری میں احلاق لحاظ کا کچھ خیال نہیں کیا جاتا ہے لیکن اٹلی کی حرکت طرابلس کے متعلق اس میں المللی قراق سے کہیں ٹرہ گئی ہے۔ اٹلی نے ترکی کے برخلاف یکایک لڑائی شروع کر دی ہے اور اسکی حمایت میں خفیف سی خفیف وجہ جلیز پیش نہیں کی گئی ہے۔ یہ حرکت گویا پولیٹیکل اسالوفی کی ہوئی ہے جس میں تمام قومی احلاق کو بائال کر کے مادی خیالات سے کام لیا گیا ہے۔ ہم یورپ کی دیگر سلطنتوں کو بھی زیاد تر دمہ دار قرار دیتے ہیں۔ چاہے دول یورپ سے اسکی تائید نہ کی ہو لیکن اسمیں شک نہیں ہے کہ محالنت کا ذرا۔ ابھی خیال دول کی طرف سے ظاہر نہیں کیا گیا ہے۔ ترکی گویا بالکل سب سے الگ ہے اور اسکی استدعا پر کسی نے اسی لئے شوائی نہیں کی کہ کسی کو ترکی کے محال رکھے میں کچھ دلچسپی ہیں ہے۔ معلوم ہوتا روس اٹلی کی اس حرکت کو بالکل سے تعلق سے دیکھتا ہے۔ روس کو کیا پڑی ہے کہ وہ اس سلطنت کے قائم رکھنے میں مدد کرے، جسکے برہم ہو جائے سے پیلے اسکو دیدہ بھو بیچ چکا ہے۔ اسٹریا کو بھی مداخلت نہ کرے کے قوی وجوہ میں کیونکہ اٹلی اسٹریا کی تسلیم کر رہا ہے اور جب اسٹریا نے بوسنیا اور ہرسک کا الحاق کیا تو اسٹریا نے صاف طور پر کہہ دیا تھا کہ اگر اسکا معاوضہ اٹلی کہیں الگ حاصل کرے تو اسٹریا کو کچھ غدر نہ ہوگا۔ فرانس نے بھی معاوضہ کے دریمہ سے طرابلس کے متعلق اٹلی کو آزادی دے رکھی ہے۔ حرمی کے فوٹہ دورخے ہیں۔ چونکہ حرمی ترکی کو اپنا علانیہ دوست بناتی ہے لہذا وہ کہلم کہلا اٹلی کی مدد نہیں کرنا چاہتی بلکہ برخلاف اسکے وہ اٹلی کی اس حرکت کو گویا سہاکش

مبن فرانسیسی اقتدار کا مصلح سمجھتی ہے۔ صرف ترکی کر انگلستان سے امداد کی امد۔ ہوسکتی ہے لیکن بظاہر انگلستان سے کامیابی نہیں ہوئی ہے اور اب کہا جا سکتا ہے کہ گویا ترکی بے یار و مرددگار ہے۔

رائٹ انرل مسٹر امیر علی کا لندن ٹائٹس میں

ایک سہ ماہیہ اس مضمون کا شایع ہوا ہے۔ » میں مسٹر

اور عسائیوں کے درمیان مواضع پیدا کرانے میں

بہت دلچسپی رکھتا ہوں لیکن اٹلی نے طرابلس

رائٹ انرل

مسٹر امیر علی

کی رائے

پر جو حملہ آوری کا ارادہ کیا ہے اس سے بہت برے نتائج

پیدا ہونگے اور دونوں قوموں میں اتحاد و مساوات کی کارروائی

صدیوں کے لئے دور جا پڑیگی۔ میری رائے میں اٹلی نے اس

جنگ سے نیاں اور اقوام کی جنگ کے پیدا کردینے کا استعمال

دیا ہے۔ اور یہ کہ مبن تمام امن و صلح کے محاسن سے یہ

اپیل کرتا ہوں کہ ایک برائے نام عیسائی سلطنت کی طرف

سے فوائز بن المللی کے خلاف اسے ارتکاب شدید کے عمل میں

آئیے پر اعتراض کیا جائے۔ » واسٹ مسٹر گرٹ نے اپنے

ایڈیٹوریل آرٹیکل میں مسٹر امیر علی کی رائے سے اتفاق کیا

اور یہ لکھا کہ دول کے لئے مناسب ہے کہ اس جنگ کو

محدود رکھیں اور طرابلس میں کم سے کم ترکی چھوڑے کو

بچالیں اور یہ کہ ہر جگہ جہان ترکی فوائز کو نقصان پہنچے

اسکی حفاظت میں کوشاں ہوں *





تو کی موج پر روزہ من و دشمنوں کی فکری کے لئے چہ زندہ

✧ باب سوم ✧

— ۵۰ —

فل اسکے کہ ایتالوی جہازات طرابلس پہونچیں ڈوک
 آف آبروزی نے ساحل اڈریاٹک میں تمام (سان
 حوان) ترکوں پر حملہ کرنا چاہا ترکی فنی پہلی
 سے تیار اور مسلح موحود تھی چنانچہ ساحل پرہ وزا پر حیساکہ
 تصویر سے طاهر مے کیسی مستعدی سے حیہ رن ہو کر مقابلہ
 کے لئے احتیاطاً تیار مے - قسطنطیہ سے سرکاری طور پر (سان
 حوانی) کی لڑائی کا حال یہ شایع ہوا کہ اٹلی کے دو جہاز
 آسٹروی اور ترکی جہازات کے سراغ میں تھے کہ ترکی فوج نے
 اپر میر کیا اور اٹلی کی ایک کشتی کو - ہمیں ایک افسر اور ۵
 بحری سپاہی تھ ڈبودیا - اسپر اٹلی والوں نے (سان حوانی) پر
 گولہ بازی کی جس سے ترکی گورنمنٹ کی عمارتوں کو حنیف صدمہ
 پہونچا اور ایک افسر زخمی ہوا - جب طرابلس میں ایتالوی
 فوج داخل ہوگئی تو ناب عالی سے پھر دول یورپ کی توجہ
 حدید موقع کی طرف منہطف کرانی - ناب عالی نے دول
 یورپ سے اٹلی کے فوائد کی خاطر نشینی اور عثمانی حقوق کی
 نگہداشت پر غور کرنے کا اصرار کیا - اسپر اخبار طیں نے
 حوالنمن آساد و ترقی کی زبان مے یہ لکھا کہ ترکی کا مار
 مار دول یورپ سے استدعا کرنا گویا در بدر ہیکہ مانگنا مے -
 اس سے زیادہ مناسب طریقہ تو یہ ہوگا کہ اس مضمون کے اشتہارات
 آویران کرادیے جائیں کہ مملکت عثمانی میں زمین فروخت کے
 لئے موجود مے - قسطنطیہ میں عام طور پر انمن اتحاد و ترقی
 کے ساتھ مدد دی بڑھگئی اور حصہ کو سلطان کے حکم سے

ٹرمی کی فتح و نصرت کی دعائیں تمام مساحد میں مانگی گئیں جس کی تولید قریب قریب کل اسلامی ممالک میں ہوئی۔ ایتالوی فوج جب طرابلس کو اٹلی سے روانہ ہونے لگی تو یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے بہت سے باشندے خود کشی کے لئے ان ریل گاڑیوں کی ٹرک پر لیٹ گئے تھے جس راستہ سے ایتالوی فوج مقام جنگ کو روانہ ہو رہی تھی۔ میلان میں ہنگامۂ عظیم برپا ہوا اور بہت سی گرجا ریان عمل میں آئیں۔ اٹلی میں جہاں لوگ جنگ کے خلاف تھے وہاں ایک تعداد جنگ کے موافق بھی تھی۔ کریمو کے ایک ٹرے پادری نے یہ مشہر کیا کہ تمدن کی فتح مدی کے لئے ترکوں سے لڑنا پسندیدہ ہے۔ ۵ اکتوبر کو اٹلی نے طرابلس کے قلعہ سلطانیہ پر اپنا فوٹڈا نصب کیا۔ ۶ اکتوبر بروز جمعہ ایتالوی مال کا ٹائیٹاکٹ شروع ہو گیا۔ امام یحییٰ کے ساتھ صلح کر لینے پر تمام فوج حوئے میں تھی قسطنطنیہ کو بلا لی گئی اور یہ اعلانات کیا گیا کہ اٹلی والوں کو جو خاص حقوق حاصل تھے وہ مسترد کئے گئے اور اسکے مقدمے مولیٰ قانون کے مطابق بے صل ہونگے۔ طرابلس پر قبضہ کرتے ہی ایتالویوں نے امیر البحر بوراڈلو کو گورنر طرابلس مقرر کر دیا اور مارشل لا جاری ہو گیا۔ عہدہ وزارت خارجہ عثمانی رشید پاشا سفیر کبیر متم دربار اسٹریا کو عطا ہوئے لگا مگر انہوں نے حاکم انکار کیا تو عاصم بے وزیر مقیم صوفیہ کے سپرد کیا گیا۔ سالونیکا کی انجمن اتحاد و ترقی نے اندرون انتظام کے لئے ماسپر و دیگر مقامات میں سامان جنگ روانہ کیا *

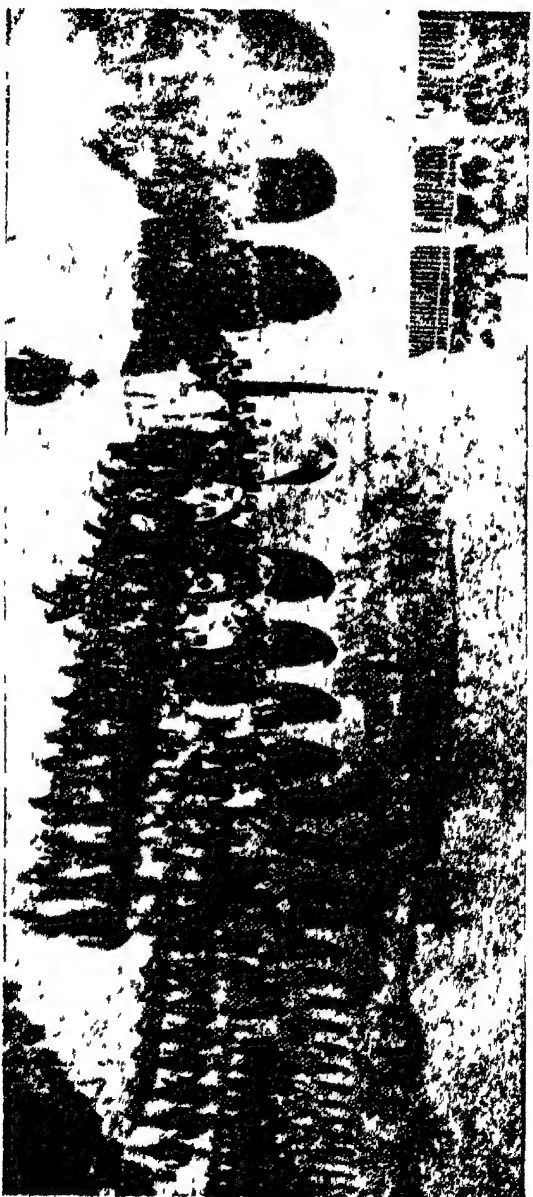
اعلان جنگ کی خبر منیر پاشا گورنر طرابلس کو پہلے ہی قسطنطنیہ سے مل چکی تھی ۲۹ - ستمبر

کلادیان جنگی
 کو ایتالوی حمراز کے دو ڈویژن ساحل طرابلس سے

کچھ دور آگے نظر پڑے ۔ منیر باشا ایک مرد معمور اور
عالم پرانے اسکول کے اہل سیاست طرابلس میں تھے ۔ نشأت سے
نے جو پرائے اصر تھے یہ دیکھ کر کہ طرابلس حاص میں ایطالویوں کے
مقابلہ میں جگر بحری توپوں کا مقابلہ کرنا کچھ فائدہ مند نہ
ہوگا ۔ انہوں نے قلعہ سلطانیہ اور حمیدیہ کو تمام ذخائر جنگ
سے خالی کر دیا ۔ یہ بیان کر دینا ضروری ہے کہ اگرچہ حتیٰ بانا
کی رائے سے بن میں امام یحییٰ سے لڑنے کو فوج بھلے ہی روانہ
ہو چکی تھی لیکن بہت سا ذخیرہ اسلحہ و سامان جنگ طرابلس کے
قلعہ جان میں موجود تھا اور واقعی یہ بہت خوش نصیبی ہوئی کہ
فوج جب بن کو گئی تو وہ ان ذخائر کو اپنے ساتھ نہیں لے گئی ۔
علاوہ اسکے ذرا جہاز نے بھی احتیاطاً اسلحہ طرابلس میں اتار
دیے تھے ۔ نشأت سے نے بہت سے اونٹ بیگار میں پکڑ کر سب
سامان نخلستان میں یعنی شہر سے چند میل کے فاصلہ پر ہٹا کر
انسا کرنا شروع کیا اور پانچھزار فوج کے لئے ۳ ماہ کے واسطے
سامان رسد جمع کر لیا ۔ جستدر مجاہدین مل سکے انکو وردی
اور اسلحہ سے آراستہ کیا ۔ ترکوں نے جاہات بوملیا پر اتنا
ہڈکواڑ بنالیا اور یہاں ایطالویوں کے حشکی پر آنے کیے منتظر رہے ۔
ترکی فوج کے شہر چھوڑ دینے سے شہری باشندوں میں ہلچل
اور تشویش پیدا ہو گئی اور لوگوں میں بھگدڑ مچی ۔ نشأت سے
نے یہ حکم صادر کیا کہ کوئی ملکی سوائے ایطالویوں کے طرابلس
سے جائے نہ پائے ۔ ۳۰ ستمبر اور ۲ اکتوبر کے درمیان ترکوں نے
طرابلس حاص کے قلعوں کو خالی کر دیا اور اس وجہ سے کہ
دشمن کو حفاظت کا موقع نہ بنا بنایا نہ ملے مورچوں اور دھسوں
کو مسمار کر دیا ۔ سب کے بعد ترکوں کا قومی نشان یعنی ہلال

بھی قلعوں سے اتار کر فرودگاہ ۷۰ پھونچا دیا گیا۔ کچھہ میں چلے
 سپاہی محسوس اسلئے رہ گئے تھے کہ وہ ایتالیوں کی گولہ باریوں کا
 جواب دیں تا یہ نہ معلوم ہو کہ طرابلس میں ترکی فوج بلا
 چوں و چرا تسلیم ہو گئی۔ قلعہ سلطانیہ پرانی وضع کا قلعہ تھا
 حسمین کرب کی پرانی توپیں چڑھی تھیں *

۳۔ اکتوبر کو امیر البحر فاراولی نے جسکے کچھ میں دو بحری
 ٹویز تھے طرابلس پر گولہ باری شروع کی۔ چند ترکی سپاہیوں
 نے جو ایتالیوں کو مراحت کی خبر سنانے کے لئے رہ گئے تھے
 اپنے ناموس کے خیال سے خاطر حواء دیر کئے یا یوں کہئے کہ
 ایتالوی توپوں کا جواب دیا۔ لیکن وہ تو مقابلہ نہ تھا جیسا کہ
 ایک چشم دید نامہ نگار بیان کرتا ہے۔ چند ترکی سپاہیوں نے
 عیرت کے مارے ترکی جھٹے کے نیچے جاں دیدینا بہ نسبت گریز
 کرنے کے اپنی عرت کا موجب سمجھا۔ جب قلعوں سے توپوں کی
 آواز نہ آئی تو ایتالوی بیڑہ نے اپنی فوج اتار دی شروع کی
 اور عربی ساحل پر ۳ اکتوبر کو ایک بحری بریگیڈ حسمین ۱۸۰۰
 ایتالوی سپاہی تھے اترا اور ان سپاہیوں نے خالی شدہ مارکون اور
 قلعوں پر قبضہ کرنا شروع کیا۔ اسی درمیاں میں صحرا کی
 طرف سے ایتالویوں پر ترکوں کے اس ریر کارڈ نے دیر کئے
 جسکو فشات بک نے دہایت مستندی سے اپنے کام پر لگا رکھا
 تھا۔ ایک ہفتہ تک تمام بحری جہازات طرابلس کے اردگرد خاموش
 کھڑے رہے۔ جب ایتالویوں کو یہ معلوم ہوا کہ ترکوں نے شہر
 چھوڑ دیا ہے اور وہ عقریب بڑھ کر حملہ آور ہونگے تو ایتالوی
 فوج کو بہت تشویش ہوئی۔ ۵ اکتوبر کو امیر البحر نے بحری تار
 کے ذریعہ سے مدد طلب کی اور دو تیز رفتار جہاز نمبر ۱۱



طرابلس میں ترکی فوج کی قوااعد

برسا گلری اور نمبر ۴ پیدل لیٹر پلس سے روانہ ہو گئے - ۱۲
اکتوبر کو ایتالیوں کی تدم بحری قوت طرابلس کے شہری ماسدون
پر اتر اور رعب حمانے کو موحود ہو گئی اور فوج اترنی شروع
ہوئی - اگرچہ ایتالوی آسان فتح کے حوش و خروش میں بہادر
معاوم ہوتے تھے لیکن اسکی صورتوں سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ
وہ حس حگ کے لئے طرابلس میں آئے ہیں اسکے لئے وہ پیدا
نہیں کئے گئے - جنرل کدیوا دو پھر کے قریب اتر اور
اسکے اترنے پر بڑے ترک و احتشام سے کام لیا گیا - حمراز
اراستہ کیے گئے اور توپوں کی سلامی ہونے لگی - کدیوا
چھوٹے قد کا آدمی مگر مصوط ہے - اسکی صورت و شکل سے
حاکمہ اتر مالکل پایا دہیں جاتا - اسکی بالیسی ہمیشہ اس جنگ میں
مالکل دور بیٹھکر احکام صادر کرنے کی رہی ہے اور ح تک
کدیوا کی کچن رہی اسنے دستخط کر لے اور احکام صادر کرنے
کے سوا فی الحقیقت ذاتی طور پر جگی اقدام نہیں کیا - ایتالوی
فوج اتر لے کو تو اتر پڑی لیکن اسکو یہ معلوم نہ تھا کہ
ملک کا انتظام کیوں کر کرنا چاہیے - کدیوا کے اسٹاف کا
یہ خیال تھا کہ اعلانات کا شایع کیا جانا کافی ہے - اشتہارات
میں عربوں کو ترکوں کا مخالف سمجھکر یہ لکھا گیا تھا کہ ترک
ہمارے اور تمہارے دونوں کے دشمن ہیں - ایتالویوں نے
حسن قرمابی نام ایک شخص کو جو حادثات قرمانلی سے اور ایتالویوں
کا طرف دار تھا اور بقول نامہ نگار حگ اپنی روح و
جسم کو ایتالویوں کے ہاتھ بیچ چکا تھا شہر کا نائب گورنر مقرر
کیا - حسن قرمابی کے غلط بیانات پر روما کو عربوں کے تسخیر
اور مطیع ہو جانے کے امید افزا تار روانہ کئے گئے اور پھر

وہاں سے فخریہ سارے جہان میں تقسیم کئے گئے۔ یہاں یہ بیان کر دینا بے موقع نہ ہوگا کہ حسن قرمانلی اس حاندان سے ہے جو کسی زمانہ میں طرابلس پر حکمران تھا۔ اسی قوم فروش کا ایک لڑکا ترکوں کے ساتھ تھا جو ایطالویوں کے مقابلہ میں نہایت بہادری سے لڑتا رہا۔ بیان کیا جاتا ہے حسن قرمانلی نے اپنے بیٹے کو لکھا کہ تم ناحق ترکوں کے ساتھ حیران ہو رہے ہو میرے پاس چلے آؤ میں تم کو یہاں عمدہ عمدہ دلوا دوں گا۔ بیٹے نے جواب دیا انشاء اللہ اپنے رسالہ کے ساتھ طرابلس کو بہت جلد آتا ہوں اور جس شخص کو میں اول قتل کروں گا وہ تم ہی ہوگی۔ باپ ایسا صاف جواب پا کر چپ ہو رہا۔ افسوس ہے کہ یہ بہادر لڑکا کچھ عرصہ بخار میں مبتلا رہ کر جان بحق تسلیم ہو گیا۔ بعض عربی اخبارات سے معلوم ہوا تھا کہ جب ترکوں نے طرابلس پر بھلی مار قبضہ کر لیا تو حسن قرمانلی گرفتار کر لیا گیا تھا لیکن پھر اسکی تصدیق نہیں ہوئی۔ ایطالویوں کو چند ہی روز طرابلس میں آئے گذرے تھے کہ حسن قرمانلی و دیگر مرا خواہاں کی رپورٹیں اس مضمون کی پیش ہوئی شروع ہوئی کہ ترکوں کے پاس کچھ سامان رسد نہیں وہ بہت جلد گرسنگی میں مبتلا ہو کر تابِ متاومت نہ لاسکیں گے۔ روم میں حوشیاں مٹائی جانے لگیں اور چند یہودی نما عربوں و طرابلس کے دیگر باراری آدمیوں کے روبرو شاہ اٹلی کا مشہور کاغذی الحاق نامہ طرابلس پڑھ کر سایا گیا۔ حنزل کیونانے یہ فرمان پڑھا اور گویا فرمان کے پڑھتے ہی الحاق ہو گیا۔ ایطالویوں نے جب یہ دیکھا کہ طرابلس خاص میں ہماری فوج نہایت آسانی سے اتر پڑی تو انکو یہ ہوس دامنگیر ہوئی کہ طرابلس کے دیگر بشادر میں بھی لگے

ہاتھوں موج اتاردی جائے - چانچہ صوبہ برفۃ الحمرا (سربیکا) میں ایطالوی موج طرابلس کے انداز پر جہازوں کی آڑ میں اتاردی گشتی اور وہن کے پرانے ترکی قلعوں پر گولوں کے فیر سے ایسی ہادری کا پیغام نام دیا کو بھونچایا گیا - تہرک اور س عازی میں ایطالویوں کے پہلے پہل اترنے پر مراحت نہیں ہوئی - لیکن ہم میں بن عازی و حص میں سخت معرکے ہوئے اور ترکوں اور عربوں نے ایسا جم کر مقابلہ کیا کہ ایطالویوں کے دانت کھٹنے ہو گئے - ایطالویوں نے حکم کی خروں کی روک نہام شروع کی لیکن باوجود اسکے بہت کچھہ جہیں نکل ہی پڑیں - ایطالویوں نے جہاں طرابلس کی چڑھائی میں اخلاق بن المللی و معاہدات کو بس پشت ڈال دیا وہاں انہوں نے حالات حکم کے صحیح صحیح منشر بہ کئے جائے میں ہلاک کے عام حقوق کو بھی پامال کر دیا - سچی جہروں کے شائع کرنے کے محس حرم پر نامہ نگاروں کو سکال دیا گیا اور ایسا قدس کیا کہ کئی معرر اخبارات کے نامہ نگار سے عاجز ہو کر واپس چلے آئے - اگر چہ ابتدا میں ترکوں کی موج بہت قلیل تھی لیکن انہوں سے آپسے عرب محاہدس کو لڑائی کے لئے اسطرح مرتب اور آمادہ کیا کہ ایطالویوں کو مار مار اپنے جہارات سے کمک اور مدد لینی پڑی - بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر جہاروں کی پناہ نہ ہوتی تو ایطالویوں کے قدم ہمیشہ کے لئے اکھڑ جاتے - اتفاق یا عیبی امداد کہتے اس حملہ کے وقت سمدر میں طودوں آجانے کے باعث ایطالوی موج اتر نہ سکی ترکوں نے ایطالویوں کو اس موقع پر ایسا دھر لیا کہ پانچسو ایطالویوں کو نیست و نابود کر دیا - ابتدا ہی سے ایطالویوں کو برابر ناکامیائی ہوتی آئی - انکا خیال تھا کہ وہ بہرہ

اور داردنیلر کے ترکی بیڑہ کو تہا و بر باد کر دیں گے ۔
 انکا یہ بھی خیال تھا کہ اعراب کی طرف سے قصصہ طرابلس میں مخالفت نہ ہوگی اور یہ کہ جب طرابلس پر قبضہ کر لیا جائیگا تو اب عالی کسی نہ کسی طرح اس معاملہ کے رفع دفع کرنے پر آمادہ ہو جائیگی ۔ لیکن کوئی امید بر نہ آئی اور یہ انشاء اللہ بر آئیگی ۔ ترکی بیڑا بیروت سے نکل کر داردنیلر میں جا پہونچا اور اعراب ترکوں کی مدد کو لہڑے ہو گئے ۔ طرابلس میں ایطالویوں کو یہ خبر معلوم ہوئی کہ ترکوں کی روح میں حمیت روز بڑھتی جاتی ہے اور وہ عقبہ طرابلس پر حملہ کیا چاہتے ہیں تو ہوائی جہاز سے نگرانی کی جانے لگی ۔ اسی آئنا میں یہب سے ترکی سردار مثلا فتحی بك ۔ عبدالرحمن پاشا ۔ عدالوف پاشا ۔ حرل اور بے وعبرہ جو فن جنگ میں مہارت پیدا کر چکے تھے طرابلس کے مختلف نقاط میں بھونچ گئے اور انہوں نے فوجی جمع آوری وسیرہ کا کام نہایت اہثار نفسی سے شروع کر دیا ۔ کئی وطن پرست اپنی شادیاں اور اچھا خاصہ کاروبار ملتوی کر کے طرابلس میں آموحد ہوئے ۔ بہت سے ترکی سردار عربوں کے بھس میں طرابلس میں پھرتے اور موقع کو دیکھتے بھالتے رہے ۔ چنانچہ یہ بات طے پائی کہ طرابلس پر عام حملہ کر دیا جائے اور اس حملہ کے شروع ہوتے ہی نخلستان اور شہر کے تمام اعراب شہر طرابلس پر ٹوٹ پڑیں ۔

اس جنگ میں جہان اخلاق، بین المللی کی بہت سی خلاف ورزیاں اٹلی کی طرف سے ظہور پذیر ہوئی ہیں وہاں ایک بہت بڑی دھماکہ اٹلی کی طرف

جنگ کی
 خبریں

سے تمام مہذب دنیا کے برخلاف جنگ کے صحیح واقعات کے چھپائے جانے میں کی گئی۔ طرابلس پر حب اول بار قبضہ کیا گیا تار کاٹ دیئے گئے تھے۔ سلسلہ قائم ہو جانے پر غیر ایطالوی اجارت کے کوئی تار نہ بھیجا جاسکتا تھا۔ کئی احبار نویسوں نے اسی پسندی سے نامہ نگاری چھوڑ دی۔ ڈیلی اکسپرس کے احبار نویس ماسٹر گرافٹ کو مجبوراً علیحدہ کیا گیا۔ دو ایک نامہ نگار طرابلس سے روانہ ہو کر مالٹا پہنچے جہاں سے انہوں نے صحیح واقعات بھیجے۔ جنگ کی خبریں نہ صرف طرابلس میں محض رکمی حلقے تھیں بلکہ روما میں بھی، اور یہ پسندی غالباً اسی خیال سے تھی کہ جنگ کے صحیح حالات معلوم ہوئے سے کہیں ایطالوی رعایا میں بددلی پھل کر اندرونی ہدامی کا باعث نہ ہو۔ اکثر اسسا ہوا ہے کہ جب کہی ترکی فتح مندی کی واقعی اور صحیح خبریں آسٹریا یا حرمی یا ترکی اخبارات میں مشہور ہوئیں تو اٹلی کی طرف سے فوراً تردید کی گئی، اور اس متولہ پر کہ (دروع مصلحت آمیز) یہ اراستہ فتنہ انگیز (پورا پورا عمل کیا گیا۔ ہرچند کہ اٹلی کی طرف سے بہت کچھ نگرانی کی گئی لیکن فی الحقیقت سچ چھپائے نہیں چھپتا اور لامحالہ ظاہر ہو کر رہتا ہے۔ اٹلی میں خبروں کی نگرانی سے اور بھی تشویش بڑھ گئی۔ یہاں تک کہ جو اخبارات پہلے طرابلس پر قبضہ کر نیکیے بہت حامی تھے انہوں نے یہ لکھا شروع کیا کہ واقعات کے محض رکمنے سے انشار اور مددگار پھیلنے ہے۔ اخبار انگلستان کا کہتہ کی عبارت ذیل اس سلسلہ میں بڑھنے کے لائق ہے *

گورنمنٹ اٹلی نے خبروں کے اخفا کا جال تمام نامہ نگاروں پر پھلا دیا ہے۔ ہمیں یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ فی الحقیقت بہت سے نامہ نگار اٹلی والوں کے اعلیٰ احبار سے عاجز ہو کر طرابلس سے روانہ ہو چکے

ہیں ۔ بہ بات صحیح ہے کہ فوجوں کی روانگی انکی قوت یا کمزوری کی خبروں میں راز کی ضرورت ہے لیکن اٹلی نے جو حرکت اس بارہ میں کی ہے اس سے گویا جنگی وقایع نگار کا پیشہ ہی مسدود کر دیا گیا ہے ۔ اٹلی نہایت سخت غلطی کر رہی ہے ۔ سچی بات نامہ نگاروں کا گلا دیا نے سے چھپی ترہبگی ۔ تمام دنیا کا تعلق جنگی نامہ نگاروں کے داخل کشے جانے کی تائید میں ہے ۔ یہ صرف اس لئے کہ جنگ سے متعدد دنیا کو صحت تعلق ہوتا ہے بلکہ اس سب سے کہ جنگ کے حالات وہ بچشم خود دیکھتے ہیں ۔ اگر وقایع نگار اپنے پیشہ کے دستور پر سچے اور بڈر ہوں تو وہ پلاک پر امر حق ظاہر کر دیتے ہیں ۔ سچی بات حوالہ مزہ دار ہو یا کوڑی ہر قوم کے لئے جو جنگ میں مشغول ہو سود مند ہوتی ہے ۔ دنیا کی ساری تہذیب نامہ نگاران جنگ کی حمایت پر ہے ۔ ہر مہذب ملک کو اٹلی کی حرکت پر متعرض ہونا چاہیے *

سنٹرل نیور ایجمنٹی لندن کا نامہ نگار حاضر ہو کر مالٹا حق گوئی کی بیوپلچا اور یہاں سے اسید امر حق یعنی ترکوں کی ممانعت نامت محمدی کا حال ظاہر کیا جو اپنے موقع پر اس کتب میں درج ہے ۔ نامہ نگار موصوف صاف صاف لکھا ہے کہ نامہ نگاروں کو ممانعت ہے کہ اٹلی کے نصاں اور ہزینت کی خبریں اخباروں کو ہرگز نہ بھیجیں ۔ بہتوں سے حلف لیا گیا مگر مین نے حلف لینے سے انکار کیا اسواسطے طرابلس سے مالٹا آ کر تار دینے کی ضرورت محسوس ہوئی ۔ اخبارات ” نیویارک ورلڈ “ اور ” برلن اتریجر “ جیسے منتشر اخبارات کے نامہ نگاروں نے ایطالوی حرکات سے عاجز آ کر اپنا اپنا اجازہ نامہ جہل کیبوا کے حوالہ کر دیا ۔ یہاں کیا گیا ہے اٹلی مین

خبروں کی نگراں اس سبق کا نتیجہ ہے جو حبشہ کی جنگ سے
ایطالیوں کو حاصل ہوا۔ کہا جاتا ہے جنگ کے حالات جو ایطالوی
احبار نویس اپنے ملک کو بھیجتے تھے اسکی ذل فرانس والے کر لیتے
تھے اور پھر ان سے خبریں ملک شاہ حبشہ کو پہنچ جاتی تھیں
جس سے وہ اٹلی والوں کی تدبیروں کو الٹ دیتا تھا۔ لیکن یہ قصہ
جیسا کہ طاہر ہے بالکل مہمل اور ایک کمزور عصا ہے جو ایطالویوں
نے اپنے فعل کی قوت میں ڈھونڈ کر نکالا ہے۔ چنانچہ اٹلی کے
وریر اعظم نے حکم دے رکھا ہے کہ اگر کوئی شخص ایسی خبر شایع
کریگا جس سے ایطالوی فوج کو صدمہ پہنچے گا اندیشہ ہوا تو
گورنمنٹ پانچ ہزار فرانک (ایک فرانک برابر ہے نو آہ کے) مجرم
پر جرمانہ کریگی یا اسے ۱۵ ماہ کی قید سخت دیگی۔ چنانچہ اخبار
نویسوں نے بعض الفاظ معہود دہی کے قرار دے لئے جسے انگریزی
اصطلاح میں کوڈ کہتے ہیں۔ مثلاً وہ تار دیتے تھے کہ ہزار نارنگیان
(سارا کوز) سے روانہ ہوئیں جسکے یہ معنی تھے کہ پانچہزار ترک
طرابلس کو روانہ ہوئے۔ لیکن بعد میں جب نارنگیوں کا حال کھل گیا
تو پھر حس تار میں نارنگی کا لفظ ہوتا تھا وہ تار روک لیا
حادثا تھا۔ اخبار نویسوں نے مجبور ہو کر اپنے تار سرحد اٹلی کے
قرب (چپاسو) کو روانہ کئے جن سے تار (میلان) کو بذریعہ ٹیلیفون
بھیجے جانے لگے۔ ان تاروں کا مصموم اس طرح سے مرتب ہوتا
تھا گویا انگلستان سے آئے ہیں۔ طرابلس و دیگر مقامات طرابلس
کے رام اسکورڈ - کبج وغیرہ مشہور مقامات مرص کر لیے گئے
تھے۔ ہوائی جہاز کے معی اسکوڈرن جہازات کے اور موٹر کار
کے معی موج کے قرار دئے گئے تھے۔ پٹرول اور موٹر کے
متعلق دیگر الفاظ سے یہ مراد ہوتی ہی کہ گولہ باری اور جنگ

خبروں کی نگراں اس سبق کا نتیجہ ہے جو حبشہ کی جنگ سے
ایطالیوں کو حاصل ہوا۔ کہا جاتا ہے جنگ کے حالات جو ایطالوی
احبار نویس اپنے ملک کو بھیجتے تھے اسکی ذل فرانس والے کر لیتے
تھے اور پھر ان سے خبریں ملک شاہ حبشہ کو پہونچ جاتی تھیں
جس سے وہ اٹلی والوں کی تدبیروں کو الٹ دیتا تھا۔ لیکن یہ قصہ
جیسا کہ طاہر ہے بالکل مہمل اور ایک کمزور عصا ہے جو ایطالویوں
نے اپنے فعل کی قوت میں ڈھونڈ کر نکالا ہے۔ چنانچہ اٹلی کے
وریر اعظم نے حکم دے رکھا ہے کہ اگر کوئی شخص ایسی خبر شایع
کریگا جس سے ایطالوی فوج کو صدمہ پہونچے گا ابدشہ ہوا تو
گورنمنٹ پانچ ہزار فرانک (ایک فرانک برابر ہے نو آہ کے) مجرم
پر جرمانہ کریگی یا اسے ۱۵ ماہ کی قید سخت دیگی۔ چنانچہ اخبار
نویسوں نے بعض الفاظ معہود دہی کے قرار دے لئے جسے انگریزی
اصطلاح میں کوڈ کہتے ہیں۔ مثلاً وہ تار دیتے تھے کہ ہزار نارنگیان
(سارا کوز) سے روانہ ہوئیں جسکے یہ معنی تھے کہ پانچہزار ترک
طرابلس کو روانہ ہوئے۔ لیکن بعد میں جب نارنگیوں کا حال کھل گیا
تو پھر حس تار میں نارنگی کا لفظ ہوتا تھا وہ تار روک لیا
حادثا تھا۔ اخبار نویسوں نے مجبور ہو کر اپنے تار سرحد اٹلی کے
قرب (چپاسو) کو روانہ کئے جن سے تار (میلان) کو بذریعہ ٹیلیفون
بھیجے جانے لگے۔ ان تاروں کا مصموم اس طرح سے مرتب ہوتا
تھا گویا انگلستان سے آئے ہیں۔ طرابلس و دیگر مقامات طرابلس
کے رام اسکورڈ - کبج وغیرہ مشہور مقامات مرص کر لیے گئے
تھے۔ ہوائی جہاز کے معی اسکوڈرن جہازات کے اور موٹر کار
کے معی موج کے قرار دئے گئے تھے۔ پٹرول اور موٹر کے
متعلق دیگر الفاظ سے یہ مراد ہوتی ہی کہ گولہ باری اور جنگ

گھٹے حسب ذیل ہیں - » ۳۰ ستمبر کو بروز شنبہ الڈر شاٹ مین
 جنگ کی خبر معلوم ہوئی - دو شنبہ کو انگلستان سے میدان جنگ لو
 مین روانہ ہوا اور یکم جنوری سے ۱۹۱۲ کو پھر لندن میں پہنچا -
 یہاں واپس آکر مجھے معلوم ہوا کہ انگلستان ملکہ تمام یورپ شمال
 افریقہ یعنی طرابلس کے حالات سے اب تک بالکل ناواقف ہے -
 مجھے ترکی اور ترکوں کے ساتھ ہمیشہ دلچسپی رہی ہے - الڈر شاٹ
 کے امیروں میں سے فقط میں نے طرابلس میں ترکوں کے ساتھ
 جنگ میں شریک ہونے کا تصفیہ نہیں کیا بلکہ ہم لوگوں میں
 سے کئی ایک کو یہ خیال ہوا کہ جنگ کی نوبت ضرور
 آجائے گی - لہذا ہم لوگوں نے مشورہ کر کے تحویزیں سوج رکھیں
 اور جب روسی کا وٹ آگیا تو ہم لوگوں نے کچھ تساہلی نہیں
 کی - شنبہ کو بوقت سہ پہر میں موٹر گاڑی میں شہر کی
 طرف روانہ ہوا اور ترکی سیر کیر مین لندن سے ملا -
 ضروری کاعذات مجھے یکشنبہ کو مل گئے - دوشنبہ کی صبح کو
 من (مارسیلر - سیکس - تونس) جانے کے لئے روانہ ہو گیا -
 میرا ایک ساتھی مجھے سے ایک دن پہلے روانہ ہو گیا تھا اور میرے
 کئی ملاقاتی اٹلی اور طرابلس ہو کر پہلے روانہ ہو گئے تھے -
 اسوقت طرابلس پر ایتالیوں کی طرف سے گولہ باری نہیں ہوئی تھی -
 کئی کے انتظار میں مجھے جاردن تک مارسیلر میں ٹھہرنا پڑا
 اور پھر (سیکس) پہنچکر دس یوم تک توقف کرنا پڑا - تونس
 پہنچکر میں نے خود کو وقایع نگار بیان کرنا شروع کیا اور
 ان طرابلس تک پہنچنے کے متعلق بہت محنت و جستجو سے
 تمام باتیں معلوم کرتا رہا - سیکس مین فرانسیسی حکام کی
 طرف سے بے طرفداری کے قواہظ کی کچھ نگرانی کی حالت

تھی اور طرابلس حائفے کے ذرا سے بھی اشارہ پر عرب بہت جوش زدہ ہو سکتے تھے - آخر کار بیش قرار مردوری دینے پر ایک شخص مجھے ایسا ملا جسے روارہ تک مجھے کشتی میں بھونچا دینے کا وعدہ کیا - رواسگی کے قتل میں نے گورنر سفکس سے ملاقات کی اور وقایع نگار اخبار بتلا کر سرحد سے عبور کرنے کی اجازت چاہی - لیکن جیسا کہ میرا خیال ہے انگلستان سے میرے باب میں ذکر مذکور ہوا ہوگا - گورنر نے یہ نصیحت کی کہ میرا انگلستان واپس جانا مناسب ہے - تین چار دن تک جہاں میں جاتا فرانس کے حقہ پولیس میرے پیچھے پیچھے ہونے لگی - یہ مناسب معلوم ہوا کہ ان عقلمند حثلمیوں کو اس معاملہ سے خبردار نہ کرنا چاہئے - چاہے میں نے تمام مال و اسباب اسگریزی اسٹیمر پر روانہ کر دینے کا بہانہ کیا اور جو حنیہ میرے ساتھ تھے اس چکمہ میں آگئے اور انہوں نے یقین کر لیا کہ میں گورنر سفکس کی رائے پر عمل پیرا ہو کر انگلستان واپس جا رہا ہوں - سوڈل نیور کے خاص نامہ نگار مڈل سینگس رائٹ سے سفکس کے ایک قہوہ خانہ میں ملاقات ہوئی - حکام نے انکے ساتھ بہت دشواریاں پیدا کر رکھی تھیں اور وہ ترکوں تک بھونچ جانے سے گویا محروم ہو چکے تھے - میں نے ان سے کہا کہ آپ میری کشتی میں میرے ساتھ چلیں - آدھی رات کو حکمہ سفکس والے اس خیال میں تھے کہ ہم لوگ انگریزی اسٹیمر میں بھونچ گئے ہر گز - ہم لوگ بوقیمش کے سفر کو روانہ ہو گئے - بوقیمش میں اتر کر ہم لوگوں نے ارنٹ کرلیہ پر لیے اور زوارہ کو چلے - اسوقت ایتالیوں نے طرابلس کو گھیر رکھا تھا اور اب جو اسکے مملوک حثکی ر بھونچ گئے تھے میں

ابطالوں کا کچھ خوف نہ تھا۔ زوارہ بھوپچکر ہملوگون نے موسیٰ نے کو اپنی آمد کی اطلاع دی۔ انہوں نے فوراً بلوایا اور جب من نے اپنی کیفیت بیان کی تو انہوں نے بہت دلی شکر یہ ادا کر کے ہمارا حبر مقدم کیا۔ موسیٰ نے اور انکے ساتھیوں نے موانع کا خیال کر کے ہملوگون کا طرابلس بھونچ جانا معرے سے کم نہ سمجھا اور ہماری دعوتیں کیں۔ اسکے دوسرے دن بعد ہملوگ قسطنطنیہ سے آئے ہوئے دو مہوٹوں کے پاس گئے جو یہاں جنگ مندرس کا وعظ کہہ کر لے آئے تھے۔ انہیں سے ایک کا نام وومی ہے تھا۔ انکے ساتھ ایک ترکی افسر عبدالقادر ہے نامی تھے اور یہ ہمارے گہرے دوست ہو گئے۔ آخر کار یہ طے پایا کہ ہم سب لوگ صدر مقام کو روانہ ہوں۔ حادثات تک ہمارے ساتھ، ۱۲ سوار نگرانی کے لئے موجود تھے۔ لیکن یہاں بھوپچے پر ایک تار صدر مقام سے اس مضمون کا بھوپچا کہ مجھے اور مسٹر رایت کو زوارہ واپس بھیج دیا جائے۔ ترکوں کا سلسلہ خبر رسائی عہدہ اور تیر تھا۔ کیونکہ دو انگریزوں کے آمد کی خبر ہمارے بھونچنے کے قبل ہی بھونچ چکی تھی۔ جہاں تک میرا تعلق تھا وومی نے اس دقت کو حل کر دیا اور میدان جنگ کی کیفیت لکھ بھیجی۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ صدر مقام میں آنے کی مجھ کو اجازت دی گئی۔ اللہ بچائے رایت کو روانہ بھیج دیا گیا۔ اور اسکے بعد پھر اسے ملاقات نہیں ہوئی۔ ہم اپنے دوست سے جو واقعی نہایت خلیق تھے بہت افسوس کے ساتھ رخصت ہوئے کہ وہ میرے روابط اسکے ساتھ اس زمانہ میں بہت دوستانہ ہو گئے تھے۔ اسکے بعد پھر اس دوست سے جب ملاقات ہوئی اسکا تذکرہ آگے آئیگا۔ ہمارے لئے رفیق عبدالقادر نے ہمیں اور بڑے لائق آدمی تھے جنہوں

ابطالوں کا کچھ خوف نہ تھا - زوارہ بھونچکر ہمارے گون نے موسے نے
 کو اپنی آمد کی اطلاع دی - انہوں نے فوراً بلوایا اور جب
 من نے اپنی کیفیت بیان کی تو انہوں نے بہت دلی شکریہ ادا کر کے
 ہمارا حیر مقدم کیا - موسیٰ نے اور انکے ساتھیوں نے موانع
 کا خیال کر کے ہمارے گون کا طرابلس پہنچ جانا معرے سے کم نہ سمجھا
 اور ہماری دعوتیں کیں - اسکے دوسرے دن بدد ہمارے قسطنطنیہ
 سے آئے ہوئے دو معوثوں کے پاس گئے جو یہاں جنگ مقدس کا
 وعظ کہنے کے لئے آئے تھے - انہیں سے ایک کا نام وومی ہے تھا -
 انکے ساتھ ایک ترکی افسر عبد القادر ہے نامی تھے اور یہ ہمارے
 گہرے دوست ہو گئے - آخر کار یہ طے پایا کہ ہم سب لوگ
 صدر مقام کو روانہ ہوں - حادثات تک ہمارے ساتھ ۱۲ سوار
 نگرانی کے لئے موجود تھے - لیکن یہاں بھونچے پر ایک تار صدر
 مقام سے اس مضمون کا بھونچا کہ مجھے اور مسٹر رایت کو زوارہ
 واپس بھیج دیا جائے - ترکوں کا سلسلہ خیر رساں عمرہ اور تیر تھا -
 کیونکہ دو انگریزوں کے آمد کی خبر ہمارے بھونچنے کے قتل ہی
 بھونچ چکی تھی - جہاں تک میرا تعلق تھا وومی نے اس دقت
 کو حل کر دیا اور میدان جنگ کی کیفیت لکھ بھیجی - اسکا نتیجہ
 یہ ہوا کہ صدر مقام میں آنے کی مجھکو اجازت دی گئی - اللہ
 بیچارے رایت کو روانہ بھیج دیا گیا - اور اسکے بعد پھر اسے
 ملاقات نہیں ہوئی - ہم اپنے دوست سے جو واقعی نہایت خلیق تھے
 بہت افسوس کے ساتھ رخصت ہوئے کیونکہ میرے روابط اسکے
 ساتھ اس زمانہ میں بہت دوستانہ ہو گئے تھے - اگلے بعد پھر اس
 دوست سے جب ملاقات ہوئی اسکا تذکرہ آگے آئیگا - ہمارے لئے
 رفیق عبد القادر ہے تھے اور یہ بڑے لائق آدمی تھے جنہوں

سردار محمد رفعت
سردار محمد رفعت
سردار محمد رفعت
سردار محمد رفعت



ترکی کے نامور سردار جنہوں نے طرابلس میں اٹلی کا مونہہ موڑ دیا
دھنی طرف سے (۱) کرنل رؤف پاشا (۲) برگینڈ ڈیر جنرل زہدی پاشا
(۳) کرنل رفعت پاشا (۴) عبدالرحمن پاشا

ہڈ کوارٹر میں جب ہملوگ بھونچے ہلوگوں نے بڑے ٹھاٹ سے قواعد کی ۔ میں دو ترکی اسروں کے ساتھ آگے بڑھا اور یہاں نشات بے سہمہ سالار انواع و میر پاشا سے مبری معرفی کرائی گئی ۔ نشات بے سے ملکر میں بہت متاثر ہوا ۔ یہ وہ افسر ہیں جو کسی شے سے نہیں ڈرتے ۔ ہر قسم کی خبر چاہے اچھی ہو یا بری وہ سب کو بے تعلقی اور خندہ سراہی سے سن لیتے تھے ۔ مضبوط جسم کے بستہ قد واقع ہوئے ہیں ۔ ہر جگہ کہ اسوقت انکے پاس قلیل فوج تھی لیکن وہ اسوجہ سے بد دل نہ تھے کہ انکی قوت شمار کے اعتبار سے گو کم تھی لیکن شجاعت و مردانگی و مستقل سراہی میں کہیں زیادہ تھی ۔ ترکی سپاہیوں کا لباس یورپین وضع کا خاکی تھا ۔ وہ نہایت چست و جالاک معلوم ہوتے تھے اور اگر اسکے سر پر ترکی ٹوپیاں نہ ہوں تو دور سے یورپین ہی معلوم ہوں ۔ مجھے اچھی طرح معلوم ہو گیا ہے کہ بہتریں انگریزی سپاہیوں سے ہی زیادہ ترکوں میں استقلال کا مادہ موجود ہے ۔ ان سپاہیوں نے بہت سہمت تکالیف کو عجیب و غریب طور پر برداشت کیا تھا اور اپنے حوش کے باعث سب کے سب بغاوت نظر آنے لگی تھی ۔ عربوں کا حال اللہ جدا گانہ ہے ۔ انہیں باقاعدہ جنگی تعلیم نہیں انکے شیوخ نے جو کچھ انہیں قواعد سکھلائے وہ گویا ٹرھنے اور حملہ کرنے کے متعلق محدود تھی ۔ عربوں پر جنگ کا خون سوار تھا ۔ طرابلس کی گولہ باری کا بدلہ لینے پر وہ نلے ہوئے تھے ۔ میرے بھونچنے کے دو دن قبل عربوں نے ایتالیوں کو بہت نقصان کے ساتھ پسپا کر دیا تھا اور سب کے سب بہت ہی خوش تھے ۔ اسوقت ایتالیوں کا مقدمہ الجیش ہنی میں تھا ۔ میرے بھونچنے کے ایک دن بعد ترکوں

ٹا ہڈا کوارٹر عزیزہ میں آگیا ۔ یہاں میرا قیام دو دن تک
 رہا جہاں مجھکو ابطالویوں اور ترکی فوجوں کی نقل و حرکت
 سمجھائی گئی اور کسریٹ کا بھی حال بتلایا گیا ۔ ترکوں کا کسریٹ
 نہایت عمدہ تھا ۔ اسی زمانہ میں فتحی بے جو دائیں بازو کی
 کان میں تھے سوق الجمہ سے آپھوچے اور اسکے ساتھ میرے
 والے ابن میں مجھے چلے جانے کا حکم دیا گیا ۔ یہاں سے
 طرابلس خاصہ مل تھا اور یہاں میں کپتان ہونی کے ساتھ
 شامل ہوا لیکن اسوس ہے کہ بعد کی جگہ میں وہ منقول ہوئے *
 سوق الجمہ العریض میں میدان جنگ میں آپھوچا اور اسکے
 دوسرے ہی دن لڑائی کا پہلا موقع ہوا ۔ دوسرے
 دن صبح کو سوق الجمہ میں جنگ کی تیاریاں ہونے لگیں ۔
 آفتاب کھجوروں کی پشت سے طلوع ہو رہا تھا مگر جنگی ضروریات
 کے باعث ہم لوگ اس منظر کو عرصہ تک نہ دیکھ سکے اور
 ہم تنہا کے لئے مستعد ہو گئے ۔ ہمارا ابطالویوں کے بازو
 پر جو یہاں سے نصف میل تھا حملہ کرنے کا ارادہ تھا ۔ سمندر کے
 ساحل سے نخلستان ہو کر صحرا تک اور پھر صحرا سے سمندر کے
 کنارے تک ابطالویوں نے اپنی لینیں قائم کی تھیں ۔ سوق الجمہ سے
 طرابلس تک ریگستان سڑک جاں ہے ۔ سڑک کیا معنی ایک
 گلی ہے جسکے چاروں طرف خاردار چھاڑیاں ہیں۔ ایک عرب حاسوس
 کی خبر پر جسے ہم لوگوں نے مدد کو جانچ نہ لیا حملہ کر کے
 اس سڑک سے ہم لوگ ابطالویوں پر حملہ کرنے کو بڑھے ۔ عرب
 حاسوس اناڑی تھا اور اگرچہ اسنے ہم لوگوں سے مرید نہیں کیا
 لیکن اسنے ابطالوی فوج کا رخ بیان کرنے میں سخت غلطیاں کیں ۔
 پتھر کبی شک و شبہ کے ہم لوگ روانہ ہوئے ۔ ہمارے ساتھ

کپتان ہوں تھے اور ہم دونوں آگے آگے جارہے تھے ۔ کپتان ہوں
ایک عرب کپتان تھا جس نے قسطنطنیہ کے جنگی کالج میں تعلیم پائی
تھی وہ بڑا بہادر سپاہی اور پھرتیلا اور بالکل فائر تھا ۔ ترکی
نظام فوج کی آدمی ڈالین اور پشدرہ سو عرب ہمارے ساتھ تھے
اور سب کے سب موزر رفلوں سے مسلح تھے ۔ قل اسکے کہ
ہماری فوج بڑھے کپتان ہوں نے باوازا بلند عربی میں دعائے
مانگیں حسبر ترکی سپاہی اس طرح ہم آواز ہوئے کہ یہ موثر آواز
فوج کے آخری حصہ تک عربوں میں گذر چلی گئی ۔ کوچ کرنے
ہوئے پانیچ منط گذرے ہونگے کہ ہم لوگوں نے کھجوروں میں
بہت سے اطالویوں ترکوں اور عربوں کی لاشیں دیکھیں جو چند
دن قبل والی لڑائی میں مقتول ہوئے تھے ۔ بلا تیز قومیت احساد
سے کپڑے وغیرہ عربوں نے نکال لئے تھے ۔ عربوں کی یہ عادت
ہے کہ وہ میدان جنگ میں کوئی چیز سڑنے یا ضائع ہونے کو
رہنے نہیں دیتے ۔ عربوں میں سے جو مقتول ہوتا تھا اسکی تمام
چیریں نہایت احتیاط سے اسکے عزیزوں کے پاس بھیج دی جاتی تھیں
اور دشمنوں میں سے جو مقتول ہوتا تھا اسکی جائیداد قاتلوں کی
ملک قرار پاتی تھی ۔ اگرچہ لاشیں آفتاب کی حرارت سے بگڑ
گئی تھیں لیکن بعض بعض لاشوں میں وحشیانہ حرکتوں کے نشان
پائے جاتے تھے ۔ مثلا بعض عربوں کی لاشوں کے چہرے جلا کر
نگاڑ دیے گئے تھے ۔ معلوم ہوتا تھا کہ کسی قسم کا تیل انکے
پہرے پر ڈال کر جلا دیا گیا تھا ۔ بعض مرتبہ یہ دیکھا گیا تھا
کہ مردہ ابطالوی سپاہیوں کی انگلیاں انگوٹھی کی خاطر کاٹ ڈالی
گئیں تھیں ۔ لیکن میں نے اسوقت اور کوئی بات قطع و برد کی
نہیں دیکھی ۔ ہم لوگ برابر آگے بڑھتے جاتے تھے ۔ میری طبیعت

بہت گھبرا رہی تھی کہ یکایک بغیر کسی انباء کے ہم لوگوں پر ۵۰ گرجے واسلہ سے میر ہونے لگا۔ چار میکسم توہیں سڑک کے موڑ پر ساحل کے پیچھے لگی ہوئی تھیں۔ ہم لوگ واقعی بیڈھب پھنس گئے تھے اور اسکی وجہ یہ تھی کہ ہم لوگوں نے اپنے عرب جاسوس کے بیان کو کہ سڑک صاف ہے بلا حمت صحیح تسلیم کر لیا تھا حتیٰ کہ ہم لوگوں نے اگلا گارڈ بھی ہاں رکھا تھا۔ ہم لوگ زمیں پر چت لیٹ گئے۔ حھاڑیوں کی آڑ سے ہمیں کچھ خاصیت ملی لیکن ایک عرب اور ایک ترک زخمی ہوا۔ میرے کوٹ کو چھینتی ہوئی ایک گولی نکل گئی۔ عرب زخمی ہوا اسے گیارہ گولیاں کھائی تھیں۔ اس ناگہانی حملہ سے میرے ہوش و حواس جاتے رہے۔ کان پڑی آواز سنائی نہ دینی تھی اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ اب پچھنے کی کوئی آس باقی نہیں رہی۔ چند منٹ تک نقل و حرکت کا کوئی حکم نہیں دیا گیا جسکا میں بہت مشکور ہوں۔ کپتان ہوں نے اس نازک موقع پر بہت استقلال اور تحمل سے کام لیا اور ابطالیوں کو میکسم توپوں کے دائیں بائیں میں دیکھکر مجھکو یہ حکم دیا کہ پیچھے کی طرف مڑکر سپاہیوں کو دائیں بازو پر لے آؤ تاکہ قوس کی شکل بناکر اگر بن پڑے ابطالیوں کو گھیر لیا جائے۔ کپتان ہوں نے اپنے سپاہیوں کو لیسکر اسی مقام پر جمے رہے تاکہ وہ آگے نہ بڑھے پائین۔ اس حرکت سے ہم لوگ ابطالیوں لینوں پر بھونچ گئے اور ایک گھنٹہ کامل تک گھمسان لڑائی ہوئی رہی۔ بڑی توپوں سے اس جنگ میں گولے نہیں چلانے گئے لیکن فیروں کی پھد بوجھا ہوئی۔ ابطالوی اور ترکی و فلول کی بیرونی کا فرق نمایاں تھا۔ ابطالیوں کی طرف سے پتلی

گولیاں استعمال ہوتی تھیں جن پر نکل چڑھا ہوتا تھا۔ ان گولیوں سے عربوں کو کاری زخم نہ پہونچتا تھا۔ عرب تھوڑا تیل زخم پر ڈالکر تھوڑی حاک جھڑک دیتے تھے اور پھر سابق کی طرح مو حاتے تھے۔ ہم لوگوں کی گولیاں موٹی قسم کی موزر والی تھیں جو ملائم سیسے سے ڈھالی گئی تھیں۔ ایک گھنٹہ کی لڑائی میں میرا حوف و ہراس بالکل جاتا رہا اور میں نے یہ سمجھ لیا کہ میدان ہو یا بھاڑ کی پشت ہر جگہ گولی لگ سکتی ہے۔ ایک گھنٹہ کے بعد ہم لوگوں کو معلوم ہوا کہ ابطالوی آہستہ آہستہ پیچھے ہٹے اور حکم پوری کرنے والے سپاہی ۲۰ قدم کے فاصلہ سے میسرہ کی جانب بڑھے اور باقی ابطالوی سپاہی بھی بارگشت کرنے لگے۔ مجھ سے ایک ڈاکٹر کے لڑکے نے جو سرخٹ تھا اور میرے لئے ترحاں کا کام دیتا تھا یہ بیان کیا کہ ابطالیوں کی اس بارگشت کو سمجھکر عربوں نے حملہ کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ میری رائے میں یہ مناسب معلوم ہوا کہ ایسے موقع پر ابطالیوں پر ٹوٹ پڑنا بہت مناسب ہوگا۔ چالیہ میں نے عربوں کو دھاوے کا حکم دیدیا۔ حکم کا دینا تھا کہ بغیر کسی توقف کے اعراب اپنے لباس بلکہ رملین پھینک عجیب و غریب وضع کے خنجر اور چھری نکال ابطالیوں پر تل پڑے۔ ان عربوں میں ایک طویل القامت عرب ۶ فٹ ۸ انچہ لمبا تھا جسکے پاس اسی کے قد برابر لمبی ذوالفقار تھی۔ وہ رمل اور کل و عبرہ پھینک موقع کا انتظار کرنے لگا۔ اسکی کمر میں صرف ایک کپڑا تھا۔ میں عربوں کی تیز قدمی کا کچھہ حال سن چکا تھا۔ میں ۶ ترکی سپاہیوں کو لیکر آگے بڑھا لیکن ہم لوگ بس گز بھی آگے نہ بڑھے ہوئے کہ چاروں طرف سے اعراب شور مچاتے اور خرگوش کی

طرح جست کرتے ہوئے آگے کو بڑھ آئے - میں ایتالیوں کے بالکل قریب پہنچ گیا اور تھوڑے فاصلہ کی رد پر مین نے اپنی موزر خالی کی - ایک عجیب قسم کا ہنگامہ برپا تھا - مجھے اپنی رمل کے دوبارہ بھرنے کا موقع نہ ملا - تقریباً دو منٹ تک میرے ہوتے رہے اور حیدر ایتالوی ہم لوگوں کے سامنے تھے سب کے سب اپنی اپنی جاذبیں پھا کر بھاگے - جس طرف میں لڑ رہا تھا ۲۳ ایتالوی مرے پڑے تھے - انہیں ایک ایتالوی امیر بھی تھا جسکو مذکورہ بالا طویل القامت شخص نے اپنی ذوالبقار سے نثار کر دیا تھا - معلوم ہوا کہ اس شخص کی تلوار کی ایک ہی ضرب نے اس ایتالوی کی گردن بائیں بازو سمیت کاٹ کر الگ کر دی تھی - جب ہم لوگ ایتالیوں کو بھاگ رہے تھے دشمنوں نے اس سڑک کو جہاں کپتان ہونی تھے عبور کرنا چاہا لیکن کپتان ہونی نے ایتالیوں کو خرگوش کی طرح جن جن کر مار ڈالا - ۶۷ رملیں ہم لوگوں کے ہاتھ آئیں - اس لڑائی میں تقریباً ۶۰ ایتالوی مارے گئے اور ہمارے ۱۶ مقتول ہوئے - ہماری اس فتح کا حال مسٹر والدٹون سنٹرل نیوز ایجسی کے نامہ نگار نے مالٹا سے بھیجا تھا جسکو مین نے حال میں پڑھا ہے - یہ واقعہ شہر مین عربوں کی برانگیختگی کے کچھہ قبل کا ہے - جیسا کہ مسٹر والدٹون نے لکھا ہے یہ برانگیختگی خارج سے کی گئی تھی - اس کا حال یوں ہے کہ کچھہ عرب جو میرا حکم ٹھیک طور پر نہ مانتے تھے شہر طرابلس پر چڑھ دوڑنے پر مصر ہوئے - مگر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انکے پیچھے ایتالوی آ پڑے اور انہیں لڑنا پڑا - ۱۴ عرب بہت سخت زخمی ہوئے مگر اسکے ساتھیوں نے انہیں چھپا ڈالا تھا - چونکہ وہ لوگ واپس نہ آ سکتے

تھے شہر طرابلس میں پہنچے اور وہاں کے عرب ناشدون کو ابھارا۔
 تقریباً ۱۵۰ عرب طرابلس میں داخل ہو گئے تھے۔ ایک یہودی کو
 ان چودہ رحیموں کا حال کیس طرح معلوم ہو گیا۔ اسے کچھ لیکر یہ حال
 ایطالوی حائل کے ہاتھ فروخت کیا۔ ان عربوں کو شہر میں لا کر
 ہسپتال میں رکھا گیا اور جب وہ بالکل تندرست ہو گئے تو پندرہ
 رور کے بعد معاونت کا اہر الزام لگا کر پھانسی دیدی گئی حالانکہ
 ان سے ایک نے ہی عداوت میں آنکلی تک اٹھائی تھی *

عربوں کی دلچسپ
 ترکیب سے
 ایطالوی شکست
 مہم لوگ حوش حوش اپنے کپ کو واپس آئے
 اور جی بھر کر کھانا کھایا۔ کھانے سے فراغت
 پانے کے بعد۔ کوئی ۶ عرب بہت سی رسیدیں

لیکر ایک خاص کام کو سنبھالے یہی چھوٹی چھوٹی
 رسیدوں سے ناگ بھنی کی شاموں کو ماندھکر ایک بڑے رستے سے
 حوڑ دیا اور اپنے کام میں مشغول ہوئے۔ اندھیری رات کو ہم لوگ
 توپوں کی گھن گرج آوار سکر چونک پڑے۔ فتنی ہے، کبتاں ہوں
 سب کے سب متح ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے کہ یہ تھوڑے فاصلہ
 سے شدید گولہ باری کیوں ہو رہی ہے۔ ہم لوگ یہ ڈرے کہ کہیں
 ایطالوی شب کے وقت ہم لوگوں کو گھیر کر صاف تو کر دینا
 نہیں چاہتے۔ کپ کے کنارے بھونچکر ہم لوگوں نے عربوں کو بالو
 میں لپٹے ہوئے دیکھا خاکے منہ میں بالو بھر گیا تھا۔ جب ہم
 لوگوں کو اس ترکیب کا حال معلوم ہوا تو ہستے ہستے پیٹ میں ہل
 پڑ گئے۔ کھجور کے ایک درخت کے پچھے گیارہ برس کا ایک لڑکا
 رستے کو ہاتھ میں لٹے ٹھہکی دے رہا تھا اور یہ ٹھہکی نہایت
 ہوشیاری اور ترکیب سے اس طرح دی جاتی تھی کہ کل جھاڑیوں
 کے ہلنے سے ایسی آواز آتی تھی کہ گویا کوئی موج چب چاب

حملہ کرنے کو بڑھ رہی تھی۔ آہٹ یا کر یا ہلنی ہوئی جھاڑیوں کو سپاہیوں کا سر سمجھکر ایطالوی سنتریوں نے ایسی موج کو ہوشیار کر دیا تھا اور تمام موج دشمن کے مقابلہ کو اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ چہ گھنٹہ تک ایطالوی میر کرتے رہے لیکن اس میر میں ایک شخص بھی نہ مرا۔ صبح کو ایطالویوں کو گولہ باروت کی قلت محسوس ہوئی۔ صبح کو فتحی بی نے ایطالویوں پر عام دھاوا بول دیا اور اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایطالویوں کے قدم میدان سے اکھڑ گئے اور بہت سخت نقصان کے ساتھ بھاگ دیئے گئے۔ اس جنگ کی خبر روما کو حسطح بھیجی گئی ملاحظہ فرمائے وہ یوں تھی۔ ”رات کے وقت کھجوروں میں ہل چل معلوم ہوئی ہمارے سپاہیوں نے زور و شور سے گولے برسائے دن نکلنے پر عرب اپنے سارے زخمیوں اور مردوں کو لیسکر بھاگ گئے۔ مقتول اور مجروح کی تعداد یقیناً بہت ہے،“ *

اب میں مفصل طور پر ان قصائیوں کا ذکر کرتا ہوں جو ایطالویوں نے مغلستان میں عربوں کے ساتھ قصابی و قتل عام کیں اور جو میرے صلہ میں خود آئی ہیں۔ میں یہ بھی بیان کرونگا کہ میں نے سنٹرل نیوز ایجنسی کو کیونکر ان قصائیوں کے برخلاف اپنا دستخطی اعتراض تار کے ذریعہ سے بھیجا۔ میں اوپر ایطالویوں کی بر جیوں کا تذکرہ کر چکا ہوں لیکن آتش گیر روغن سے ہمارے آدمیوں کے چہرے بگاڑ دینا اور مذکورہ ۱۴ عربوں کو پھانسی دیدینا اس وحشیانہ مظالم کے مقابلہ میں جو ہم نے موت کے مغلستان میں مشاہدہ کیا کچھ بھی نہیں ہے۔ ایطالوی لینن پر جیسا کہ اوپر بیان ہوا روز بروز ہماری طرف سے حملہ ہوتا تھا اور دن میں عموماً دوسرے ہلکے حملہ آور ہوتے تھے۔

اس قسم کی جنگ سے دشمنوں کے چہکے جھوٹ گئے۔ ہملوگوں نے انہیں کمی سونے کا موقع نہیں دیا جس سے انکے اعصاب پر بی خوابی کا ایسا اثر پڑا کہ وہ ہر طرح سے ہمت اور دھشت زدہ ہو گئے۔ ایتالیوں میں بھلا یہ کہاں حرأت تھی کہ وہ افغانستان کے آگے بڑھ کر ہمارا مقابلہ کرنے لیکن وہ اعراب طرابلس کی فرضی مساوت اور حملہ آوری کے موقع پر ان کی دوستی پر بیجا بھروسہ کرنے کے باعث دیوانے ہو گئے تھے۔ عربوں کے ساتھ ایتالیوں کی نئی محنت ایک لمحہ میں صحت نفرت سے بدل گئی جسے تہذیب کو اس طرح بدنام کیا اور اٹلی کی شہرت میں ایسا کلنگ کا ٹیکا لگایا جو امتداد زمانہ سے جلد زائل نہ ہوگا *

جنگ کو شروع ہوئے تقریباً ایک مہینہ گذرا ہوگا کہ دہلی نے نے مختصر پیمانہ پر حملہ کر دینے کے احکام صادر کئے۔ چار افسروں کو چار متفرق مقامات سپرد کئے گئے۔ ہر افسر کے پاس پانچسو سے ۶ سو عرب اور ایک یا دو ترکی پیدل فوج کی کمان تھی۔ صبح ۸ بجے سے ۴ بجے تک بھر مکہ میں اپنے ساتھیوں کو لیکر لڑتا تھا۔ بیچ میں کھانے کی خاصی مہلت مل جاتی تھی۔ کونکہ ہم لوگ حسا چاہتے ویسا کر لیتے تھے۔ جس مقام تک ہم ایتالیوں کو بھگا دیتے تھے وہ وہیں کے وہیں رہ جاتے تھے۔ چار بجے کے قریب میں نے اپنے سپاہیوں سے کہا کہ اب جنگ کو ملتوی کرنا چاہئے۔ جیسے ہی میں یہ حکم دے چکا میں نے یہ دیکھا کہ جد پہلی کو مظاہر غضب آلود معلوم ہوتے تھے ایک مقام پر جمع ہیں اور ایک ہی رخ پر اچھل کود مچا رہے ہیں۔ میں نے اپنے ہمراہیوں کو واپس جانے

کا حکم دیا اور کچھ سپاہی اور ایک ترخان اپنے ساتھ لیکر گھوڑے پر نگہبانی کو روانہ ہوا۔ میں یہاں نہ بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ محاسن طرابلس کے مکانات اچھے موقع پر واقع ہوئے تھے۔ اور یہاں جھوٹے جھوٹے خوبصورت باغ بھی تھے۔ ایک مکان میں اتفاقاً میرا گذر ہوا جہاں مجھے ایک عورت کی لاش پڑی ملی۔ میں نے یہ خیال کیا کہ شاید ہم لوگوں کے غیر سے اتفاقیہ طور پر سرگشتی ہو۔ میں اتر پڑا اور گھر کے اندر کھس گیا۔ وہاں جا کر میں نے یہ ہوش رہا اور دلخراش منظر دیکھا کہ تقریباً بیس عورتیں سر پیڑی ہیں۔ یہ سب لاشیں اس گھر میں نہایت ہی خوفناک طور پر عصمت دری کر کے اور اعضا بگاڑ دیئے جانے کے بعد پھینک دی گئی تھیں۔ یہ سب عورتوں کی درنوں چھاتیان کاٹ ڈالی گئی تھیں۔ یہ سب عورتوں کو بری طرح سے زیر ڈالا گیا تھا حتیٰ کہ چھوٹے چھوٹے بچے پاجانہ طور پر چھید ڈالے گئے تھے۔ میں اس گھر سے نکل کر دوسرے گھر میں گیا۔ یہاں بھی ویسا ہی منظر دیکھنے میں آیا۔ تمام صحن لاشوں سے بٹا تھا۔ میں نے اپنے دو اردلیوں کو حکم دیا کہ لاشوں کو گن لو۔ انہوں نے آکر مجھے ایک سو بیس کی تعداد بتائی۔ افسروں نے اس وقت حماوں سے فراغت پائی۔ میں سیدھا ایطالوی مطالب کی مزید شہادت کی تلاش میں وہاں چلا گیا جہاں پہلے ایطالوی مقیم تھے۔ میں ہنی تک جا پہنچا اور یہاں مجھے اور بھی خطرناک منظر نظر آیا۔ میں مسجد کی طرف بڑھا دروازہ بند تھا۔ میں نے اسے کھول ڈالا۔ مسجد

کا سارا صحن لال تھا۔ میرا پیر ایک جھوٹی لٹکی کی لاش سے جالگا ہو عورتوں کی لاش کے ڈھیر پر پھینک دیئے جانے کے باعث نیچے کو لڑھک آئی تھی۔ یہ مگر دیکھ کر مجھے عیش آگیا اور میری طبیعت خراب ہوگئی۔ عول کی غول عورتیں مندمی ہونے نہیں جسکو سنگینوں یا میخوں سے جھید ڈالا گیا تھا یا انکے اعصاب دوسرے طریقوں سے بگاڑ دیے گئے تھے۔ ایسی خوفناک بات کی نسبت ہر لفظ جو لکھا جا رہا ہے اسکی اہمیت سے مین بچوئی واقف ہوں۔ میں آگے چل کر بعض واقعات ایسے بیان کرونگا جنکی اہمیت ہر شخص و طاہر ہو جائیگی۔ اسمیں درا ہی شک و شبہ نہیں کہ قاتلوں نے سنگینوں کا استعمال کیا۔ ایک لاش میں تو مین نے یہ دیکھا کہ سنگین کا ایک حصہ ایک عورت کی کھوپڑی مین مضبوطی سے چنھا ہوا رکھا تھا۔ اسکے آس پاس ایک دو ابطالوی ٹوپیاں ہی پڑی تھیں۔ یہ ٹوپیاں شولے کی تھیں جسکا اندرون حصہ سبز تھا۔ خون سے لہڑ خانے کے باعث ٹوپیوں کے مالکوں نے انہیں بیکار سمجھ کر چھوڑ دیا تھا۔ بہت سی لاشیں کے مختلف حصوں حتی منہ پر بوٹوں کا نشان موحود تھا۔ ایک عورت کے منہ میں تو ایک ابطالوی سپاہی کے بوٹ کی اینٹھی اکھڑ کر رہ گئی تھی۔ معلوم ہوتا تھا کہ کسی ابطالوی سپاہی نے اس بد قسمت عورت کا منہ اپنے پیروں سے کچلا تھا۔ کیا تعجب کہ نزاع کی حالت میں اس عورت نے بوٹ کی اینٹھی کو کاٹ کھا یا ہو۔ کیونکہ اینٹھی منہ میں موجود تھی۔ میں گھبرا کر مسجد سے باہر آیا اور وہ خوفناک نظارہ جو مین نے وہاں دیکھا اب تک میری آنکھوں کے سامنے بھر رہا ہے۔ وہاں مجھے یہ خیال پیدا ہوا

کہ میں ان جرائم کا ہر حکم طاہر کردینا اپنا فرض سمجھوں۔
 طرابلس تک آنے میں کچھ عرصہ کے لئے مسٹر سپنگس رائٹ کا
 ساتھ ہو گیا تھا۔ یہاں پہنچکر میں نے اسکے کارخانہ جبر رسانی
 کو منکراف بھیجنے کا ارادہ کر لیا کہ ان حالات کی بخوبی اسات
 ہو جائے۔ میں نے اپنا برٹش اسر ہونا بلکہ اپنا اور اپنی
 رجسٹر کا نام بھی طاہر کر دیا تھا تا کہ لوگوں کو کہیں یہ خیال
 نہ ہو کہ یہ احصارات کی سسی ڈالنے والی حریں تو ہیں ہیں۔
 مسٹر سپنگس رائٹ اسوقت زوارہ میں تھے۔ میں نے انکو
 بلوا بھیجا کہ وہ میرے دیکھے ہوئے واقعات کی تصویریں کھیچ
 لیں۔ بسیل تذکرہ یہ بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ میرا تار
 خبر رسانی کے دوران میں الٹ پلٹ دیا گیا اور لندن میں اسطرح
 بڑھا گیا کہ گویا میں نے اس تار کو مسٹر سپنگس رائٹ کی
 طرف سے بھیجا ہے۔ حالانکہ یہ بات فی الحقیقت یہ تھی۔ بد قسمتی
 سے مسٹر سپنگس رائٹ ہمارے پاس دیر میں پہنچے چوسکہ عرب
 اپنی عورتوں کے دفن کردینے میں عجلت اور اصرار کر رہے تھے
 لہذا وہ متذکرہ بالا واقعات کی تصویریں نہ لے سکے۔ لیکن
 مجھے یقین ہے کہ انہوں نے قبرستان کا موٹو کھیچ لیا ہے۔
 تیز صحرائی ہوا کے باعث اکثر قرون سے بالو اڑ گیا تھا اور
 اعضا دکھلائی دیتے تھے۔ اگر یہ کہا جائے کہ جو لائین میرے
 دیکھے میں آئیں وہ ہیصہ کے مریضوں کی ہونگی یا یہ کہ
 صحرائی کتروں نے لائین کو کھایا ہوگا۔ اس کا جواب میں یہ
 دیتا ہوں اور صرف اسقدر کہتا ہوں کہ میں نے آج تک یہ
 کہی نہیں سنا کہ کسی سرکش کے کتے نے آج تک ایک
 بکرہ بھی ہلایا ہو۔ یہ کہ عورتوں اور چھوٹی چھوٹی لڑکیوں کے

غول کے غول رسیوں سے باندھ دیئے گئے ہوں - یہ بھی میں نے نہیں سنا ہے کہ صحرائی کتے بوٹ بھڑے رہتے ہیں کہ جن شکاروں پر وہ اپنے دانت تیر کرتے ہیں اپر بوٹ کا نشان پڑ جاتا ہے - صحرائی کتے ٹوپیاں بھی نہیں بھڑے - اگر فی الحقیقت یہ لاشیں ہیصہ کے مریضوں کی ہوتیں تو کیا عمر - ان لاشوں کو مسجد میں ڈالکر اسے آلودہ کرتے ؟ - ہرگز نہیں - ایطالوی اس مقام پر پہلے موجود تھے جہاں بہت سخت جنگ ہوئی اور جسمیں ہم لوگوں کو سخت نقصانات اٹھانے پڑے تھے - لیکن جب ہم لوگوں نے ایطالویوں کو بھگادیا تو ہم نے اپنے سپاہیوں کو واپس بلا لیا تھا لہذا وہاں اسوقت تک ذخیرہ کے متعلق بھی کوئی جستجو نہ ہوئی تھی - یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ایطالویوں نے محصور ہوکر عربوں کی عورتوں کے ساتھ سنگین تدابیر اسوجہ سے کیں کہ عورتیں بھی اپنے مردوں کی طرح لڑتی تھیں - لیکن یہ بیان بالکل مہمل اور تمسخر انگیز ہے - عرب کی عورتوں سے زیادہ بزدل کوئی نہیں جو بندوق کے مہر کا جواب دیکھتی ہی کھڑکی سے باہر کود جائیگی - جیسے عربوں کے مرد بھاج اور جکجو ہیں ویسی ہی انکی عورتیں بزدل ہیں اور وہ یقیناً حکم میں شریک نہیں ہوتیں - یہ ممکن ہے کہ ان متفرق مکانات میں جہاں بندوقوں کی مار ہوئی عورتوں نے اپنے شوہروں کی بندوقوں کو بھردیا ہو لیکن اس سے زیادہ انہوں نے کچھ نہ کیا ہوگا - عورتیں فوج سے علیحدہ رہتی ہیں - نخلستان کی عورتیں اپنے گھروں میں باقی رہ گئی تھیں اور یہ ہی وجہ ہے کہ ایطالویوں کے ہاتھوں میں جا پڑیں - میری توجہ ان بظاہر صحیح قصائیوں کی طرف مائل کی گئی ہے جن میں یہ مذکور ہوا ہے کہ بركة الجرا میں ایطالوی

قیدیوں کے ساتھ عربوں نے برا سلوک کیا۔ لیکن چونکہ میں برقعہ لہرا (بن عازی) کو نہیں گیا لہذا میں انکی نسبت کچھ نہیں کہہ سکتا۔ انکا وقوع پذیر ہوا قرین قیاس معلوم ہوتا ہے۔ نچلساں میں جو مظالم عربوں کے ساتھ کئے گئے ان سے وہ مجنون اور از دست رفتہ ہو گئے تھے اور جو کچھ ابطالویوں نے انکی عورتوں کے ساتھ کیا اسکے لئے عربوں نے جو کچھ بھی کیا وہ بہت حق بجانب ہے۔ مسجد میں یہ سب واقعات دیکھنے کے بعد میں نے عربوں کے مزاج کا کچھ حال معلوم کیا میرے ساتھ ترکی سپاہی، ایک مترجم اور عربوں کی ایک جماعت ایک شیخ کی نگرانی میں تھی۔ ہم لوگوں نے آٹھ عربوں کی لایں دیکھیں حکو اس بری طرح سے مارا گیا تھا کہ میں اسکا بیان ابار میں نہیں کر سکتا۔ سب کے سب ایک طرح مارے گئے تھے۔ بڑے سیٹھ اور وحشت انگیز زخم پھوپھائے گئے تھے اور بظاہر مٹھوڑوں سے یہ حرکتیں کی گئی تھیں۔ ہم لوگ تقریباً پانچ سو گر گئے ہونگے کہ ایک مکان سے ابطالویوں نے ہم پر چڑھ کر شروع کئے۔ عرب جو عصہ کے مارے آگ بگولہ ہو رہے تھے میرے اختیار سے نکل کر مکان پر جا پھوپھے اور اسے گھیر لیا۔ بعض ابطالوی بھاگ کھڑے ہوئے۔ لیکن دو ابطالوی زخمی ہو کر بھاگ سکے۔ انہیں عربوں نے گرفتار کر کے باہر گھسیٹ نکالا۔ یہ دونوں تھوڑے کانپتے اور ہاتھ ہوڑ کر جان بخشی چاہتے تھے لیکن گرفتار کرنے والوں کے خیال سے رحم بہت دور تھا۔ عربوں نے دونوں کو مٹھیں ٹھونک کر دیوار میں جڑ دینا چاہا۔ عرب عصہ کے مارے پاگل ہو گئے تھے۔ شیخ جسکا میں نے اوپر تذکرہ کیا ہے نہایت ہی رحم دل آدمی

تھا لیکن جو کچھ اس نے اپنی آنکھوں سے کہیں دیکھا تھا اس سے اسکی آنکھوں میں تاریکی چھا گئی تھی - جنگ میں یہ ہی شیخ زحیوں کے ساتھ بہت ہمدردی اور انسانیت برتنا تھا - حالانکہ میرے اور میرے ہمراہیوں کے لئے بہت خطرہ تھا مگر میں نے بہت منت و سماعت کی - میں نے اپنے ترکی سپاہیوں کو دونوں قیدیوں کے گھیر لینے کا حکم دیا - ہم لوگوں نے انہیں اسوحہ سے قید نہیں کیا کہ عربوں کو عرصہ تک روک رکھنا نہایت مشکل تھا - پس ہم نے ان دونوں محروحوں کو جھوڑ دیا یہ حالاً وہی دو ابطالوی ہوئے جنہوں نے اپنے کپ میں بھونچکر یہ بیان کیا کہ عربوں نے ہمارے ساتھ بہت تشدد کئے - یہ دونوں کھچبیوں سے زخمی ہوئے تھے - ایک کے دھڑ بازو میں گولی کا زخم تھا اگر یہ دونوں سچے اور اسک زندہ ہں تو وہ ہمارے اس بیان کی تصدیق کریں گے ، ،

فل اسکے کہ لفظی موصوف کے باقی حالات کا سلسلہ جاری کیا جائے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ابطالویوں کی قصائی کے حالات جو دیگر مصنف سراج یورپین ادارات کے نامہ نگاروں نے چشم دید لکھے ہں اس موقع پر درج کردیے جائیں *

ڈیلی میل لندن کے نامہ نگار مقیم طرابلس :
 ابطالویوں کی حسب ذیل مصموں بھیجا تھا - ۲۷ - اکتوبر کو
 سنا کی اور میں مسٹر ڈیوس نامہ نگار ملرننگ پوسٹ اور مسٹر
 قسارت گرانٹ نامہ نگار ڈیلی مبر لندن کے ساتھ ابطالویوں
 کے تجاوز کردہ مقام کے دیکھنے اور ”برساگری“ کے ایک امیر سے
 ملنے کو نکلا - ہم اس بڑی سڑک سے جو رسالہ کی مارک
 تھے ہو کر چاہانے ہولمپٹن کے چؤب و مشرق کے گوشہ میں

ریگستان کو حاتی ہے ، جا رہے تھے ۔ حب سے ایطالوی طرابلس پر قابض ہوئے ہیں اس سڑک سے میرا گذر اکثر تنہا ہوا ہے اور بہت سے عربوں انکی عورتوں اور بچوں کو جو شہر کے جنوب میں رہتے ہیں آنے جاتے میں نے دیکھا ہے ۔ ایک مرتبہ اندھیرا ہو گیا تھا اور میں راستہ بھول گیا تھا کہ یکا یک ایک ٹھی عورت نے خود بخود گھر سے نکالکر مجھ کو راستہ بتا دیا ۔ حب کہی میرا اتفاق اس نچلسان کے کسی حصہ سے ہوا میرے دیکھنے میں ایک ہی عرب مسلح نظر نہ آیا اور ایک شخص بھی مجھے ایسا نہیں ملا جسے ذرا بھی دشمنی یا گستاخی کا اظہار کیا ہو ۔ حب سے طرابلس پر قبضہ ہوا ہمیشہ یحییٰ سپاہی روز سرہ اسی سڑک سے ماہر کی چوکیوں کو جاتے تھے ۔ ہمیشہ عرب ایطالوی سپاہ کے ساتھ بمقام پیش آئے ۔ وہ کھجور وغیرہ کی تجارت میں مشغول تھے ۔ میں نے کہی کسی بد امنی یا بے چینی کا حال نہ ترسا اور نہ دیکھا ۔ مگر یہ واقعات ۲۴ اکتوبر کے ہنگامہ کے قبل کے ہیں ۔ میں ان اسباب کا جن سے یہ افسوس ناک واقعہ وقوع پذیر ہوا تذکرہ نہ کرونگا کیونکہ وہ مختلف ذرائع سے حاصل ہوسکتے ہیں ۔ لیکن اس خیال سے کہ ایطالوی اسراں جنگ کے دمہ کس قدر الزامات ٹاہد ہو سکتے ہیں ان واقعات کو بخوبی بیان کردینا چاہتا ہوں ۔ شہر سے نکلتے ہی میری نظر پچاس یا ستر مرد و لڑکوں پر پڑی جو شہر میں ۲۵ اکتوبر یا اسکے ایک دن قبل پکڑ کر بلا کسی شہادت کے مار ڈالے گئے تھے ۔ ان میں زیادہ تر وہ لوگ گرفتار ہوکر مار ڈالے گئے تھے جنکے پاس مطلقاً ہتھیار نہ تھے ۔ جنرل کینوا نے یہ حکم دیدیا تھا کہ حبسدار عرب طرابلس



مخملستان میں صربوں کے قتل عام کا ثبوت

با مخلصان مین یائے جائیں ان سب کو ہلاک کر دیا جائے ۔

عربوں کی مشکین لاندہ کر سے دریغ گولیوں کا نشانہ بنایا جاتا تھا ۔ کشتوں کے واقعی ہشتے لگ گئے تھے ۔ لاشوں کا انبار ۱۰ گز چوڑا اور ۵ گز اونچا تھا ۔ تلے اوپر لاشیں بے ترتیبی سے ڈھیر کی ڈھیر لگی تھیں ۔ حسوت اس عول کو گولیوں کا نشانہ بنایا گیا مین موحود نہ تھا ۔ لیکن اخار نیو یارک ورلڈ کے نامہ نگار مسٹر میکالا و دیگر نامہ نگاروں نے ہچشم خود دیکھا ہے ۔ حس وحشیانہ طور سے وہ قتل کئے گئے امکے متعلق ان نامہ نگاروں کی شہادت ناطق ہے ۔ ہر کیف مین ان واقعات کا تذکرہ نہیں کرنا چاہتا بلکہ صرف ان واقعات کو لکھتا ہوں جو خود میرے دیکھنے مین آئے ۔ ایک بہت ضعیف مرد کی لاش سڑک پر مین نے پڑی دیکھی ۔ حس طریقہ سے یہ لاش پڑی تھی اس سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ شخص یا تو ہساک رہا تھا یا راستہ چل رہا تھا کہ گولی سے اسکا کام تمام کیا گیا ۔ تھوڑے تھوڑے واسلہ پر تازہ لاشیں ہمارے دیکھنے مین آئیں جو مختلف ڈھب سے پڑی تھیں ۔ اکثر ایسی لاشیں بھی دیکھنے مین آئیں حمین صاف صاف سنگیوں کی مار کے نشانات موحود تھے ۔ ایسی بھی لاشیں ملیں حتیکو بندوقوں کے کسدون سے پاش پاش کر دیا گیا تھا ۔ معلوم ہوتا تھا زخمی ہوکر بہت سے گھٹنوں کے بل چسکر سڑک کے کنارے پر سرگیئے ۔ سڑک حسین صحرا تک عربوں کی چہل بھل نظر آتی تھی اور حمان مرد پچھے عورتیں ۔ یہی تھے اب اسمین سوائے مردوں کے کچھہ پایا نہیں جاتا ۔ سڑک کے دونوں چان جو مکانات تھے انکے مکینوں کو زر دستی گھس کر اندر ہی یا ماہر گھسیٹ کر گولی سے مار ڈالا تھا ۔ اس سڑک سے جو اور راستے

گھومتے ہیں انہر بھی جا بجا لاشیں جدا جدا اور اکٹھا دیکھنے میں آئیں - ایک مقام پر دو یہودی بھی پڑے ملے جیسے ساتھ بھی وہی ساوڪ ہوا ہو اوروں کے ساتھ کیا گیا تھا - دو میل کے فاصلہ تک ایک بھی زندہ عرب، کیا مرد کیا عورت کیا بچہ ہمارے نظر سے نہیں گزرا - ایتالوی چونکی کے پاس قریباً پچاس مرد اور لڑکے مرے پڑے تھے جو غالباً ایک دن پہلے یہاں لا کر آٹھا مارے گئے تھے - ہتھیروں کی لاشوں پر سگینوں اور کرجوں کا زخم موحود تھا - ایک لاش کا سر بالکل چورچور کر دیا گیا تھا - یہ رجم سوائے صندوق کے کندے کے اور کسی شے سے نہیں بھونچ سکتا تھا - اسکے بعد ہم لوگ ”برساگری“ کے قیام گاہ پر بھونچے جو قلعہ کے نام سے مشہور تھا - لیکن ہم لوگ یہاں دیر تک نہیں ٹھہرے کیونکہ ایتالوی فوج کو یہ حکم ہو گیا تھا کہ اس مقام کو چھوڑ کر شہر کے قریب آجاؤ - قلعہ خالی کر کے اڑا دیا گیا - اسکے ساتھ ہی ایک بڑی - تنید عمارت کو بھی جو زراعتی کالج کے نام سے مشہور تھی ایتالویوں نے چھڑ دیا - اس مقام پر ایتالوی شروع ہی سے متمتع تھے - اور یہاں ایتالوی فوج کے ساتھ بہت سے عرب متمتع تھے جو ایتالویوں کے لئے بانی لائے یا جسکل مین اپنی بکریاں چرانے کے بعد شام ہونے پر ایتالوی لیں مین چلے آتے تھے - اسی عمارت مین مین نے بہت سے عربوں کے لڑکے بھی دیکھے تھے - جو لوگ ایتالویوں کی آمد کے زمانہ سے انہیں کے ساتھ رہے ہوں وہ حملہ کرنے کے مجرم قرار نہیں دے جاسکتے اور اگر واقعی ان کی طرف سے مخالفت کا اظہار ہوا تو ۲۳ اکتوبر ہی کو جب کہ شہر مین قلعہ پر بار ہو گیا تھا ان لوگوں کو

قتل کر دیا گیا ہوتا اور انکو چار دن تک مڈلانے کی اجازت نہ دیتا تھا۔ حب ایطالوی موح نے مقامات مذکورہ کو چھوڑنا شروع کیا انہیں عربوں میں سے ایک عرب ایطالوی سپاہیوں کے پیچھے سے ہولیا اور وہ غالباً انکی پناہ میں آجانے کے لئے شہر کو جا رہا تھا۔ وہ ۳۰ گزر واصلہ پر رہا ہوگا کہ تقریباً ایک درجن سپاہیوں نے دفعتاً مڑ کر اس پر میر کر دیا۔ پچارہ زخمی ہو کر جان بچانے کو خندق میں جانا چاہتا تھا کہ ایک ایطالوی سپاہی نے اس پر اپنی بندوق سر کی اور وہ گر پڑا۔ کئی سپاہی خندق تک جا پہنچے مگر کچھ میر بازی نہ ہوئی کیونکہ وہ تو پہلے ہی سرچکا تھا۔ ایک اور بہت بڑھا عرب، کالج کی دیوار کے سہارے سے سر جھکائے اسطرح بیٹھا تھا گویا اپنی زندگی سے ہاتھ دھو چکا ہے یا اپنے دوستوں اور عزیزوں کے مارے جانے اور اپنے بیچ رہنے پر اظہار افسوس کر رہا تھا کہ دور ہی سے ایطالویوں نے اس پر نشانہ لگایا۔ اسکے بدن ہموک خندقوں کی طرف چلے جہاں مردوں کا ڈھیر کا ڈھیر لگا تھا۔ ایک جماعت ایطالوی سپاہیوں کی ان لاشوں کے دفنانے کو خندق کھود رہی تھی۔ ایطالوی یری اور بحری سپاہی اور بعض ایطالوی اخبار نویس اس ڈھیر کے چاروں طرف کھڑے کچھ باتیں کر رہے تھے۔ بعض ہنس رہے تھے۔ بعض فوٹو لے رہے تھے۔ اسکے بدن ہم شہر کی طرف اسی سڑک سے واپس ہونے لگے۔ بکا بک بندوق کے سر ہونے کی آواز آئی اور ہم نے دیکھا کہ ہم سے سو گزر کے واصلہ پر کوئی چیر گھر سے نکلا۔ سڑک کے پیچ میں گر پڑی۔ مڈر گرافٹ نے مجھے کھا دیکھو کوئی سولجر یا عرب لپٹ کر ہم پر نشانہ ٹاک رہا ہے۔ میں نے

کہا : ” تمہیں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ یہ کیا ہے لیکن میں نے اسے حرکت کرتے بیشک دیکھا ہے “ ۔ ہم آگے بڑھے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک نوجوان عرب عا میں لیٹا ہوا گھٹون کے بل چل کر جھونپڑے تک جا پہنچا ہے ۔ دروازہ کے سامنے حوٹ سے تربتہ اور قریب المرک معلوم ہوتا تھا ۔ ہمارے آنے کی آواز سکر وہ چہنئے کے لئے چلا تھا کہ اسی اثنا میں ایک عرب عورت جو بیشک اسکی بیوی تھی جھونپڑے سے دوڑتی ہوئی آئی ۔ ہاتھ میں اسکے پیالہ تھا ۔ ہم لوگوں کو آنے دیکھ کر پھر اندر چلی گئی ۔ ہم لوگوں کے اختیار میں کیا تھا ۔ حیران تھے کہ اس شخص کو کسے مار ڈالا ۔ کیونکہ کوئی ایطالوی سولجر بھی دیکھے میں نہ آیا تھا لیکن سڑک کے موڑ پر جب ہم پہنچے تو ہم نے ایطالوی فوج کا ایک دستہ ایک افسر کی نگرانی میں دیکھا اور یہ وہی لوگ تھے جنہوں نے اس عرب کو اسکے گھر سے نکال کر اسکی بیوی کے سامنے مار ڈالا تھا ۔ جبکہ یہ ایطالوی دستہ جا رہا تھا ہم نے سیدھے سادے عرب سڑک پر سے آنے ہوئے ملے جنکے پاس ایک ہی ہتھیار نہ تھا ۔ ہر سب سفید لباس پہنے معزز طبقہ نے معلوم ہوتے تھے ۔ ایک نظر سے معلوم ہو سکتا تھا کہ یہ جنگجو اشخاص میں سے نہ تھے ۔ نخلستان کے زمینداروں میں سے تھے جو اپنے جان و مال کو ایک کمزور فتنہ میں خراب کرنا پسند نہ کرتے تھے ۔ ایک امین سے پچاس برس کا دوسرا بیس برس کا اور تیسرا نوجوان لڑکا تھا ۔ افسوس انکی طاہرا صورتوں سے انہیں کچھ فائدہ نہ پہنچا ۔ اسی دستہ کے افسر نے سب کو گرفتار کر لیا حکم دیا اور ایک سوال بھی پوچھے بغیر (کیونکہ ایطالیوں کے ساتھ کوئی ترجیح نہ ہوتا تھا سوائے اسکے کہ

ایطالوی - سپاہی خود عربی نوں سکتے ہوں مگر یہ شاد و اندر ہوٹا تھا) ان عربوں کو یہی سپاہی ایک جھوٹے کے اندر لپکتے اور دیوار سے کھڑا کر کے گولیرن سے جھید ڈالا ۔ اس طرح نہیں کہ صوح سے والی کا سر ہوا ہو بلکہ سپاہیوں نے منفرد دیر کئے ۔ اگرچہ ۲۷ اکتوبر کی سہ بھر کو کوئی جنگ نہیں ہوئی لیکن محلات کے ہر حصہ میں برابر فیر ہوتے رہے اور اکثر بمبر اسروں کے سپاہی جہاں چاہتے گھومتے اور جو ملجاء اسے زدہ یہ جھوڑتے تھے ۔ اس شاہراہ پر تقریباً ایک سو سے زائد لاشیں ہم لوگوں کے دیکھے میں آئیں اور چونکہ ایطرح کی حرکتیں تمام محلات میں ہر جگہ وقوع پذیر ہوئیں یہ اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ کتنے معصوم اور بے گناہ مرد عورت اور بچے کس پیرحمی سے ان عربوں کے ساتھ مار ڈالے گئے ہونگے ، جہوں نے فی الواقع ایطالوی سپاہ پر پیچھے سے حملہ کیا تھا *

اسی سلسلہ میں مسٹر میکلا کا وہ لکچر بھی درج کردینے کے لائق ہے جو انہوں نے حگ سے واپس آکر لندن میں میجک لالٹین کے دربار سے دکھلایا تھا ۔ اس جلسہ میں کچھ ایطالوی مقیم لندن بھی شریک تھے ۔ مسٹر میکلا ایک مشہور اخبار نویس اور رومن کاتھولک مذہب کے پیرو ہیں ۔ کاتھولک مذہب کا پایا روما یعنی اٹلی کے دارالسلطنت میں روحانی سلطنت کا بادشاہ سمجھا جاتا ہے ۔ مسٹر موصوف طرابلس میں نیویارک ورلڈ کی طرف سے نامہ نگار ہو کر گئے تھے ۔ آپ عرصہ تک مشہور انگریزی اخبارات کی ایڈیٹری کرچکے ہیں اور یہ حیثیت نامہ نگار حگ کے بہت مشہور ہیں ، لکچر حسب دیل ہے *

وقایع نگار جنگ
کا لکچر

نہ تو مین عربوں کا دوست ہوں اور نہ
ایٹالیوں کا دشمن - مین مراکو سے جہان
کے عربوں نے مجھے دوستی کا کوئی موقع نہیں
دیا طرابلس پہونچا - یہاں ایک ہزار ہانسیچ سو برس کے بعد ایٹالیوں
کو پھر انکے ملک مین واپس آنے دیکھکر جو عرصہ تک روما
والوں کی مستعمرات مین سے رہا ہے مین بہت متاثر ہوا تھا - روما کے
قیصروں مین سے ایک قیصر یہیں پیدا ہوا تھا - شہر طرابلس
مین اٹلی والوں کا ایک قدیم محراب موحود ہے اگرچہ اب اسمین
بائسکوپ کا تماشا ہونا اور شراب فروخت ہوتی ہے - ہر گلی
کوچہ مین رومن ستونوں کے نشانات ملتے ہیں - ایسی قوم کے
جہوں نے دائمی شاہراہیں منادر و عمارات بنائیں اگر پھر
واپس آنے پر مین متاثر نہ ہوتا تو یہ میری عقل کی خرابی
ہوتی - ان واقعات سے مین استدر متاثر ہوا کہ مین نے فلم
لکھنی شروع کی ، حالانکہ ایسا خوفناک کام مین نے جنگی نامہ
نگار کی حیثیت سے اسکے پہلے کہی نہ کیا تھا - ایسے شخص
کی نسبت ایٹالیوں کے دشمن ہونے کا الزام نہیں دیا جاسکتا -
یہاں آنے کے چند مٹ قبل ایک ایٹالی حثلمین حم ٹھوٹک
کر مجھے ڈول لڑنے کی دھمکی دے چکا ہے - ظاہر ہے کہ
بعض لوگ مجھے اٹلی کا جائ دشمن سمجھتے ہیں (ایٹالیوں کی
طرف سے دخل در معنولات ہوا) - مگر حضرات سامین! جو کچھ
مین لکھتا یا بولتا ہوں وہ اٹلی کی محبت پر مبنی ہے (نعرہ مسرت)
اٹلی کے بہت بڑے دشمن وہ لوگ ہیں جو ان واقعات پر
خاک ڈالنا چاہتے ہیں (نعرہ ہائے مسرت) - نیز وہ لوگ
ہیں جنہوں نے ایک حری فوج کو جبرل کہیوا ایسے شخص کی

ما لحنی میں جھوڑ دیا ہے ۔ ایطالویوں کا بیان ہے کہ عربوں نے انہر پیچھے سے حملہ کیا لیکن اگر کوئی شہد کی مکھیوں کے چھتے کو جھپٹے حسب مکھین اسے کاٹ کھائیں پھر اگر یہ ہی شخص مکھیوں کو دغااز اور شریر کہے تو میں اپنی ہسی ضبط نہ کر سکوٹگا ۔ ایطالویوں کا بیان ہے کہ عربوں نے اطاعت کی قسم کھائی تھی ۔ لیکن جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے یوں ہی ہوتا چلا آیا ہے کہ جب کوئی قوی قوم کمزور قوم کو بسپا کرنے پر آمادہ ہو جاتی ہے تو ہمیشہ ایک یہ ایک کمزور قوم کا اپنے ہم وطنوں کی طرف سے اطاعت کی قسم کھانے کو تیار ہو جاتا ہے اور جیسا کہ قاعدہ کہتا ہے ایسا شخص بے اعتبار اور انگشت نما اہل سیاست ہوتا ہے ۔ ایطالویوں کے آگے جسے اطاعت کی قسم کھائی وہ بے اعتبار اہل سیاست ایک عرب حسن قرمانی ہے ۔ کئی برس گزرے ایطالویوں نے اس شخص کی روح و جسم دونوں کو خرید لیا تھا ۔ حبل ربکی کے طرابلس میں اترنے پر حسن قرمانی نے نہایت فیاضی سے طرابلس کو ایطالویوں کے حوالہ کر دیا لیکن اسے عربوں کی طرف سے کیا معی اپنے ہی اہل و عیال کی جانب سے گفتگو کرنے کا کیا حق حاصل تھا ؟ ۔ اس شخص کا اکلوتا بیٹا آج بھی صحرا میں عربوں کے رسالہ میں انسر ہے (اظہار مسرت) طرابلس سے میرے روانہ ہونے کے چند دن قبل باپ نے بیٹے کو یہ پیغام بھیجا کہ تم آکر ایطالویوں کے ہاتھ سے دولت اور عزت حاصل کرو ۔ لیکن اسنے یہ جواب دیا کہ میں طرابلس اؤٹنگا مگر اپنے عرب سواروں کو ساتھ لے کر اور پہونچکر جس شخص کو اول پھانسی دیدوٹگا وہ تم ہو گے (اظہار مسرت) ۔ باوجود اس واقعہ کے یہ جبریل کہنوا کی سادگی ہی حسیہ

فرمانی کو عربوں کا وکیل سمجھ لیا۔ حالانکہ اسے اپنے ہی بیٹے کے طرف سے گشتگو کرنے کا کچھ حق حاصل نہ تھا۔ معلوم ہوتا ہے وہ خوش اعتقاد تھا۔ لیکن عربوں کو یہ الزام نہیں دیا جاسکتا کہ انہوں نے اس سادگی سے فائدہ اٹھایا اور یہ گویا ایسا ہی کہ ڈنبر مین کرامول پر اسکاچ قوم سے فائدہ اٹھا نے کا الزام دیا جائے *

۲۳۔ اکتوبر کو ایتالیوں کی بشت پر جنہوں نے فیرکٹے وہ امن پسند دھقانی عرب نہ تھے بلکہ وہ عرب تھے جو صحرا سے حنزل کنیوا کی سادہ لوحی سے فائدہ اٹھا کر گھس آئے تھے۔ یہ لوگ قتل ہوئے لیکن یہ تو مرنے ہی کے لئے خوش خوش آئے تھے۔ مین ایتالیوں کو اس واقعہ کا جو ۲۳ اکتوبر کو ظہور پذیر ہوا ملرم قرار نہیں دیتا جس میں بھی بہت سی عورتیں اور بچے مقتول ہوئے کیونکہ اسے حکمی اتھاقات کہا جاسکتا ہے۔ لیکن مین ایتالیوں کو اس واقعہ کا جو ۲۶ اکتوبر سے ۱۹۱۲ کو ظہور پذیر ہوا ملرم ٹھہراتا ہوں۔ میں نے اس دن صبح کو ایتالوی خندقوں میں بڑے زور شور سے توپوں اور بندوقوں کے فیروں کی آواز سنی۔ میں نکل کر ماہر آیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک مقام پر مشرق کی طرف ایتالوی صف درہم و برہم ہو گئی ہے اور ایتالوی سپاہی مالو کے بوروں کے پیچھے چھپے ہیں۔ پھر میں نے دیکھا کہ جہازی گورے اترے اور سب کے سب فیر مین مشمول ہوئے۔ قلعہ اور ایتالوی مقدمہ المیش کے بیچ مین اسپارٹو گھاس کا وہ کارخانہ واقع تھا جسے سنک دی رومانیے قائم کیا ہے۔ اس کارخانہ کے چاروں طرف مزدورن کا ایک گائون آباد تھا جس میں زیادہ تر غریب آدمی آباد تھے۔

ایٹالیوں کی کمسی موج اسی راستہ سے ۲۶ اکتوبر کو گذر
 رچی تھی کہ کئی دیر سائی دے۔ مجھے یہ معلوم نہ ہوا کہ
 یہ دیر کدھر سے ہوئے۔ کہنے ہیں اس سے ایک ایٹالوی کی
 ٹانگ مین زخم آیا لیکن مین نے ہر جہد ڈھونڈھا اس زخمی کا
 کچھ پتہ نہ چلا۔ انہیں میروں سے چار ہزار آدمی قتل کئے گئے
 (زور سے شرم - شرم) - اس گاؤں مین اتل عام ہونا شروع
 ہوا اور پھر اس طرح کہ کامل ۳ دن تک قتل عام کا بازار
 بہان سے لیکر نخلستان تک گرم رہا۔ ایک ایٹالوی جو اس جلسہ
 مین موجود تھا پوچھے لگا ” یہ تعداد کیوں معلوم ہوئی “۔ مسٹر
 میکالا نے جواب دیا کہ میری اطلاعات کے ذرا مختلف ہیں حتیٰ کہ
 جرمنی اور فرانسیسی (آہ آہ)۔ مجرمات غفلت بکایت مجرماتہ سختی
 میں تبدیل ہو گئی۔ میں اپنے چشم دید حالات بیان کرتا ہوں۔
 جب ایٹالویوں نے گاؤں کو جاروں طرف سے گھیر کر آگ لگا دی
 تو ایٹالوی سپاہیوں کو یہ حکم دیا گیا جہاں چاہر گھومو اور جو
 قطر پڑے اسے مار ڈالو۔ مین نے یہ حال چشم حود دیکھا ہے۔ مین
 نے گاؤں مین دو بیمار بڑھی عورتوں کو دیکھا جنہوں نے عمر بھر
 غالباً رمل نہ دیکھی ہوگی۔ انکا مار ڈالا قتل عمد کہا جاسکتا ہے۔
 ایک چھوٹے لڑکے کو مین نے دیکھا زمین پر بیمار پڑا تھا
 معلوم ہوتا تھا اسکو گھر سے باہر نکال لا کر تھے۔ مین نے
 تین عورتیں دیکھیں جسکی مدد کرنے سے انکار کر دیا گیا تھا۔
 ان عورتوں کو حاک پر کسٹوں کی طرح سر جانے کے لئے چھوڑ
 دیا گیا تھا۔ اور وہ اسی طرح سرگینیں۔ صاحبو! میں اسے
 حنگ نہیں کہتا (اظہار مسرت)۔ کامل ۳ دن تک قصابی جاری
 رہی۔ مقتول کے رشتہ داروں کو ایٹالوی برابر بخیرینہ بھجنے

ایٹالیوں کی کمسی موج اسی راستہ سے ۲۶ اکتوبر کو گذر
 رچی تھی کہ کئی دیر سائی دے۔ مجھے یہ معلوم نہ ہوا کہ
 یہ دیر کدھر سے ہوئے۔ کہنے ہیں اس سے ایک ایٹالوی کی
 ٹانگ مین زخم آیا لیکن مین نے ہر جہد ڈھونڈھا اس زخمی کا
 کچھ پتہ نہ چلا۔ انہیں میروں سے چار ہزار آدمی قتل کئے گئے
 (زور سے شرم - شرم) - اس گاؤں مین اتل عام ہونا شروع
 ہوا اور پھر اس طرح کہ کامل ۳ دن تک قتل عام کا بازار
 بہان سے لیکر نخلستان تک گرم رہا۔ ایک ایٹالوی جو اس جلسہ
 مین موجود تھا پوچھے لگا ” یہ تعداد کیوں معلوم ہوئی “۔ مسٹر
 میکالا نے جواب دیا کہ میری اطلاعات کے ذرا مختلف ہیں حتیٰ کہ
 جرمنی اور فرانسیسی (آہ آہ)۔ مجرمات غفلت بکایت مجرماتہ سختی
 میں تبدیل ہو گئی۔ میں اپنے چشم دید حالات بیان کرتا ہوں۔
 جب ایٹالویوں نے گاؤں کو جاروں طرف سے گھیر کر آگ لگا دی
 تو ایٹالوی سپاہیوں کو یہ حکم دیا گیا جہاں چاہر گھومو اور جو
 قطر پڑے اسے مار ڈالو۔ مین نے یہ حال چشم حود دیکھا ہے۔ مین
 نے گاؤں مین دو بیمار بڑھی عورتوں کو دیکھا جنہوں نے عمر بھر
 غالباً رمل نہ دیکھی ہوگی۔ انکا مار ڈالا قتل عمد کہا جاسکتا ہے۔
 ایک چھوٹے لڑکے کو مین نے دیکھا زمین پر بیمار پڑا تھا
 معلوم ہوتا تھا اسکو گھر سے باہر نکال لا کر تھے۔ مین نے
 تین عورتیں دیکھیں جسکی مدد کرنے سے انکار کر دیا گیا تھا۔
 ان عورتوں کو حاک پر کسٹوں کی طرح سر جانے کے لئے چھوڑ
 دیا گیا تھا۔ اور وہ اسی طرح سرگینیں۔ صاحبو! میں اسے
 حنگ نہیں کہتا (اظہار مسرت)۔ کامل ۳ دن تک قصابی جاری
 رہی۔ مقتول کے رشتہ داروں کو ایٹالوی برابر بخیرینہ بھجنے

اے خود ایک افسر کو دیکھا ہے ۔ میں نے ایک دوسرے افسر کو دیکھا کہ وہ اس مطر کا حرمین ایک لڑکے کو دیوار کے قریب کھڑا کر کے مگولی مارا جا رہا تھا ، عکس اُتار رہا تھا (شرم) ۔ ایطالوی جو اس مجلس میں موجود تھے انہوں نے ہنگامہ کرنا چاہا ۔ (اسپر ایک ایطالوی افسر کرسی پر کھڑا ہو گیا اور اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ آپ لوگ صبر کیجئے میں اسکے بعد تقریر کرونگا) ۔ صدر جلسہ نے ایطالیوں کو مخاطب کر کے کہا کہ اگر آپ لوگ جو کچھ کہ بیان کیا گیا ہے اس سے ناخوش ہوئے ہیں تو آپ کو کچھ تعجب نہ کرنا چاہئے کیونکہ مملوک بھی اس حرکت سے ناخوش ہیں جو واقعی سرزد ہوئی ہے ۔ اسکے بعد پھر مسٹر میکالا نے بیان کیا ۔ جنرل کنبوا کا بیان ہے عربوں نے ایطالوی سپاہیوں کے اعضا بگاڑ دیئے تھے ۔ لیکن مجھے ایسے ایک واقعہ کی بھی تصویر دستیاب نہیں ہو سکی ورنہ میرا خیال ہے ایطالیوں نے نہایت خوشی سے ایسی تصویریں مجھے دکھائی ہوتیں ۔ میں طرابلس کے اندر رہنے کے علاوہ ایطالوی جہازوں کے باہر بھی گیا لیکن ایک ہی ایسا واقعہ میری نظر سے نہیں گذرا اور اگر بالفرض یہ واقعہ صحیح بھی ہو اور یہ مان لیا جائے کہ عربوں نے جنگ کے قواعد کی خلاف ورزی کی تو کیا جنرل کنبوا کے لئے یہی وجہ ہی فعل کرنا لازم آتا ہے ؟ ۔ جنرل کنبوا روما ایسے پر قوت نام کے مرتبہ کو نہیں جانتا ۔ اگر صحرا کے بدوی کوئی گناہ کریں تو کیا روما کو بھی وہی گناہ کرنا چاہئے ؟

مسٹر اسمیٹ بارٹلٹ نامہ نگار رپورٹر نے بیان کیا کہ میں یہاں صرف مسٹر میکالا کی دوستی کے باعث آیا ہوں جنکی میں بہت رپورٹر کے نامہ نگار کی شہادت

ڈر و سزات کرتا ہوں اور میں اس موقع پر پر انکی تائید کرتا ہوں - مجھے اٹلی کے ساتھ کچھہ دشمنی نہیں ہے - میں معاف کرنے اور بھول جانے کا طرفدار ہوں مگر جہاں معافی اور چشم پوشی کا موقع ہو - ممالک غیر کے نامہ نگاران جنگ متیم طرابلس نہایت خوشی سے اس واقعہ کو مہلا دیتے اور معاف بھی کر دیتے بشرطیکہ حمل کینوا یا ایطالوی گورنمنٹ بہ کہتی کہ ہملوگون سے غلطی ہوئی اور ہمیں اسکا افسوس ہے اور آئندہ ایسی حرکت سرزد نہ ہوگی - ہملوگ اس معافی کو قبول کر لیتے اور اس معاملہ کو رفع دفع کر دیتے لیکن گورنمنٹ اٹلی نے بجائے اظہار تأسف کرنے کے ہملوگون کو (نامہ نگاران جنگ) چھوٹھا بتلایا اور یہ بیان کیا کہ ہملوگون نے عداوتاً حالات تحریر کئے - لیکن یہ بات سرتاپا مضحکہ انگیز اور مہمل ہے - ہر جگہ نامہ نگار حس فوج کے ساتھ رہتا ہے حتی الوسع اس سے عمدہ تعلقات رکھا چاہتا ہے - اس سے اسکا قیام خوشگوار ہو جاتا ہے - وہ اطلاعات حاصل کرتا اور اسکا وقت اچھا گزرتا ہے - مین مسٹر میکالا کی نہایت خوشی سے تائید کرتا ہوں - اس معاملہ میں بین المللی دوستی کے لئے سب سے عمدہ طریقہ یہ ہے کہ ان باتوں کو بھول جانا اور معاف کر دینا چاہئے اور اسکا سبب یہ ہے کہ میں نے عموماً ایطالوی اسرود کو اپنی غلطی کا معترف پایا ہے - انہوں نے اپنے حرم کا اقبال کیا ہے اور ہر کچھہ کہ ہوا اسپر اپنا افسوس بھی ظاہر کیا ہے - گورنمنٹ اٹلی اور جنرل کینوا پر الہامی ووٹ پاس کرنا چاہئے - لیکن ایطالوی فوج کے افسر اور سپاہیوں کو جو اس واقعہ پر متأسف ہیں بہر ملامت کا نشانہ نہ بنایا جائے - اسپر صدر نشین جلسہ نے بیان

کیا کہ کوٹ درگزر اور معافی کی استدعا کو پیر موڑ ہوئے۔ میں نہیں
سکتا۔ ہم لوگ اس استدعا کا یہ جواب دیتے ہیں کہ ہم لوگ بھول
حائے اور درگزر کر نے کو تیار ہیں بشرطیکہ حرم پر بشبعانی
طاہر کی حائے اور ایسی ضمانت حاصل ہو جائے کہ پور ایسی حرکت
سر زد نہ ہوگی *

حو تصویریں میحک لائیں کے دریمہ سے دکھلائی گئیں وہ حسب
ذیل تھیں۔ —

(۱) طرابلس و اطراف *

(۲) اٹلی اور طرابلس *

(۳) طرابلس کا ایک قلعہ *

(۴) قلعہ طرابلس اور ایک بڑی کرب توپ جسے عربوں نے خود
چھوڑ دیا تھا۔ اٹلولی گذشتہ ماہ تک اس توپ کے پکڑنے کی فکر
میں مشغول تھے *

(۵) انگریزی امیسر لفٹ مائٹیکو (زور سے نعرہ آفرین) *

(۶) تصویر اس کام کی جس میں اٹلولی مشغول تھے۔ اٹلولی صحرا
پر گولہ باری کر رہے ہیں جس میں بہت خرچ ہے۔ ہر دس انچ گولہ
کی قیمت سو پونڈ (پندرہ سو روپیہ) ہے۔ کیا اٹلی اس روپیہ کو
اپنے وطن کے بہتر کاموں میں صرف نہیں کر سکتی تھی ؟ اس گولہ
باری کا جواب صحرائے ہوا کی سسٹماٹ اور ریگستان بھارتیوں کی پشت
سے ترکی ریلوں کی کڑک میں ملتا تھا *

(۷) حدیق کی تصویر جس میں اٹلولیوں کا رح صحرا اور شہر
کے دونوں جانب حملہ روکے کے لئے تھا *

(۸) نخلستان کا کسارہ۔ ہندون سے اٹلولی اپنے حریف پر

حملہ کر رہے ہیں *

(۹) ایطالوی سپاہی نخلستان میں جس عرب سگ کو پائے مار ڈالنے
ہیں (ایطالیوں نے اس موقع پر دخل دینا چاہا) - صدر جلسہ
نے کہا ان لوگوں نے اپنے ہم وطنوں کی ایسی وحشت گری دکھائی
کہیں نہیں دیکھی اسی لئے وہ ہر افروختہ ہو رہے ہیں *

(۱۰) ایک تصویر اس گروہ کی جسمیں سب مار ڈالے گئے -
ایطالیوں نے دخل دینا چاہا جس پر چیرمین نے کہا میرے ایطالوی
دوستو یہاں تم میرے ماتحت ہو - میں اس رجسٹ کا کرنل ہوں *

(۱۱) بہت سے قیدیوں کی تصویر - ان آدمیوں کو ایطالوی
سپاہیوں نے دیوار سے لگا کر کھڑا کیا اور انہیں گولی ماری -
نہ تو کوئی مقدمہ ہوا اور نہ انصاف - اخبار نیویارک اسوکن بیان
کرتا ہے مقدمے قائم ہوئے اور انصاف کیا جاتا تھا اور اپنے بیان
کی تصدیق میں ایک عرب کے مقدمہ کی تصویر چھاپی ہے -
لیکن صرف یہ ہی ایک رسمی مقدمہ ہوا تھا - کیونکہ یہ شخص
جرمنی قونسل خانہ میں ملازم اور اسکا نام قواس تھا -
ایطالیوں کو اپنے بڑے دوست کی فیلنگ کا کچھ پاس کرنا پڑا *

(۱۲) تصویر جسمیں بہت سے عرب گولی مارے جانے کے
لئے لائے جا رہے تھے *

(۱۳) تصویر جسمیں بہت سے عرب بھانسی کے لئے لائے
جا رہے تھے *

(۱۴) ایضاً - اسپر پھر دخل در معقولات ہوا - صدر نے
بیان کیا کہ ان یہودہ اور بیرحمانہ مداخلتوں سے ہمیں یہ معلوم
ہو سکتا ہے کہ اگر یہ شخص طرابلس میں ہوتا تو وہ یہی
ویسا ہی وحشی اور قس القلب ہوتا *

(۱۵) دو قیدیوں کی تصویر - جنکیساتھ عمدہ سلوک نہیں

کیا گیا - ایک ایطالوی سپاہی نے اپنے تمام زور سے اس پر ضرب بھونچائی - ممکن ہے کہ یہ لوگ واجب القتل ہوں لیکن ان کے ساتھ کشتوں کی طرح سلوک نہ کیا جانا چاہئے تھا *۔

(۱۶) تصویر جس میں فوجیوں کو صحرا کے کنارے پر لینگے اور انہیں کہا گیا کہ تم لوگ صحرا کی طرف چلے جاؤ - یہ منظر وہ لوگ جب چلے تو ایطالوی سپاہیوں نے حندقوں سے ان پر فیر کی - اکثر یہ می ہوا کہ فوراً کام تلم کرنے کے لئے ایطالوی سپاہی نے جا کر سنگین بھونک دی - پھر مداخلت ہوئی - اسپر صدر نشین نے کہا کہ میں تم لوگوں کو کئی مرتبہ خبردار کرچکا ہوں اب مجھے پولیس بلوا کر تمہیں نکال دینا پڑے گا - پھر مداخلت ہوئی - واضح رہے کہ جس شخص کو کچھ آزدگی بھونچی ہو وہ اس پلیٹ فارم پر آکر جو چٹ کھے *۔

(۱۷) عرب قیدی کی تصویر خیال کرنا چاہئے کہ کس قسم کی خوشی سے موت کا مقابلہ کرنے کو جا رہا تھا *۔

(۱۸) پچاس مردوں اور بچوں کی تصویر جنہیں گولی مار دی گئی - اس سے بڑھکر دلور واقعہ میرے دیکھنے میں ہرگز نہیں آیا اور یہ وہ واقعات ہیں جن سے میں نے شمار و اعداد قائم کئے ہیں *۔

(۱۹) تصویر جس میں دو مرد ایک ایطالوی سپاہی کے ہاتھ سے جارے گئے - میں اسکا تذکرہ کرنا نہیں چاہتا - مجبوری یہ ہوئی کہ اس ایطالوی سپاہی نے ایک لاش کو اس طرح نڈکا کر دیا کہ موٹو گراہ کسی اور طرف سے تصور نہ لے سکا - ۲۴ گھنٹہ تک یہ لاشیں سڑک پر پڑی رہیں - عرب کی عورتوں اور بچوں کو اس سڑک سے اسی لئے لانے تھے کہ وہ انی قوم کی لاشوں کو دیکھیں *۔

(۲۰) تصویر جس میں عورتوں کو ایطالوی سپاہی اسی سڑک

کیا گیا - ایک ایطالوی سپاہی نے اپنے تمام زور سے اس پر ضرب بھونچائی - ممکن ہے کہ یہ لوگ واجب القتل ہوں لیکن ان کے ساتھ کشتوں کی طرح سلوک نہ کیا جانا چاہئے تھا *۔

(۱۶) تصویر جس میں فوجیوں کو صحرا کے کنارے پر لینگے اور انہیں کہا گیا کہ تم لوگ صحرا کی طرف چلے جاؤ - یہ منظر وہ لوگ جب چلے تو ایطالوی سپاہیوں نے حندقوں سے ان پر فیر کی - اکثر یہ می ہوا کہ فوراً کام تہم کرنے کے لئے ایطالوی سپاہی نے جا کر سنگین بھونک دی - پھر مداخلت ہوئی - اسپر صدر نشین نے کہا کہ میں تم لوگوں کو کئی مرتبہ خبردار کرچکا ہوں اب مجھے پولیس بلوا کر تمہیں نکال دینا پڑے گا - پھر مداخلت ہوئی - واضح رہے کہ جس شخص کو کچھ آزدگی بھونچی ہو وہ اس پلیٹ فارم پر آکر جو چٹ کھے *۔

(۱۷) عرب قیدی کی تصویر خیال کرنا چاہئے کہ کس قسم کی خوشی سے موت کا مقابلہ کرنے کو جا رہا تھا *۔

(۱۸) پچاس مردوں اور بچوں کی تصویر جنہیں گولی مار دی گئی - اس سے بڑھکر دلور واقعہ میرے دیکھنے میں ہرگز نہیں آیا اور یہ وہ واقعات ہیں جن سے میں نے شمار و اعداد قائم کئے ہیں *۔

(۱۹) تصویر جس میں دو مرد ایک ایطالوی سپاہی کے ہاتھ سے جارے گئے - میں اسکا تذکرہ کرنا نہیں چاہتا - مجبوری یہ ہوئی کہ اس ایطالوی سپاہی نے ایک لاش کو اس طرح نڈکا کر دیا کہ موٹو گراں کسی اور طرف سے تصور نہ لے سکا - ۲۴ گھنٹہ تک یہ لاشیں سڑک پر پڑی رہیں - عرب کی عورتوں اور بچوں کو اس سڑک سے اسی لئے لانے تھے کہ وہ انی قوم کی لاشوں کو دیکھیں *۔

(۲۰) تصویر جس میں عورتوں کو ایطالوی سپاہی اسی سڑک



تقریباً ۶۰ صرب عورتوں اور بچوں کا گروہ جنکو اٹالوی سپاہیوں نے انکے منہ زور و کی لاشوں کے سامنے سے چلایا



تھے انکو سی نہیں جھوڑا گیا۔ انہوں کو سنگینوں اور دغاوں کے کندوں سے ہلاک کر دیا گیا۔ اخبارات نیویارک ورلڈ اور برلن لوکل انریجر کے نامہ نگار اٹلی والوں کی حرکتوں سے اسقدر آزدہ ہو گئے کہ انہوں نے اپنے اپنے پاس حذل کبوا کو واپس کر دئے اور کہہ دیا کہ اب ہم لوگ ایطالوی وچ کے ساتھ نہیں رہ سکتے *

مسٹر ٹی، اے، گرانٹ وقایع نگار ڈیلی

قایع نگار ڈیلی میرر لدن

میرر لدن نے تونس (علاقہ فرانس)

کی شہادت اور

سے اپنے احار کو حسب ذیل تار دیا

حق گوئی کی سرا

تھا۔ پانچ ہفتہ تک عام تکلیف اور

بہتیری خوارک صورتوں مثلا حگ ہیضہ و قن عام میں اموات کا مطر برداشت کرنے کے بعد طرابلس سے اسٹیر مین سوار ہو جانے پر میں اسقدر حوش ہوں وہ بیان سے ماہر ہے۔ ان چند آخری دنوں میں ایطالویوں کی گستاخیوں اور توہینات کو برداشت کرنے کے بعد جس طرح کسی گدے قید خانہ سے کوڑ قیدی چھوٹ جائے اب وہی میری کیفیت ہے۔ مجھکو طرابلس سے خارج کر دیا گیا ہے لیکن یہ بات کچھ میرے لئے شرم کی نہیں ہے بلکہ فی الحقیقت باعث عزت ہے۔ مجھے صرف اس لئے نکال ماہر کیا گیا کہ میں نے جو کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا وہی لکھا لیکن یہ بات ایطالویوں کو فی الحقیقت پسند نہ تھی۔ میں نے اپنا کام بلا رعایت و جانب داری کے محسوس ایک بے طرف دار کی طرح ادا کیا۔ میں ایطالویوں کی تردید الزامات کی تائید کرنے سے بزور انکار کرتا ہوں اور جو کچھ میں نے لکھا ہے اس کے ایک الفاظ کے بھی واپس لینے سے انکار کرتا ہوں۔ ۱۴ نومبر

کی شام کو جس ہوٹل میں، تھا ایک ضروری تار میرے پاس
 ہوٹل میں پھونچا اور اسکے تھوڑی دیر بعد جنگی پولیس کا ایک
 سپاہی بھی پھونچا اور اسنے یہ کہا کہ ابھی قلعہ میں حاضر ہونا
 چاہئے۔۔۔ قلعہ میں پھونچکر میں کپتان کارسیلو، جنرل کیڈوا کے
 نائب کے سامنے پیش ہوا۔ اسکے سامنے ڈپٹی میرر کی اکایان موجود
 تھیں۔ جو مضامین میں نے اپنے نام سے لکھے تھے انکی طرف
 اشارہ کر کے اسنے کہا کہ یہ سب مضامین غلط ہیں تم اپنا
 پار واپس کردو اور آئندہ کسی قسم کا تار مت روانہ کرو۔
 میں نے جواب دیا تم لوگوں کو اب اختیار ہے۔ وائے اطاعت
 کیے اور کیا چارہ ہے؟۔ لیکن میں اس امر کو ہرگز تسلیم
 نہیں کرتا کہ جو واقعات میں نے لکھے ہیں وہ غلط ہیں۔
 میں نے وہ واقعات جو میرے چشم دید تھے اسکے سامنے
 دھرائے اور کہا کہ میں ایک سطر ہی تبدیل نہ کروں گا۔ کپتان
 مذکور نے ملاقات کو یہ کھنکھاتہ کیا کہ مجھے یہ بتاؤ کہ میں
 تم کو ایک لمحہ کی اطلاع میں کھان پاسکتا ہوں۔ میں نے مسٹر
 الورڈز برٹش کونسل جنرل کا پتہ بتلایا۔ میں کونسل جنرل سے
 ملا اور تمام ماحرا اسے بیان کیا۔ لیکن انہوں نے میرے بیانات
 لکھ لیتے اور فوراً راپورڈ کر کے کو تار دینے کے سواے اور
 کچھ نہیں کیا۔ جرمنی کونسل خانہ کے ملازم فواس پر جب
 کہ وہ تار گھر کو جا رہا تھا شب کے ۸ بجے فید کیا گیا۔
 لیکن نشانہ خالی گیا۔ وہ جان بچا کر کونسل خانہ کو بھاگا۔
 (اسکے بعد فواس کو گولی مار دی گئی)۔ ایک مالطوی پر جو
 ایک جرمنی وقایع نگار کا باورچی تھا حملہ کیا گیا۔ یہ یورپین
 لباس پہنچے اپنے گھر کو آ رہا تھا اور انگریزی رہا ہوا میں سے

تھا اسکا بیان ہے کہ حملہ آور نے کچھ خبردار نہیں کیا گیا۔ چونکہ ایطالوی میرے بیانات کو سختی سے جھٹلاتے ہیں لہذا میں ٹھنڈے دل سے چند واقعات بغیر کسی دشمنی کے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اس قدر عرصہ کے بعد بھی ۱۰ نومبر کو پریٹ کے مقام میں شط والی سڑک کے قریب میں بہت سے سپاہیوں میں جو بڑوٹی پر نہ تھے سخت ہل چل دیکھی۔ سپاہی چاروں طرف دوڑ رہے تھے۔ میں دوڑ کر گیا۔ کیا دیکھتا ہوں پانچ قیدی زنجیروں سے اس طرح ایک دوسرے کے ساتھ جکڑے ہیں کہ انکا راستہ چلنا دشوار ہے۔ وہ ٹھوکر کھا کھا کر گر پڑنے لگے۔ اس میں دو سیہ قم تھے ایک نہایت لمبا۔ ایک لڑکا پندرہ برس سے زیادہ نہ ہوگا بلکہ ایک انگریز ہے تو اسکا سن ۱۴ برس کا قرار دیا تھا۔ دو معمولی عرب تھے۔ ایطالوی سپاہی ان قیدیوں کو ٹھوکر اتے بندوق کے رکنڈوں سے مارتے انپر طعنہ زنی کرنے اور تھوکتے بلکہ بڑے بڑے پتھر مارتے جاتے تھے۔ میں کہتا گیا ورنہ میرے ہی ایک پتھر آ لگتا ہے چونکہ اعراب ہل نہ سکتے تھے لہذا انکے سخت چوٹ آئی تھی۔ لڑکے کا جسم خوف کے مارے پسینہ میں شرابور تھا۔ عربوں میں سے ایک کے سر میں بہت بڑا زخم تھا۔ سفید لباس پر خون کا دھبہ موجود تھا۔ چہہ جسکی پولیس جو انکے ساتھ تھے وہ قیدیوں کو ذرا ہی نہ روکتے تھے۔ جب ان قیدیوں کو ایطالوی افسر کے سامنے پیش کیا گیا تو اسنے کہا ان لوگوں کو زمان کیوں لائے ہو انکو وہیں کیوں نہ مار ڈالا؟ اس بیان کے دو گواہ رکھتا ہوں۔ یاد رکھنا چاہیے ان قیدیوں میں ایک بالکل لڑکا تھا جس سے کوئی بلشکار نہیں کر سکتا۔ ۲۶ اکتوبر کو ایک گانوں کے

مربوب جو جلاد یا گیا تھا میں نے خود دیکھا ہے عربوں کو دیوار
 سے کھڑا کر کے گولی ماردی گئی ۔ میں نے یہاں کسی افسر کو
 نہیں دیکھا تھا ۹ یا ۱۰ یورپی شہری تھے جو گولی مارے
 ہوئے آدمیوں کے پاس دوڑ کر گئے اور گھبرا کر چلا اٹھے
 کہ بعض ایسی زندہ ہیں ۔ یہ کہہ کر وہ بھاگ کھڑے ہوئے
 تاکہ کہیں گولیاں کی بوجھار ابرہ ہو جائے ۔ دوسرے دن
 جب میں اس مقام سے گذرا تو میں نے انہیں لاشوں کو دیکھا
 بری طرح سے انکے اعصاب ٹکاڑ دیئے گئے تھے ۔ ایک بڑھے
 عرب کا سر جسکی داڑھی سفید اور گھی تھی بالکل کچل ڈالا
 گیا تھا ۔ میں نے اس دن نخلستان میں اسقدر لاشیں دیکھیں
 کہ انکا شمار یاد نہیں رہا ۔ فی الحقیقت صدہا قتل ہوئے ۔
 ہر موڑ اور گلی میں ایک خوفناک منظر تھا ۔ دیکھتے دیکھتے
 میری طبیعت گھبرا گئی ۔ اس دو دن کی عارتگری اور بیرحمی
 بیان سے ماہر ہے ۔ کیا یہ سب کے سب مسلح تھے ؟ ۔ کیا
 ان لوگوں پر مقدمے قائم ہوئے ؟ ۔ بڑے تعجب کا مقام ہے
 کہ میں نے اسقدر لاشیں دیکھیں لیکن ایک مقدمہ ہی میرے
 دیکھنے میں نہ آیا ۔ بعض واقعات جو میرے دیکھے میں آئے
 انکے بیان پر میں نے اپنے دستخط ۲۷ اکتوبر کو کردئے تھے ۔
 میں بھلے لکھ چکا ہوں کہ غیر مسلح اشخاص بغیر چوں و چرا
 کے مار ڈالے جانے لگے ۔ میرا خیال ہے انگریزی فونسل نے سر
 ایڈورڈ گرے کو اسکے متعلق لکھا ہوگا ۔ ان سب واقعات کو
 تدریجہ تار بھیجے گی مجھے اجازت نہیں دیکٹی اور فرانسیسی
 پندر تک پہنچ جائے گا ۔ مجھے انتظار کرنا پڑا اور یہی وجہ
 ہے کہ یہ واقعات اس قدر رد کے بعد لکھے گئے *

حرمنی وقایع نگار
کی شہادت

ویسٹ مسٹر گرٹ لندن نے حیرمی اخبار نو کا
انچیر کے وقایع نگار ہروان کاٹیرگ کا ایک
مضموں اسی عنوان کے متعلق حسب ذیل شام

کیا ۔ وقایع نگار مذکور نے مسٹر میکلا اور دیگر وقایع نگاران
اخبارات کے بیانات کی تصدیق کرتے ہوئے لکھا ۔ ابطالویوں نے
یہ قتل خوف و ہراس کے باعث کیا ۔ کیونکہ چار سو عربوں
نے پیچھے سے ابطالویوں کو ایسا گھیر لیا تھا کہ ابطالویوں کو
شکست اٹھانی پڑی ۔ ابطالوی زحیوں کے ساتھ عرب اچھا سلوک
کریے تھے جسکا اقرار خود ابطالوی امسرون نے کیا ہے ۔ ابطالوی
سباہی بلا کسی وجہ کے جس عرب کو زندہ ہاتھ مار ڈالتے تھے
چاہے عورت ہو یا بچہ ۔ میں نے ایک ابطالوی ۔ امسر سے بطور
شکایت کے کہا کہ ایک عورت پاں بھر نے کو جا رہی تھی ابطالوی
سباہیوں نے اسے بلا وجہ مار ڈالا ۔ ابطالوی افسر نے جواب دیا ،
کہ ہمارے سباہی گولی چلاتے وقت مرد و عورت کی ہمیشہ تیز
نہیں کر سکتے : یہ جملہ ذلیلہ اس اقبال کے ہے کہ بغیر کسی
تعمیقات کے قتل عام جاری کیا گیا تھا ۔ جس عورت کا تذکرہ
خصوصاً بطور مثال کے کیا گیا ہے اسکا حال یوں ہے کہ ایک
نوجوان عورت ایک ماہیہ سے اپنے بچے کو تھامے دوسرے
ہاتھ میں پاں کا گھڑا لٹے ایسے راستہ سے جا رہی تھی جہاں
کسی قسم کا ہنگامہ نہیں تھا ابطالوی سباہیوں نے ۴ مرتبہ ہیر
کر کے اسے رہمن پر سلا دیا ۔ نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ
میں نے ایک اخبار نویس اور ایک کونسلر کے ڈروگمان کی
میت میں پھنسم خود دیکھا ہے کہ ریگستان میں ابطالوی سباہی
ایک سولہ سترہ برس کی لڑکی کو ہرہ کٹے کھینچتے چلے جاتے

تھے اور ایطالوی سپاہی ہنسنے جانے تھے ۔ ہڈی لڑکی پیر کے ورم کے باعث بیمار تھی ۔ اور جب یاس و نامیدی سے گر پڑی تو سپاہیوں نے اسکی ہانگ پکڑ کر گھسبٹا شروع کیا اور ایطالوی جنگی ہسپتال سے ۲۰ قدم کے فاصلہ پر ڈال دیا ۔ یہاں وہ رو رو کر پانی مانگ رہی تھی ۔ وقایع نگار مذکور نے ایطالوی ڈاکٹران جنگ کی توجہ اس امر پر مصطف کرائی مگر یہ لوگ اس لڑکی کی نصیبت پر ہسپتال میں کھڑے ہنس رہے تھے ۔ ان ڈاکٹروں نے مجھ سے کہا جاؤ اپنا کام کرو ۔ وقایع نگاران اخبارات رات گئے جب لوٹ کر آئے تو انہوں نے اس لڑکی کو حالت تزع میں پڑا پایا ۔ دو بڈھی عورتیں بھی اسکے پاس پڑی تھیں جنکے ساتھ ہی یہ بھی سلوک کیا گیا تھا ۔ دوسرے دن صبح کو دونوں مر گئیں ۔ ایطالوی سپاہی حجرہ بیان کر تے تھے کہ میں نے اتنے عرب مارے اور جب انسے کوئی پوچھتا تو وہ یہ کہتے : عرب دھاباز ہیں ۔ ایطالوی سپاہی کبھی اپنے افسروں کے ساتھ اور کبھی بغیر افسروں کے قتل عام مچاتے رہے ۔ جب کبھی کسی کو خاصکر قتل کرنا مقصود ہوتا تو سب سپاہی اور اکثر افسر دوڑ کر فیر کرنے کو جمع ہو جاتے تھے ۔ چنانچہ ایطالوی سپاہیوں کی ایک جماعت نے ایک بڈھے اور ۱۴ برس کے ایک لڑکے پر چار سو گولیوں کے قریب ماریں ۔ فیر کرنے کے لئے اکثر سپاہی اوز افسر دھکا دھکڑ بیڑ سے آگے بڑھ جاتے تھے ۔ وقایع نگار مذکور کا بیان ہے کہ ایطالوی سپاہی بزدل و بد خلق اور ڈر پوک ہو گئی ہے اور مہم طرابلس کے لئے یہ بات انکے لئے قتل بد ہے ۔

لندن کے اخبار ڈیلی نیوز کو طرابلس سے ۲

نومبر کو مضمون ذیل بھیجا گیا تھا *

جنرل کینوا کی قابلیت و ایطالوی فوج کی خنمی

چشم دید حالات

از مسٹر میکالا

مشکلات مدافعت طرابلس اور ترکوں کی انتہائی بہادری نے ایطالیوں کے لئے موقع حگ، کو اس طرح نازک بنا دیا تھا کہ ایطالوی سپاہی ڈرپوک ہو گئے تھے اور اسی دہشت کے باعث جبکہ باہر اور اندر سے عربوں نے - ایطالیوں پر حملہ کیا، تمام اعراب پر خوفناک دہم کی گئی - فتح یابی کے حوش میں حسینے لئے ایطالوی بہت بے چیں تھے یہ حرکتیں سرزد نہیں ہوئیں بلکہ ایطالیوں کے بعد متردد اور منذب اور محوف ہونے کے باعث وقوع پذیر ہوئیں - ۲۳ سے ۲۶ اکتوبر تک باہر سے عربوں نے رابر حملے کئے - اسکے ساتھ ہی نخلستان سے بھی عربوں نے فیر کئے - ایطالیوں کی بشت پر میر کا کیا جانا بہت خوفناک کام تھا لیکن فی الحقیقت اس سے ایطالیوں کو زیادہ نقصان نہیں پہونچا اور باہر سے بھی کوئی سخت حملہ نہیں ہوا لیکن اسکا اخلاقی نتیجہ بہت خوفناک ہوا - فی الحقیقت جنرل کینوا ہر مسلح شخص کے مار ڈالنے میں برسر حق تھا لیکن مسلح اشخاص جو سے زائد نہ تھے - شمال کینوا نے چار ہزار مرد اور چار سو فوج و بچے مار ڈالے - مسلح آدمیوں کے متعلق میرہ معترض نہیں ہوتا مگر بے گناہ زن و بچوں کے بے دریغ قتل پر حق نہیں کسی تحقیقات کے عمل میں آیا - تمام قرب و فواح کے سڑے مقامات ایطالوی سپاہیوں نے گھیر لئے تھے اور گھروں چھوڑ دیوں اور کھجوروں کے باغوں میں گھس گھس کر انسانی شکار کئے پیچھے پڑے تھے - ایطالوی سپاہی نہ صرف اس عرب کو جو دامنہ میں مٹاتا گولی مار دیتے تھے بلکہ خوف و ہراس سے پریشان ہو کر آپس ہی میں فیر کر بیٹھتے تھے جس سے از سر نو قتل عام رہا ہو جاتا تھا - بالکل وی روما کے گھاس والی کارخانہ

مشکلات مدافعت طرابلس اور ترکوں کی انتہائی بہادری نے ایتالیوں کے لئے موقع حگ، کو اس طرح نازک بنا دیا تھا کہ ایتالوی سپاہی ڈربوک ہو گئے تھے اور اسی دھشت کے باعث جبکہ باہر اور اندر سے عربوں نے - ایتالیوں پر حملہ کیا، تمام اعراب پر خوفناک دہم کی گئی - فتح یابی کے خوش مین حسینے لئے ایتالوی بہت بے چیں تھے یہ حرکتیں سرزد نہیں ہوئیں بلکہ ایتالیوں کے بعد متردد اور منذب اور محوف ہونے کے باعث وقوع پذیر ہوئیں - ۲۳ سے ۲۶ اکتوبر تک باہر سے عربوں نے رابر حملے کئے - اسکے ساتھ ہی نخلستان سے بھی عربوں نے فیر کئے - ایتالیوں کی بشت پر میر کا کیا جانا بہت خوفناک کام تھا لیکن فی الحقیقت اس سے ایتالیوں کو زیادہ نقصان نہیں پہونچا اور باہر سے بھی کوئی سخت حملہ نہیں ہوا لیکن اسکا اخلاقی نتیجہ بہت خوفناک ہوا - فی الحقیقت جنرل کینوا ہر مسلح شخص کے مار ڈالنے میں بر سر حق تھا لیکن مسلح اشخاص سو سے زائد نہ تھے - شمال کینوا نے چار ہزار مرد اور چار سو فوج و بچے مار ڈالے - مسلح آدمیوں کے متعلق میرہ معترض نہیں ہوتا مگر بے گناہ زن و بچوں کے بے دریغ قتل پر اس کا بغیر کسی تحقیقات کے حمل میں آیا - تمام قرب و فواح کے سڑے مقامات ایتالوی سپاہیوں نے گھیر لئے تھے اور گھروں چھوڑ دیوں اور کھجوروں کے باغوں میں گھس گھس کر انسانی شکار کے پیچھے پڑے تھے - ایتالوی سپاہی نہ صرف اس عرب کو جو دامنہ میں مٹاتا گولی مار دیتے تھے بلکہ خوف و ہراس سے پریشان ہو کر آپس ہی میں فیر کر بیٹھتے تھے جس سے از سر نو قتل عام رہا ہو جاتا تھا - بالکل وی روما کے گھاس والی کار خانہ

فرمانش سے سلب احمر کی خدمات کے متعلق حال ہی میں اٹلی سے طرابلس پہنچے تھے - میری اس استدعا سے پادری صاحب مسطور چوٹ پڑے لیکن جب میں نے یہ کہا کہ تمام طبی احرافات میں اپنی حب سے دوگنا تو وہ پھر سدھل گئے اور لڑکے کی امداد کے لئے کسی کے دھبے کا وعدہ کیا - ایک گھنٹہ بعد میں پھر لڑکے کے پاس واپس آیا مگر معلوم ہوا کہ پادری صاحب نے ابھی تک اپنے وعدہ کو پورا نہیں کیا - لڑکا اسی حکم پڑا تھا جسکی ناک آنکھ کان اور منہ پر مکھیاں مردہ سمجھکر بھٹک رہی تھیں - دونوں بڑھی عورتیں بھی اسی حکم پڑی تھیں - اسکے بعد میں دوسرے فرانسیسی شخص کے پاس گیا مگر اس سے بھی مطلب برآری نہ ہوئی - راستہ میں پادری صاحب سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے آنکھ چاکر میرے سامنے سے نہ محنت کہا کہ آپ کیوں درد سر میں مبتلا ہوتے ہیں اسے مرے ہی دھبے - غرض یہ جملہ مقدس پادری صاحب کہہ کر روانہ ہو گئے - فرانسیسی حشائیں میرے ساتھ ہوئے - ہم دونوں نے ملکر عربوں کی خبر گیری کے متعلق بہت سی کوششیں کیں مگر - بے سود ثابت ہوئیں - ایطالیوں کے غیظ و عصب کے باعث کسی ہسپتال میں عربوں کا پہنچانا بالکل ناممکن تھا - میں نے دوبارہ حرج دیکر عربوں کی خبر گیری کرائی چاہی مگر کچھ کامیابی نہ ہوئی - جہان میں کھڑا تھا اسکے چہرہ پر قدم پر ایک ایطالوی سپاہی وحشیانہ طور پر ایک لاش کو ٹھوکرا رہا تھا - میں نے اسے قریب المرگ عربوں کی خبر گیری کے لئے روپیہ دینا چاہا مگر اسنے انکار کیا - میں نے ایک ایطالوی مزدور کو اس کام کے لئے امداد کر لیا تھا مگر اسے

عرب لڑکے کو دیکھنے ہی کہا کہ اسے ہیضہ ہو گیا ہے مین
 ایک ہزار پونڈ کے معاوضہ میں یہی کوئی خدمت انجام نہ دینگا۔
 نوحوان فرانسیسی کے ساتھ ایک ترحان تھا۔ اسنے لڑکے سے عربی
 مین پوچھا کہ کیا ماجرا ہے۔ اسنے بیان کیا کہ مجھے بھوک اور
 پیاس کی تکلیف ہے۔ یہ کہہ کر اسنے پیر کے بل کھڑا ہونا چاہا
 مگر کھڑا نہ ہو سکا۔ اس لڑکے نے اپنا حال بالکل سچ بیان کیا
 تھا کیونکہ دوسرے دن صبح کو جب مین وہاں گیا تو لڑکا
 سرچکا تھا۔ اسکے منہ اور ناخونوں میں مٹی بھری تھی اور یہ
 معلوم ہوتا تھا کہ عالم نزع مین اسنے رمین پر بے قرار ہو کر مسہ
 اور ہاتھ مارے تھے۔ یہ شخص ایسی سبکی میں سر گیا کہ ایک
 گھونٹ پانی تک اسے نصیب نہ ہوا۔ اسکے قبیلے کے تمام مرد، عورت
 اور بچے مارے جا چکے تھے۔ دو عورتیں جو کچھ دُور آگے
 پڑی تھیں وہ بھی جان بحق تسلیم ہو چکی تھیں۔ جس احاطہ مین
 یہ لاشیں پڑی تھیں اسکے دروازہ پر کئی نیم غافل ابطالوی
 سپاہیوں کا بھرا تھا۔ دن کے وقت یہاں کسی عرب کا گذر
 بہت مشکل تھا۔ اگر کوئی آتا تو فوراً مار ڈالا جاتا۔ رات کے وقت
 کسی یورپین کا بھی یہاں آنا خوفناک تھا۔ ابطالوی زبان کی بخون
 واقفیت سے ہی ہمیشہ پتہ نہ ملتی تھی۔ دوسرے روز دن
 دھاڑے ایک انگریزی راجا لارنسو وَلکن ماطلوی کو جو ماہی گیری
 کا پیشہ کرتا تھا ایک ابطالوی سپاہی نے سمندر کے کنارے ایک
 مشہور و معروف راستہ میں مار ڈالا۔ عربوں کے ثنابت وسیع اور
 سرسبز محلہ پر جو بوملیانا سُرک کے نائیں حاب واقع ہے انسانی
 شکار ہو رہا تھا۔ چاروں طرف لاش فی لاش دکھائی دیتی تھی
 ایک طویل السات فزلی سُرک کے سچ مین مردہ پڑا تھا جسکی

کھوپڑی کلباڑی یا بندوق کے کندے سے اڑادی گئی تھی ۔
 کھوپڑی کی ساری کائنات دھڑ سے کٹی مٹ دور پڑی تھی ۔
 لاش گرم تھی جبکہ ایک ایطالوی سپاہی ٹھوکر لگا کر تماشہ دیکھہ
 رہا تھا ۔ کئی درجن ایطالوی سپاہی ہاتھوں میں طمنچے لئے ہر عرب
 کو حو سامنے ملتا مار ڈالتے تھے ۔ کبھی کبھی ان سپاہیوں نے
 عربوں کے دھوکھے میں اپنے ہی سپاہیوں کو مار ڈالا ۔ ایطالوی
 سپاہیوں پر خون کا نشہ سوار تھا ۔ نشہ کے تمام آثار انہیں موجود
 تھے یہی تمایا ہوا چہرا ، سرخ آنکھیں ، ہاتھوں کی جنبش ،
 آہے سے باہر ہو جانا ، ٹیگ مگ کی چال اور ضبط کی عدم
 موجودگی ۔ میں چند ایطالویوں کے ساتھ جا رہا تھا دور سے
 ایطالویوں نے ہم لوگوں کو عرب سمجھکر گولی کا فیر کیا اور
 ایک گولی میرے سر کے اوپر سنسناتی نکل گئی ۔ میں نے دیکھا
 کوئی ایک درجن ایطالوی سپاہی طمنچوں کو ادھر ادھر گھماتے
 آ رہے تھے ۔ اس ایطالوی گروہ کا سرغا کوئی فوجی افسر
 نہ تھا بلکہ ایک ایطالوی اخبار نویس تھا ۔ ایطالوی اخبار نویسوں کی
 تعداد وہاں چالیس یا پچاس تھی ۔ اس شخص کی آواز بھرائی ہوئی
 اور شرابیوں کی طرح کراخت تھی ۔ ایک بلع کے کارے میں نے
 ایک عرب خاندان کو چھپا ہوا دیکھا جس میں چند مہینوں کا ایک
 بچہ بھی تھا ۔ ایک عرب جو غالباً اس بچہ کا باپ تھا کچھہ کہا نے
 کا سامان لائے کو بھاتک سے نکلتا چلتا تھا ۔ وہ شکار کرتے
 ہوئے جانور کی طرح خوف زدہ تھا ۔ مجھے دیکھنے ہی دیک
 گیا ۔ میں نے اسے گولی مارے جانے نہیں دیکھا لیکن مجھے
 یقین ہے کہ وہ ہرگز نہیں بچا اور وہ کیا مٹی بلکہ اس کے گھر
 کا ایک مجلس ہی نہیں ۔ اس وسیع مخلصان میں بہت سے شیعرو

پچھے بھی رہے ہونگے لیکن یہ سب کیا ہوئے ؟ - انکی مائیں
 کہاں چلی گئیں ؟ - ان تین حوثاک دن کے اندر تقریباً چار سو
 دن و پچھے مار ڈالے گئے اور کوئی چار ہزار مرد مارے گئے
 ہریسکے - بہت سی عورتوں کو مردوں کے دھوکھے میں گولی
 سے ہلاک کر دیا گیا - ایطالوی سپاہی دور ہی سے نشانہ لگا کر
 زمین پر سلا دیتے تھے - بہت سے ملکوں میں کوئی شخص بغیر سرکاری
 حکم کے جان سے مارا نہیں جاتا لیکن طرابلس میں حنط جان
 کے لئے ہر عرب کو ایک - رکاری ملتا تھا اور اسکے ساتھ ہی
 ایطالوی زنانہ میں ایک پرواہ اس مسموم کا ہوتا تھا کہ حامل
 نگو گولی یہ ماری جائے - جرمی قونسلخانہ کے پاس ہی ایک
 عرب بھلے مانس سے مجھے کچھ پوچھنے کی ضرورت پڑی اسنے
 گھبرا کر ایطالیوں کا پرواہ نکالکر دکھلا یا - اسکے ہاتھ
 ڈر کے مارے تھر تھراے تھے - اسکے بعد عرب نے مجھے یہ کہا
 کہ ترک برے ہیں مگر وہ بھی عورتوں اور بچوں کو قتل
 نہیں کرتے - یہ معلوم ہوتا تھا کہ حہنم کا بھاٹک کھول دیا
 گیا ہے - شور و غل چیخ اور ہکار کا عالم برپا تھا اور ایسا
 معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی جہنم کسی شراب خانہ کے بندہ ہونے
 وقت دمناً مکی آئی ہے - ایک گوشہ سے پچاس مسلح سپاہی
 بادشاہ اٹلی کی وردی بیٹھے نکلے - یہ قیدیوں کو لارٹھے جن کی
 مشکبے پشت کی جانب بندی تھیں - ان قیدیوں میں ایک طویل القامت
 زنانہ (فران طرابلس کے شہروں میں سے ایک مشہور شہر
 ہے) یورپی لباس میں تھا اور اسکے ساتھ بارہ یا تیرہ
 برس کا ایک لڑکا گدمی رنگ کا لال ٹوپ بیٹھے تھا - ایطالوی
 سپاہیوں نے ہماری جاست کو سامنے سے اٹھ جانے کو لکارا

ایطالوی متوالوں کی طرح لڑکھڑانے جانتے تھے اور انکا لفظ آگے آگے تھا ۔ افٹ کا چہرہ متایا تھا اور سپاہیوں کی طرح اسکا ہاتھ قانو میں ہ تھا ۔ اپنے سپاہیوں کو جس طرح وہ اپنے احتیاج سے خارج کرچکا تھا وہی ہی آپ کو ہاتھ سے دیکھا تھا ۔ ان سپاہیوں کے قریب جانا بہت خوفناک تھا اوو حس طور سے کہ وہ حوش میں بہرے اور رفلں لٹے تھے انکے پاس سے جاکھلے میں گولی لگ جاتے کا احتمال قوی تھا ۔ اس اس سے وہ خود بھی واقف تھے ۔ جب تو وہ چلاکر اور شور و عل ریا کرکے لوگوں کو راستہ سے دور ہوجائے کا انتباہ دیتے تھے ۔ یہ سپاہی قیدیوں کو مٹی کے ایک ہونڈے میں حسکے ایک طرف کی دیوار بالکل گرہڑی تھی لائے ۔ یہ ہونڈا کئی ہسے سے کم سے کم ایک رحمت کے پاحاہ کا کام دے چکا تھا ۔ اس ناپاک مقام کے اندر دو دو کرکے قیدیوں کو دیوار سے کھڑا کیا گیا اور پھر انہن گولیوں سے چھلی کردیا گیا ۔ ایطالوی سپاہی حو چاہتے کرتے تھے اور انہیں کسی قسم کا وہ ضابطہ و طریقہ یا احلاق حو انگلستان ، جرمنی ، ترکی ، جاپان وغیرہ کی مہذب فوجوں میں جنگی بھانسی یا قس کے متعلق پایا جاتا ہے ۔ موحود ہ تھا ۔ سپاہیوں کی شکڑی کا سردار اپنے پستول سے قیدیوں پر فیر کرتا تھا ۔ قیدی اپنے ساتھیوں کو گرتے دیکھکر اپنی ماری کے منظر رھتے تھے لیکن انکے حواس اسقدر بجا تھے جیسے کہ وہ خود تماشائی تھے ۔ فیرانی عرب کی بغل میں ایک ایطالوی سپاہی کھڑا ہوا کچھ کہہ رہا تھا ۔ دوسرا سپاہی لڑکے کی ترکی ٹوبی کے بھدنے سے تشخیر کر رہا تھا ۔ لیکن لڑکے ر اسکا کچھ اثر ہ ہوتا تھا ۔ جس طرح مین نے

اور عربوں کو قتل کے وقت خاموش اور مطمئن دیکھا ویسا ہی یہ بھی لڑکا کھڑا تھا ۔ چونکہ صرف دو لڑکے کے فاصلہ سے میں کیا حاشا تھا سب گولیاں نشانہ پر بیٹھتی تھیں ۔ لڑکا دوسرے بول میں تھا اور اگرچہ زرد رو تھا مگر بالکل مطمئن تھا ۔ لڑکا دو پہلے متولوں کی لاشوں پر آہستہ چلا اور پہلے ہی مجموعی فیر میں منہ کے بل اوندھا گر پڑا ۔ اسکی ساتھی کے دھبے گال پر گولی ماری گئی ۔ اسکی ہمد بائیں بازو پر کیونکہ خون کے بہنے سے اور اس حرکت سے جو پہلے ایک طرف سے دوسری طرف کو ہونے لگا یہ بات صاف معلوم ہوتی تھی ۔ یہ شخص برابر کھڑا رہا اور کئی زخم کھا کر بھی قاتلوں کے سامنے دیوار سے لک کر دایرہ کھڑا رہا ۔ جب وہ گر پڑا تو اسکا جسم قواعد دان سپاہی کی طرح چڑا تھا ۔ سب سے آخر میں طویل القامت فزانی کی ماری آئی ۔ اسنے ابطالوی زبان میں گفتگو کی ہوگی کیونکہ دیوار میں لگانے کے قبل اس سے سپاہیوں نے کچھ پوچھنے کے لئے دباؤ ڈالا ۔ سپاہی بظاہر اس سے کوئی راز یا دوسروں کے پھسانے کے متعلق کچھ پوچھ رہے تھے لیکن اسنے اپنا سر ہلایا ۔ اسکو دور کنارے میں کھڑا کیا گیا کیونکہ تمام جگہ ایسی لاشوں سے بھر گئی تھی جنکے برہنہ اعضا اور خون سے لٹھڑے ہوئے جسم عجیب و غریب طور پر ایک دوسرے کے ساتھ مٹ مٹا کر پیچیدہ ہو گئے تھے ۔ اسی فزانی کے پاس ایک پٹھا داڑھی والا شریف سنجیدہ صورت عرب کھڑا تھا ۔ جانسوز فیر کے ایک یا دو سکینڈ پہلے اس عرب نے اپنے ساتھی سے اسطرح کہا جیسے کوئی کسی دوست سے راستہ میں کچھ کہتا ہے ۔ اس نے اپنا سر ہلایا ۔ او

جو کچھ بھی کہا ہوگا وہ کیسی معلوم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ
 اسکے ساتھ ہی رفلوں اور طمنچوں کی - ن کر دینے والی فیروں
 کی آوازیں آنے لگیں - وانی گر پڑا - اس منظر کے دیکھنے
 والے یسبون اسے اور سپاہی تھے جو ہر جوڑ کے مارے
 جانے پر خوشی کے مارے چلا تے بلکہ ناچتے جاتے تھے -
 صلیب احمد کا ایک ڈاکٹر جسکے منہ میں سگرٹ اور ہاتھ
 میں تصویر لیے کا کرا تھا تصویر لینے کو نکل آیا تھا اور
 یہ وہ ڈاکٹر تھا جسے بیمار عرب لڑکے کی مدد کا وعدہ کیا
 تھا لیکن اپنے عہد کو پھر توڑ دیا - اسے خوفناک مناظر کی تصویر
 کھینچنے میں ایطالوی افسر ہمیشہ مشغول تھے - جب آخری عرب
 کا قتل ہو چکا اور کوئی نشانہ باقی نہ رہا تو کیا ایطالوی افسر
 اور کیا سپاہی مجنوناہ طور پر لاشوں کے دیکھنے کو آئے اور
 انکے قہقہہ اور غیر مہذب گفتگو سے کرۂ ہوا گونج اٹھا تھا *
 حقیقی اس یہ ہے کہ جنرل کینیوا اور اسکے سپاہی اپنی حالت
 کو بہت ہی مخدوش سمجھ چکے تھے - ایک ایطالوی رجمنٹ میں
 ایک عربی لڑکے کو سپاہیوں نے ہالا تھا وہ یکایک چہرا لیکر
 فوج کے کپتان پر جھپٹ پڑا - جرمنی قواں نے جب ایک
 ایطالوی سپاہی کو مار ڈالا تو اسوقت انشائی نوبت بھونچ گئی
 تھی - سپاہی ہسٹول کی لٹی پر ہاتھ رکھ کر ماہر نکلتے تھے -
 ہر افسر کے ساتھ ایک سپاہی رفل لئے موجود ہوتا تھا - بازار
 میں تو کوئی ایطالوی ، عرب کے سامنے سے جب تک کہ پوشیدہ ہتیار
 پر اپنا ہاتھ نہ رکھ لے نہیں گذرتا تھا کہ مبادا چہرا لیکر کوئی
 جھپٹ پڑے - اس خوف سے قتل عام کی وجہ سمجھ میں آسکتی
 ہے - ایک ہی اس خوف کو فی الحقیقت ہا مبالغہ بنا دیا گیا تھا - میرے

خیال میں بیس عربوں نے بھی ایطالویوں کی پشت پر فیر نہ کئے ہوئے اور جیسا کہ ایطالویوں کا بیان ہے اگر واقعی اسی سختی سے میر کیا گیا ہوتا تو ایطالوی روج کی قطار درہم برہم ہو جاتی۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اس جگہ کے متعلق ہر بات کو بڑھا کر بیان کیا گیا ہے سوائے ان اموات کے جو ایطالویوں میں ہیضہ یا جگہ کے باعث واقع ہوئی ہیں۔ ہر ایطالوی امیر بہادر ہے اگرچہ اسے سوا اسکے (کہ ایک توپچی کو یہ حکم دیا تھا کہ خاموش مقام پر جنگی جہاز سے دس انچہ کے گولے مارے جائیں) اور کوئی بہادری نہیں دکھلائی۔ دشمنوں کے مقتولوں کی تعداد ہمیشہ کثیر بتلائی جاتی تھی۔ ایسے ہی «دریہ آمیز» پشت کے حملہ میں بہت مسالہ سے کام لیا گیا۔ اگرچہ اور مسالوں نے کسی کو نقصان نہیں پہنچایا۔ مگر اس موقع پر جو مسالہ ہوا اس میں ۳ ہزار سے اوپر بے قصور مرد عورت اور بچے مارے گئے۔ قصور یہ تھا کہ بہت سے عربوں کے گھروں میں کارتوس اور رملیں پائی گئیں۔ لیکن اگر میرے بکسوں کی تلاش کی جاتی تو بہت سے ترکی کارتوس برآمد ہوتے جسکو میں نے ترکوں کی رسالہ والی مارک میں پایا تھا جہاں تقریباً پچاس ہزار یا ایک لاکھ کارتوس ترکوں نے جھوڑ دیئے تھے۔ ترکوں نے جب شہر طرابلس کو ایطالویوں کے اترنے کے قبل جھوڑ دیا تھا تو اس پاس کے غریب عربوں نے رسالہ والی مارک کا سارا سامان لوٹ لیا تھا۔ کرنل اسپیلی نے یہ حال مجھے بیان کیا اور مجھے یہ دکھلایا کہ کھڑکیوں کے شیشے کھوٹے ہیں۔ دروازوں کے دستے، منر، قالین اور کیلین وغیرہ سب ہمارے کردی گئے۔ میں نے خود دیکھا کہ ایطالویوں نے آئینے کے

چند ہی دن بعد عرب ہر قسم کے غنیمت مثلاً صمدوق ،
 تھیلے ، کاغذ وغیرہ فروخت کر رہے تھے جو میرے خیال میں اسطرح
 حاصل کیا گیا ہوگا ۔ عرب بہت رملوں اور نارود بھی اٹھا لے گئے۔
 تھے ۔ ترکوں کے پاس سامان جنگ اسقدر وافر موجود تھا کہ
 وہ قلیل عرصہ میں سب اٹھا کر یہ لیجاسکے ۔ شارع شط کے
 حالی شدہ قلعہ میں تقریباً ایک درجن عربوں کو میں نے بھرے
 ہوئے گولوں سے نارود نکالتے دیکھا ۔ ۲۲ اکتوبر کو بھی یہی
 اور دیگر عرب دوسرے قلعوں میں ایطالویوں کے سامنے بیدھے
 گولوں سے نارود نکال رہے تھے ۔ ایطالوی سپاہی بھی میری طرح دور
 ہی سے ان حالات کو دیکھتے تھے ۔ یہ عرب ان گولوں سے نارود
 صرف ایک ہنڑے اور چھٹی سے نکال رہے تھے ۔ میں اسکی تصویر
 لیکر حلدی سے دور جا بیٹھا ۔ یہ ماموم کسی معجزہ کے باعث یا
 اور کسی سے یہ عرب ۲۳ اکتوبر تک بیچ گئے جسکے
 ایطالویوں کو یکایک یہ شبہ پیدا ہو گیا کہ انکے خلاف سخت
 سازش کی جارہی ہے ۔ چنانچہ انہوں نے ہر عرب کو جسکے
 پاس کچھ بھی سامان جنگ برآمد ہوا گولی سے مار ڈالا تھا ۔
 صرف نارود یا رملوں کا نکل آنا موت کی سزا کا باعث یہ
 ہوتا تھا بلکہ استرہ حمر چاقو یا اور کوئی نقصان رسان آلہ کے
 برآمد ہو جانے پر بھی سزائے موت دیدی جاتی تھی ۔ استرہ تمام اسلامی
 گھروں میں ایک ضروری چیز ہے ۔ بیسوں آدمی محض استرہ
 رکھنے کے حرم میں مار ڈالے گئے ۔ فصائوں کو انہیں کی چھریوں
 سے مار ڈالا گیا ۔ جس بات نے اس جنگ کو اور بھی خونخوار
 بنادیا وہ یہ ہے کہ ایطالوی عربوں کو اپنا حریف سمجھے سے
 انکار قطعی کرتے ہیں ۔ چونکہ طرابلس میں صرف چند ہی ہزار

ترك موجود ہیں لہذا اس حویز کا یہ مطلب ہے کہ جو عرب مسلح ملے اسے بغیر مقدمہ قلم کئے گولی سے مار دیا جائے۔ یہ صحیح ہے کہ عربوں کے پاس کوئی وردی نہیں۔ ٹرانسوال کے بوٹروں کے پاس ہی وردی ہے لیکن انگلستان نے انکو اپنا حریف تسلیم کیا تھا۔ اسوقت صرف پندرہ سو عرب ابطالویوں پر حملہ آور ہوئے تھے جس میں اکثر کے پاس وہی سو برس گذشتہ کی توڑے دار بندوبستیں تھیں۔ واقعی کبھی غیب و عرب بہادری سے ترکوں اور عربوں نے طرابلس میں بیس ہزار سے اوپر ابطالوی فوج کا حسمیں سے ۱۲ ہزار ہمیشہ خدقوں میں پناہ گریں رہتے تھے مقابلہ کیا ہے۔ موحودہ حکم ندارد کرنے والے جنگ ہے۔ ابطالوی اس بات کو نہایت خوشی سے صحیح تسلیم کرتے ہیں اور ان عربوں کو جو ان کے مقابلہ میں برسر حکم ہیں ندارد کرنے کے لئے بالکل تیار ہیں۔ ۲۶ اکتوبر کو عربوں کے دو گروہ مدرسہ رسالہ کے پاس اس بہادری سے لڑے کہ ابطالویوں کا ایک دستہ بالکل صاف ہو گیا۔ ایک گروہ ایک گھر میں محصور ہو کر لڑا اور سامان جنگ کے ختم ہو جانے پر باوجود اسکے کہ سفید جھنڈی بلند کی گئی مگر سب صاف کر دئے گئے۔ اس جنگ میں ابطالویوں کو بہت نقصان اٹھانا پڑیگا۔ انہوں نے عربوں کے زن و بچہ کو مار کر انکے گھروں کو حلا دیا ہے اور یہ ہی وجہ ہے کہ عرب سرروشی پر آمادہ ہو گئے ہیں اور یہ سمجھ لیا چاہیے کہ جان بازی سے لڑنے والے کس طرح لڑتے ہیں۔ اگر شہر طرابلس سے اتلی ایک قدم بھی آگے کو نہ بڑھائے تو مجھے کچھ بھی تعجب نہ ہوگا۔ طرابلس میں ابطالوی اس طرح رہیں گے بسطرح ایک

دوسری یورپی قوم والے یہی ہسپانوی ملایا من ر لے پڑے ہیں ۔
 ممکن ہے کہ صلح ہوتے وقت اندرون طرابلس اور شاید کچھ
 چھوٹے چھوٹے بنادر ترکوں ہی کے ہاتھ میں رہیں ۔ بعض ناظرین
 اخبار جو میرے مندرجہ بالا مضمون کو پڑھیں گے ممکن ہے مجھے
 بہت ہی دکی الحس سمجھیں لیکن میں ذکی الحس نہیں ہوں ۔
 میں نے بڑی بڑی لڑائیاں دیکھی ہیں ۔ میں نے چیبون کو چیبون
 سے قتل ہوتے اور چیبو کو روسیوں کے ہاتھوں سے مارے
 جانے ، اور ترکوں کو ترکوں کو پھانسی پر کھینچتے ہوئے دیکھا
 ہے مگر سوائے اس سراسر اعدام کے جسے میں نے پہلے یہاں دیکھا
 اسکے قبل یہ تو کچھ متأثر ہوا اور نہ میں نے کچھ چون و چرا
 کی ۔ چون و چرا کرنے کے بجائے میں موٹو لبا کرتا تھا ۔ طرابلس
 میں قصایان کچھ اس وضع کی ہڑت ہیں جس پر سلطان عبدالحمید اور
 موسیو پورسکوچ (روسی) بھی حشمناک ہر کر معترض ہو جاتے ۔
 عالاً میرا یہ خیال کرنا صحیح ہو گا کہ جنرل کیبوا کی تشدد آمیز
 کارروائیوں کو حق بجانب کہہ والے صرف ایطالوی اخبارات ہیں
 بعض لوگ یہ کہیں گے کہ جس لڑکوں کے قتل کئے جانے کا ذکر
 میں نے اوپر کیا ہے انہوں نے اسطرح استعمال کئے ہرنگئے لیکن یہ
 خیال میں کیونکر آسکتا ہے کہ بیمار لڑکے یا بڈھی عورتوں نے
 ہتھیار چلائے ۔ مقتول عربوں سے دسوان حصہ بھی جکی
 عدالت سے متہور قرار نہیں پایا ۔ اکثر مقتول عربوں کے پاس
 سے کچھ بھی اسلحہ برآمد نہیں ہوئے ۔ بعض عرب ایسے
 معلوم ہوتے تھے جیسے انکو سوزے میں سے پکڑ لایا گیا تھا ۔
 انکو اپنے لباس کے پھٹنے کا مرقع نک نہیں دیا گیا تھا ۔ ذیل کے
 حالات میں نے مختلف قابل وثوق ذرائع سے جی کئے ہیں ۔

یہودیوں کے ایک رئیس نے مجھے یہ بیان کیا کہ ایک اندھا یہودی فقیر مع اپنے بیٹے کے مارڈالا گیا۔ دونوں گرفتار ہوئے تو انہوں نے ہرچند خود کو یہودی بتلایا مگر سپاہیوں نے کچھ بھی شنوائی نہ کی اور کہا کہ نہیں تم لوگ مسلمان ہو اور یہ کہہ کر دونوں کو مارڈالا۔ طرابلس کے تمام یہودی ابطالویوں کی طرف مل گئے ہیں اور ترکوں کے پھر طرابلس میں ہر سر رسوخ ہو جانے پر آنسے زیادہ کوئی متردد نہیں ہو سکتا۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دو یہودیوں کو ان ہی جاہل ابطالویوں کے بصلہ پر چھوڑ دیا گیا جو خوف زدہ اور اپنے ساتھیوں کے جبر سے بگاڑ دیے جانے کے قصے سکر دینا شروع ہو گئے تھے۔ اندھے یہودی کا نام دانی سعدہ تھا۔ وہ والی کے پھلے فیر میں نہیں مرا۔ سپاہیوں نے رفلوں کے کدوں سے اسکی ٹانگیں توڑ دیں اور پھر زد و کوب کرتے کرتے اسکی حان لے ڈالی۔ اسکی عمر ۶۲ برس کی تھی اور اسکا لڑکا ۲۶ برس کا تھا۔ یہ قصائی کامل ۱۰۴ دن تک ہوتا رہی۔ ابطالوی سپاہی شریف وضع عربوں کو سڑک پر سے پکڑ کر خالی گھروں میں لیتا ہے اور انکو لوٹ کر مارڈالتے تھے۔ مشرق کی جانب دوسرے دن ابطالویوں نے ایسی جگہ بدلی اور پیچھے ہٹے۔ ہٹے، عرب باورچی، اور مزدور جو ابطالویوں سے ملحق ہو گئے تھے انکے پیچھے ہو لئے مگر سپاہیوں نے ان بدقسمتوں پر بھی نشانے لگائے۔ یک دفعہ کام تمام کر دینے کے لئے سنگیں بہنوٹ دی جاتی تھیں۔ سیکڑوں ریت میں دا ڈئے گئے اور سیکڑوں دریا میں پھینک دے گئے۔ اکثر ایسی لاشیں ماہی گیران طرابلس کے جاؤں میں پھنس پھنس کر نکل آتی تھیں۔ تمام محاسن ان گور مردوں کی لاش سے متعفن ہو گیا تھا

حزن کتبوا فی الی گورنمنٹ کو صرف چالیس عربوں کے مارے
 جانے کی رپورٹ کی لیکن میں نے آنکھ سے پچاس آدمیوں
 کو مارے جاتے دیکھا ۔ احارات کے وقایع نگاروں کو عام طور
 پر حکمہ چلیے پھرنے کی اجازت دی گئی تھی لیکن حب قصایوں
 کی نوبت آئی تو اخبار نویسوں کو وہاں جانے سے روک دیا
 جاتا تھا ۔ کسی احار والے کو اس مقام پر جہاں بدترین
 اور سب سے بڑی قصائی عمل میں آ رہی تھی جانے کی اجازت نہیں
 دی گئی ۔ حسندر حکمی اتاشہ (ایک عہدہ دار) تھے انکو
 روک دیا گیا تھا اور اسکے بعد انکو بن عاری اور درنا
 میں بھیج دیا تھا کہ یہ سب قصایان انکے دیکھنے میں نہ آئیں ۔
 ایطالوی قضہ کے شروع میں ایطالوی مجروحین کو اعراب سفید
 جہٹے اڑا کر ایطالوی لین ٹک پھوپھا دیتے تھے لیکن جب
 ایطالیوں نے بے گناہ عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا شروع کیا
 تو عربوں نے بعض ایطالوی احساد کے اعضا نگاڑ دیئے ۔ ان
 واقعات کو ایطالوی بہت مبالغہ کے ساتھ بیان کریں گے اور ممکن
 ہے کہ اسکے متعلق انکا قصد بھلے معلوم مشہور ہو جائے اور
 کچھ عرصہ تک اسپر یقیں ہی کر لیا جائے ، اسلئے کہ تمام دنیا
 کے اخبارات حتی کہ انگلستان اور امریکہ کے بڑے بڑے اخبارات
 کے نامہ نگار بھی طرابلس میں ایطالوی ہی ہیں ۔ اگر یہ مان
 لی لیا جائے کہ بدویوں کی طرف سے ناشید قصایان عمل میں
 آئیں تو بھی کوئی وجہ اس امر کے لئے نہیں ہو سکتی کہ اسکی
 تقلید روما کی طرف سے کی جائے ۔ ایطالوی فوج ان قصایوں
 کی اصل عزم نہیں ہے ۔ میدان جنگ میں ہر فوج کا سپاہی
 حیوان بن جاتا ہے لیکن یہ سردار فوج کا فرض ہے کہ انکو

اختیار میں رکھے۔ انگریزی، جرمن، امریکا کی اور فرانسیسی فوج کے امیر اپنے سپاہیوں کو ضرور روکتے اور یہ وہی کام ہے جو ایطالیوں سے نہ ہو سکا۔ میں بہت سے بہادر ایطالی افسروں سے ملا ہوں جو ہر طرح سے شریف ہیں لیکن یہاں طرابلس میں بعض امیر ایسے بھی ہیں جنکو فوج سے خارج کر دینا چاہیے جیسا کہ جنرل کوپوا - جنرل کھیوا کی کمزوری و نا عاقبت اندیشی و بالائیتی اور افسروں کو اپنے قابو میں نہ رکھ سکے کے باعث یہ سب قباہیان وقوع پذیر ہوئے اور ان ہی سب وجوہ سے فوج کا اخلاق پست ہو گیا تھا۔

ایک عرصہ تک کپوا ڈر کے مارے جہاز سے مطلقاً نہ اترتا اور حصار پر بیٹھا رہتا تھا۔ اب اللہ دن کو وہ خشکی پر آتا ہے۔ لیکن رات ہوتے ہی اسی جہاز پر پھر واپس چلا جاتا ہے اور اسی وجہ سے اگر عرب شہر پر چڑھ آئیں تو انہیں بہت عمدہ موقع مل سکتا ہے۔ جنرل کپوا جب کہی خشکی میں آتا ہے تو تمام دن سمندر کے کنارے کسی بڑے قلعہ میں چھپا رہتا ہے اور جب کہی چوکیوں پر فیر ہونا شروع ہو جاتا ہے تو فوراً اس قلعہ میں مدامت کا سامان ہرنے لگتا ہے۔ کھڑکیوں کے شیشے اس لئے توڑ دیئے گئے ہیں کہ سپاہی اندر سے باہر کی جانب فیر کر سکیں۔ قلعہ کے دروازہ پر بالوں کے بستوں کا ڈھیر لگا دیا ہے جبکہ پیچھے ایطالی سپاہی اس طرح چت لیٹ جاتے ہیں جیسے غنیمت انکی صفوں کو درہم و برہم کر چکا ہے۔ قلعہ کی چھت پر سپاہی بھرے رہتے ہیں اور صحن میں سنگین می سنگین دکھلائی دیتی ہے۔ اڑوس پڑوس کے مکانات کی ساری چھتوں پر سپاہی ہی

سپاہی نظر آنے ہیں - جہاز میں اسٹیم دیا ہوا تیار رہتا ہے کہ اگر معاملات بہت نازک ہو جائیں تو جنرل صاحب بہادر ا-میں بیٹھ کر بھاگ نکلیں - اس نائب جنرل صاحب کی تقلید اور یہی بڑے بڑے امیر کرتے ہیں - ڈویژن کا کمانڈر امیر سپہ سالار کے مکان کے سامنے ہی ایک گھر میں محصور ہے اور میدان جنگ میں سوائے بطور مسلمان یا سیاح کے کسی نہیں آتا - میں قتل عمد کی چند اور مثالیں دیتا ہوں - محمد مصری نام ایک عرب بارار سے کچھ روپیہ لئے آ رہا تھا - ابطالوی سپاہیوں نے لوٹ لیسے کے بعد اسکو گولی مار دی - ایک بٹھا ہوا جو زمیں پر بیٹھا بھیک مانگ رہا تھا ابطالویوں کی زد سے مر گیا - دھقانیوں نے اس شخص کی لاش خچر پر لاد کر تمام نخلستان میں اسلئے پھرائی کہ یہ معام ہوجائے کہ ابطالوی مذہبی قبیروں کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہیں - علی فریڈر نام ایک قصاب نخلستان طرابلس کے ایک پورہ میں دھڑی حلال کر رہا تھا - کچھ ابطالوی سپاہی نکل پڑے اور اسکے ہاتھ سے چھری چھین کر اسی سے اسکو ذبح کر ڈالا - طرابلس میں یہی ایک بٹھے - فقیر کو ابطالوی سپاہیوں نے ہلاک کر ڈالا - نخلستان شام زحمہ میں ایک عورت اپنے شوہر کے ہلاک کئے جانے پر رو رہی تھی سپاہیوں نے آکر اسے بھی مار ڈالا اور گویا غم سے نجات دلادی - ۲۵ اکتوبر کو وقت ۴ بجے عصر ایک شخص کون پرانی رہا تھا ایک سپاہی نے آکر اسے ہلاک کر ڈالا - بن ڈائر میں دو عورتیں اونٹوں پر سوار نخلستان ہو کر آ رہی تھیں سپاہیوں نے انہیں مار ڈالا - اسی مقام پر ایک سپاہی نے ایک عورت کا نقاب ہٹانا چاہا تھا کہ عورت نے مزاحمت کی جس پر

جگہ میرا گذر ہوا مین نے سوائے لاشوں کے اور کچھ نہ دیکھا ۔
 ابطالوی گورنر بیان کرتا ہے ابطالوی بالکل ہوش و حواس میں نہ
 تھے اور یہ ہی اسکا عذر ہے لیکن ہر لاش اس امر کا پتہ دے
 رہی تھی کہ آخر کار سب عرب نہیں مرے ۔ اس قتل عام کا
 بدلہ لے لیے کی عربوں نے قسمیں کھالی ہیں ۔ اس جنگ کے حتم
 ہونے کے قبل بہت سی عورتوں کو اپنے بیٹوں یا شوہروں کے لئے
 رونا پڑیگا ۔

اٹلی کے احار اسٹامپا میں جو کسر وٹو اور وطن
 حواء مشہور ہے ذیل کے فقرات اسکے وقایع نگار
 ابطالوی شہادت
 یا اقرار
 کی طرف سے شاہد ہوئے تھے :-

ہمارے سپاہیوں نے نہایت بیرحمی سے ان عانیوں کو جو مذہبی
 خیالات کے باعث سرمے پر آمادہ تھے مار ڈالا ہے ۔ مین نے اپنے فرایس
 کے دوران مین بہت سی بھانسیاں دیکھی ہیں ۔ ایک شخص اور اسکی
 زوجہ کے پاس سے اسلحہ برآمد ہوئے انہیں گولی مار دی گئی ۔ یہ
 دونوں نہایت محبت سے ایک دوسرے کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لئے تھے
 اور خوف کا مطلق اثر نہ پایا جاتا تھا ۔ شوہر کے گولی مارے
 جائے کے بعد بھی عورت اپنے شوہر کا ہاتھ تھامے تھی اور نہایت
 خاطر رحمی سے موت کی راہ دیکھتی تھی ۔ دوسری والی کا فیر ہونا تھا
 کہ اس عورت کا بھینجا نکل پڑا ۔ اسکے بعد ایک سن رسیدہ عرب
 کو گولی کا نشانہ بنایا گیا اسکے بعد ایک نوجوان بھی گولی سے ہلاک
 کیا گیا ۔ اسکے بعد ایک ضعیف عورت کی نوت پہنچی اسکو بالکل
 برہنہ کر دیا گیا تھا ۔ اسکے لباس مین کارتوس چھپے ہوئے پائے گئے ۔
 ہمارے سپاہی انتقام کے احساس مین مست ہو رہے ہیں مگر ہمارے

افسر جنگی قتالی کے محدود کردینے میں اپنے تمام اختیارات کو کام میں لا رہے ہیں *

روما کا احبار ٹریوفا مورخہ ۳۰ - اکتوبر لکھتا

دوسری ایتالوی شہادت ہے - قتل عام جہاں وقوع میں آیا وہ گندگی

اور خونریزی کا میدان ہے - ہمارے سپاہیوں

نے نچلستان کے قریب کے کل باشندوں کو نثار کر دیا ہے اور ہر باغ

قبرستان یا مرگھٹ بن گیا ہے - میلان (اطلی) کے احبار اوانتی کے لندن

وقایع نگار سینر ساریو کوریو کا جو خود ایتالوی ہے ۲۴ - اپریل ۱۲

کے ڈیلی ہیئرلڈ میں ایک مراسلہ حسب ذیل شایع ہوا ہے - ہم یورپ

لوگ یعنی انگریز فرانسیسی اور ایتالوی مسٹر فرانس میکالا کو اسکی حق

گوں پر مبارکباد دیتے ہیں اور ہم لوگوں کی یہ تمنا ہے کہ وہ

اپنے اس مقدس اور صحیح حد و حدود میں آمادہ اور کوشاں رہیں

تاکہ دنیا کو طرابلس میں عربوں کے قتل عام کا سچا حال معلوم

ہو جائے - ہر شخص جو ۲۳ یا ۲۴ اکتوبر سے ۱۹۱۱ء کو

طرابلس میں موجود رہا ہے وہ ان جانسوز واقعات و حالات سے بخوبی

واقف ہے - فی الحقیقت (طرابلس میں) آدمیوں کا شکار بہت ہوا -

غیر مسلح عورتیں اور بچے یرحمی سے مارے گئے - علاوہ انگریزی اور

فرانسیسی باشندوں کے بہت سے ایتالوی بھی اس واقعہ کی شہادت

دے سکتے ہیں - ایتالوی سپاہی خود اپنی حرکتوں کا تذکرہ کرتے ہیں -

ہر "ہم" کے "اعراب" کیا عورت اور کیا "ہم" جکے پاس مطلقاً خطہ

تھے "باعث میدان اور دروازوں کے سامنے" "مردہ" "پڑے" "تھے" اور

ہلوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ایتالوی سپاہی لاشوں کو

ساکھوں پر لٹوا کر خندقوں میں ڈالنے کو لے جاتے تھے *

ابك شريف النفس
و خدا پرست
انگریزی پادری
کی رائے

طرابلس میں عربوں کے قتل عام اور ان سب
قصایوں کے متعلق جسکا تذکرہ اوپر کیا
جا چکا ہے - عام طور پر مہذب دنیا
خصوصاً انگلستان و ہندوستان میں سخت
اعتراضات کئے گئے - اب عالی نے ماصابطہ دول

یورپ سے اسکی شکایت کی کہ ایطالویوں سے ایسی حرکتیں معاہدات و
تہذیب جنگ کے خلاف سرورد ہوئی ہیں - انگلستان کے بہت سے
شریف النفس ماسدون و اجارات نے اپنے تالیف و ماصامدی کا
اظہار کیا - ہم حکم کی قلت سے صرف بوٹن ایوننگ یوز مورحہ
۲۰ نومبر سے دیل کا اقتباس کرتے ہیں *

حیاح روڈ کے کانگریکش گرجا میں پادری ہاورڈ موڈی صاحب نے
مظالم طرابلس پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم سے کہا جاتا ہے
کہ جب تک اہل سیاست اس معاملہ پر کچھ گفتگو نہ کرلین تمہیں
کچھ بولنے کا حق حاصل نہیں ہے لیکن میرا جواب نہیں بلکہ خدا
کا یہ جواب ہے کہ ایسی سیاست پر جو عورتوں اور بچوں کے
قبل ہونے پر خاموش رہے خدا کی لعنت ہو - اہل اللہ صاف دل
ہیں اور چاہے آسمان کیوں نہ بھٹ پڑے وہ صاف صاف کہہ دینگے -
ایسی قصایاں ۲۴ گھنٹے کے اندر بند ہو سکتی ہیں بشرطیکہ عیسائی
قومیں چکنی زبان والے اہل سیاست کی راپوں پر عمل کر نے کے
بجائے سچے اور مقدس خدا کی مرضی پر چلیں - میں نے یہ تقریر
ابك عیسائی پادری کی حیثیت سے کی ہے اور اسلئے کی ہے کہ میں ان
مظالم پر جو بیکسون پر کئے گئے ہیں اور نیز ان لوگوں کی
خاموشی پر جنہیں گفتگو کرنی چاہئے بے لک طور پر اعتراض کرنے سے
باز نہیں رہ سکتا *

یہاں سے ہم پھر سابق لفٹ جی مانیٹنگو
کے بیان کردہ حالات سمجھنے ہیں۔ "قتل
عام کے بعد ابطالیوں نے صمداً اور متوالیاً
ان عریضی عورتوں پر حو اپنے برباد شدہ
گھروں کے قریب میں رہ گئی تھیں فیر کئے۔

سابق لفٹ
میریٹ جی مانیٹنگو
ترکی والٹیر کی
سرگذشت

چنانچہ بہت سے مغرورین نے ہم سے ابطالی سپاہیوں کی شبانہ
آمد کے ہوشربا واقعات بیان کئے اور یہ بھی کہا کہ گھروں سے
حو عورتیں نکال دی جاتی تھیں انپر ہٹا گئے وقت فیر کئے جانے
نہیں۔ اکثر محرومین و مقتولین ان واقعات کی تلید صداقت کے
لئے ہمارے پاس لائے گئے۔ چنانچہ ایک عورت نوے برس
کی حو دس برس سے بالکل ضعیف و ناتوان تھی اور بمشکل
چلنے پھرنے کے قابل تھی لائی گئی اسکو ابطالیوں نے گھر
سے نکال ماہر کر دیا اور جب کہ وہ اپنے حتی الوسع بہاگ
رہی تھی پیچھے سے گولی کا فیر کیا گیا۔ گولی اس دکھیا کی
گردن میں اسطرح تیر گئی کہ وہ بہان لانے لانے راستہ ہی
میں جان بحق تسلیم ہو گئی۔ ہر چند کہ بہت سی باتیں خلاف
میں بیان کی گئی ہیں لیکن عورتوں کا تمیز کر لینا کچھ
مشکل نہ تھا۔ طرابلس کے نواح میں تمام عرب برونش پھنتے ہیں لیکن
عورتیں رنگیں کپڑے پہنتی اور منہ پر نقاب ڈالے رہتی ہیں
اور عموماً ایک خاص قسم کا بند انکی کمر سے بندھا ہوتا ہے
علاوہ بریں عورتوں کا قد و قامت مردوں کے قد سے بہت کم ہے۔
اور انکی رفتار بھی ایک خاص قسم کی ہے۔ پانچسو گر کے
فاصلہ سے بھی عورت کی صورت پہچانی جاسکتی ہے، حالانکہ درحقیقت
ابطالی اس فاصلہ سے بھی کم پر نشاء لگاتے تھے۔ ایک مرتبہ

بہت سی عورتیں ایک مقام پر جمع تھیں ابطالویوں نے سنگینوں سے حملہ کر کے انکو گھر سے نکال باہر کیا اور پھر پیچھے سے انپر فیر کئے ۔ سترہ عورتوں میں سے دو عورتیں سحت زخمی ہو کر بھاگ نکلیں ۔ ان واقعات میں ذرا ہی محل شدہ نہیں تھے اور اگر ضرورت ہو تو میں ان واقعات کی تصدیق ڈاکٹر شبر سے کرا سکتا ہوں جنہوں نے بہت سی زخمی عورتوں کا علاج کیا تھا ۔ عورتوں نے اپنے اور بچوں کے رہنے کے لئے نخلستان سے بہت دور ایک مقام پر چمڑے اور کھل کی مدد سے کچھ جھوٹے جھوٹے جھوٹے بنا لئے تھے جہاں وہ ایک یا دو ہفتہ تک مقیم رہیں ۔ ان عورتوں نے جبکہ میں کچھ حصہ نہیں لیا بلکہ جاسوسی تک نہیں کی ۔ نہ محض اس لئے کہ وہ بہت بڑے دل تھیں بلکہ اسکی اجازت تک کبھی نہیں دیا کرتی ۔ نومبر کے پہلے ہفتہ میں ابطالویوں کے ہاتھ نازو پر عربوں نے شد و مد سے حملہ کیا ۔ اسکے ایک دن بعد ان عورتوں کے جھوٹوں پر جان بوجھ کر ابطالویوں نے گولہ باری کی ۔ یہاں قریباً ۷۰ عورتیں اور ۲۰ لڑکے تھے لیکن انپر جنگی حمازوں کی بڑی بڑی توپیں چلائی گئیں اور قلعوں سے بھی بڑے بڑے آتشیں گولے برسائے گئے ۔ مارہ اچھے کے بڑے بڑے گولے بالومین دھس جانے کے باعث نہ بھٹکتے تھے اور میری روانگی کے وقت وہی ہی پڑے تھے ۔ سرائیل سے بہت نقصان پہونچا ۔ ۲۰ عورتیں اور چار لڑکے اس موقع پر مقتول ہوئے اور باقی بہت سے زخمی ہوئے ۔ اکثر لاشوں میں دو یا تین بڑے بڑے گولوں کے نشان تھے اور اسکے ساتھ ہی گراب کے بھی نشانات موجود تھے ۔ جن سے جہاں تک ہوسکا بھاگا ۔ یہ سب کے سب خوش حال تھے مگر سب کے سب بالکل محتاج ہو گئے ۔ اس امر کے بیان کرنے کی

ضرورت نہی تھی کہ انہیں قاتل نے عربوں کو اور ہی سخت اور آمادہ بنادیا۔ مین ایک امر کا یہاں تذکرہ کر دینا چاہتا ہوں کہ ہمارے سپاہیوں اور افسروں نے ایطالوی جاسوسوں کے ساتھ مہذب دنیا کا دستور و قانون برتا۔ جب مین سوق الجمعہ مین تھا ایک عرب اور ایک یہودی جاسوسی کے حرم میں گرفتار کر کے لائے گئے ایک پاس سے ایک کاغذ اس مضمون کا دستیاب ہوا جسمیں لکھا تھا کہ ان دونوں کو ایطالوی قوائد کے خیال سے ایطالوی فوجوں سے گذرنے میں مراحت نہ کی جائے۔ عرب جنہوں نے ان دونوں کو گرفتار کیا تھا بہت ابروختہ تھے اور اگر ترکوں کا مضبوط گارڈ نہ ہوتا تو پھر انکے ساتھ عرب جو چاہتے کر لیتے۔ جب یہ دونوں گرفتار ہو کر ترکی اردوگاہ مین پہنچے عرب انہیں چاروں طرف سے ٹوٹ پڑے اور تازیانے مارنے لگے۔ لیکن ترکوں نے جھڑا کر انکو قید خانہ مین ڈال دیا۔ دوسرے دن قلعے نے ہڈکوارٹر سے آپہنچے۔ یہ مات دنیا کے لئے خیال کرنے کی تھی کہ ۹ ترکی افسر ہڈکوارٹر سے طلب ہوئے۔ کورٹ مارشل منعقد ہو کر سرائے موت کا حکم ان دونوں کے حق میں صادر ہوا۔ چنانچہ دونوں ایک درخت پر لٹکادئے گئے۔ چاروں طرف سے عرب انہیں لعنت ملامت کرتے تھے۔ دو شیخوں نے موقع کو غنیمت سمجھ کر اپنے لعن و طعن سے اور خوش پھیلادیا۔ ایطالیوں کو حان لینا چاہے کہ اجازہ نامہ جو ان قیدیوں کے پاس سے دستیاب ہوا اسی کو دکھلا کر ہم لوگوں کا ایک ترکی افسر ایک سے زائد مرتبہ ایطالوی فوج کے اندر داخل ہوا تھا۔ اسکے بعد ہی میں پیچش سے علیحدہ ہو گیا۔ ترکی کپ مین پیچش کی شکایت عام تھی اور فی الحقیقت اس قسم کی جگہ مین ایسا ہونا ہی چاہئے۔ لیکن ایطالیوں نے ترکی دوج مین عیسے پھیلے کے حوصلہ گڑھے تھے وہ بالکل مرضی تھے۔ بن زارہ مین الہیہ صرف

دو آدمی ہیضہ سے مرے اور س - مین سوق الحنہ میں اس خیال سے کہ چنگا ہو جاؤں مقیم رہا - مگر طبیعت زیادہ خراب ہو گئی اور ڈاکٹر نے مجھے عین زارہ جانے کا حکم دیا تاکہ شور و غل سے امن ملے - یہ خیال کر کے کہ مین گھوڑے پر سوار نہن ہو سکتا چار گھنٹے کی مسافت تک اعراب مجھ کو اپنے کندھے پر لے چلنے کو آمادہ ہوئے - چابچہ ۶ قوی الحنہ آدمی ہمراہ ہوئے - یہ سب کے میرے ساتھ بہت ہی خلق سے پیش آئے - سواروں کے رہے والی سب مارک کو عین زارہ میں ہسپتال بنا لیا گیا تھا - نیچے محرابدار دروازہ تھا اوپر مین دو کمرے اور ایک صحن تھا جسکے ارد گرد دیوار تھی - مجروحین اسی صحن میں پڑے رہتے تھے جہاں صحرائی ہوا اور کبھی آفتاب کی تمازت سے پتہ ملتی تھی - اسوقت تقریباً ۱۵۰ عرب اور ترک مجروح تھے اور ہسپتال میں اسوقت ابتدائی طبی ضروریات مثل ادویہ - آلات - سرمہ پٹی وغیرہ کے بالکل نہ تھیں - اسلین شک نہیں کہ مجروحین کی نگرانی کرنے والے بڑے قابل اور لائق تھے اور جو کچھ انہیں بن پڑا اس میں انہوں نے کسی کوتاہی نہیں کی - ہسپتال کی زندگی تکلیف دہ تھی - آخر کار ڈاکٹروں نے یہ صلاح کی کہ ایک ڈاکٹر جاکر ابطالویوں سے تھوڑی دوائیں اور بیانیہ مستعار مانگے - عزیزہ اور غاریان کے بڑے ہسپتالوں میں یہ سب سامان موجود تھا لیکن وہ دونوں مقام یہاں سے دور تھے اور وہاں کے ڈاکٹر کو کچھ انکے پاس موجود تھا صرف کر رہے تھے - جب ہمارا ڈاکٹر ابطالویوں کے پاس امن کی جھنڈی اڑاتا ہوا پھوپھا تو انہوں نے اپنی مہربانی اور بہادری کا ثبوت اس طرح سے دیا کہ ہمارے ڈاکٹر کو قید کر لیا - جسکے بعد پھر اس کی کچھ خبر معلوم نہ ہوئی - اس پلید حرکت سے اعرابہ از سر نو خشمناک ہو گئے اور ہم لوگوں کو بھی حد درجہ

دو آدمی ہیضہ سے مرے اور س - مین سوق الحماہ میں اس خیال سے کہ چنگا ہو جاؤں مقیم رہا - مگر طبیعت زیادہ خراب ہو گئی اور ڈاکٹر نے مجھے عین زارہ جانے کا حکم دیا تاکہ شور و غل سے امن ملے - یہ خیال کر کے کہ مین گھوڑے پر سوار نہن ہو سکتا چار گھنٹے کی مسافت تک اعراب مجھ کو اپنے کندھے پر لے چلنے کو آمادہ ہوئے - چابچہ ۶ قوی الحماہ آدمی ہمراہ ہوئے - یہ سب کے میرے ساتھ بہت ہی خلق سے پیش آئے - سواروں کے رہے والی سب مارک کو عین زارہ میں ہسپتال بنا لیا گیا تھا - نیچے محرابدار دروازہ تھا اوپر مین دو کمرے اور ایک صحن تھا جسکے ارد گرد دیوار تھی - مجروحین اسی صحن میں پڑے رہتے تھے جہاں صحرائی ہوا اور کبھی آفتاب کی تمازت سے پتہ ملتی تھی - اسوقت تقریباً ۱۵۰ عرب اور ترک مجروح تھے اور ہسپتال میں اسوقت ابتدائی طبی ضروریات مثل ادویہ - آلات - سرمہ پٹی وغیرہ کے بالکل نہ تھیں - اسلین شک نہیں کہ مجروحین کی نگرانی کرنے والے بڑے قابل اور لائق تھے اور جو کچھ انہیں بن پڑا اس میں انہوں نے کسی کوتاہی نہیں کی - ہسپتال کی زندگی تکلیف دہ تھی - آخر کار ڈاکٹروں نے یہ صلاح کی کہ ایک ڈاکٹر جاکر ایطالویوں سے تھوڑی دوائیں اور بیانیہ مستعار مانگے - عزیزہ اور غاریان کے بڑے ہسپتالوں میں یہ سب سامان موجود تھا لیکن وہ دونوں مقام یہاں سے دور تھے اور وہاں کے ڈاکٹر کو کچھ انکے پاس موجود تھا صرف کر رہے تھے - جب ہمارا ڈاکٹر ایطالویوں کے پاس امن کی جھنڈی اڑاتا ہوا پھونچا تو انہوں نے اپنی مہربانی اور بہادری کا ثبوت اس طرح سے دیا کہ ہمارے ڈاکٹر کو قید کر لیا - جسکے بعد پھر اس کی کچھ خبر معلوم نہ ہوئی - اس پلید حرکت سے اعرابہ از سر نو خشمناک ہو گئے اور ہم لوگوں کو بھی حد درجہ

گو بخون دیکھہ سکتے تھے۔ - ہسپتال کے ارد گرد پانچسو گر تک گولے گرے اور یہ گولہ باری کوئی ۲ گھنٹہ تک رہی۔ ان واقعات کے ہونے کیا یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ اطالویوں کی یہ حرکتیں فصداً نہیں ہوئیں؟۔ اس شیطانی حرکت میں ۲ ہوائی جہاز مشغول تھے۔ میں نے اپنے کمرے کی کھڑکیوں سے اور ڈاکٹر کے کمرے کے دروازوں سے جہاز کے خود دیکھتا تھا۔ آخر کار جب ہم کے گولوں کا ذخیرہ ختم ہوا تو یہ ہوائی جہاز واپس گئے *

میں عین زارہ کے ہسپتال میں تقریباً ۱۰ یوم تک رہا اور یہاں اس عمدگی سے مہیا علاج کیا گیا جیسا کہ اس غیر مناسب موقع پر کسی شخص کو توہن ہو سکتی تھی۔ پندرہ دن کے بعد ایک اونٹ پر مجھے عزیزہ کو جو رہاں سے ۳ دن کا راستہ ہے پھوپھا دیا گیا۔ میرے مہربان دوست ڈاکٹر بشیر نے بہنوں نے غالباً میری چٹائی عین زارہ میں زخموں کا علاج کرنے کو عارضی طور پر رہ گئے تھے انہیں بہت حسد سوق الجعمہ کو جہان سخت لڑائی ہرٹی تھی چلا جانا پڑا۔ اس لڑائی میں اطالویوں کے بہت مجروح و متول ہوئے تھے۔ میدان جنگ میں ڈاکٹر بشیر نے پہلے عرب زخموں کا علاج کرتے تھے اور اسکے بعد جسقدر بن پڑتا اطالوی مجروحین کا علاج کرتے تھے۔ ڈاکٹر بشیر نے ترکی سول ڈاکٹر ہین حکی تعلیم پیرس (فرانس) میں ہوئی ہے۔ میں جب طرابلس سے روانہ ہوا وہ صحیح و سلامت تھے۔ اخبار ٹائمز لندن نے اطالویوں کی قصائیوں کی نسبت جو میرے بیانات پر نکتہ چینی کی ہے ایک متعلق میں اپنے قول کی تصدیق میں اسی نیک مرد اور خود فتعی نے کی شہادت پیش کر سکتا ہوں۔ عین زارہ سے عزیزہ تک کا سفر ایسا دشوار و سخت تھا جیسا اسکے پہلے مجھے کبھی اتفاق نہیں ہوا۔ میں بہت کمزور و بیمار تو تھا ہی۔ پر اونٹ کی سواری



طرائس میں تزکون کا ٹوپ خانہ اور چمک اس

میں ۳ دن میں چرچور کر دیا۔ لیکن منزل مقصود تک پہنچ جانے پر
 میں سنبھل گیا۔ میرے پہنچنے کے دوسرے ہی دن متھی نے معہ
 ہڈکوارٹر کے عریزہ پہنچ گئے اور طے پایا کہ میں انگلستان کو واپس
 جاؤں۔ لیکن روانگی کے قبل تھوڑے عرصہ تک غاریاں کی ہاڑیوں میں
 وہاں کی آب و ہوا سے دیدہ اٹھاؤں۔ عریزہ میں دس دن تک
 اور غاریاں میں ۳ دن تک مقیم رہنے کے بعد میں انگلستان کو
 زاویہ۔ عجیلات، زوارہ، نوقیش، بنی عروان و تونس ہوتا ہوا روانہ
 ہوا۔ جب میں طرابلس سے روانہ ہوا اسوقت جنگ کو شروع ہوئے
 تین مہینے گزرے تھے مگر ایطالیوں کی جراثیمات طور پر بحال تھی
 حالت تھی جو میرے طرابلس پہنچنے کے وقت بڑی گہنی تھی
 ایطالوں نے اور باتوں میں بھی کچھ خاطر خواہ ترقی نہ کی تھی۔
 بہت سخت نقصان گوارا کرنے کے بعد وہ اپنی جگہ پر قابض
 رہے ہیں۔ لڑائی اور بیماری سے میرے خیال کے مطابق طرابلس اور
 بارقہ میں تقریباً بارہ ہزار ایطالوی ضابطہ ہوئے ہیں۔ سیکڑوں
 روہیں ہم لوگوں کے قبضہ میں آئیں۔ خمس طبرق درنا اور بن عازی
 سے جو خبریں فوجی سپاہی ہمارے پاس لائے ان سب سے میرے
 تخمینہ کی تصدیق ہوتی ہے۔ یہ اسرا قاب غور ہے کہ ایطالیوں نے
 جیسا کہ انکا خود بیان ہے طرابلس اور بارقہ میں متواتر سرحد فوجیں
 کٹک کو بھیجی ہیں اور اسکی کوئی وجہ سوائے اسکے سمجھ نہیں
 آسکتی کہ یہ فوجیں ان نقصانات کے پورا کرنے کو بھیجی گئی تھیں
 جو فی الحقیقت بیاں کی ہوئی تعداد سے کہیں زیادہ ہوئے تھے۔ ہم
 لوگوں کو اس اسرا کا بھی قطعی ثبوت مل گیا کہ پشش سے ایطالوں
 میں بہت نقصانات ہوئے ایطالوی سپاہی خود گدگی کے عادی تھے
 اور یہ کہ طرابلس میں جن حالتوں میں انہیں رہنا پڑا ان وجہوں

میں ۳ دن میں چرچور کر دیا۔ لیکن منزل مقصود تک پہنچ جانے پر
 میں سنبھل گیا۔ میرے پہنچنے کے دوسرے ہی دن متھی نے معہ
 ہڈکوارٹر کے عریزہ پہنچ گئے اور طے پایا کہ میں انگلستان کو واپس
 جاؤں۔ لیکن روانگی کے قبل تھوڑے عرصہ تک غاریاں کی ہاڑیوں میں
 وہاں کی آب و ہوا سے دیدہ اٹھاؤں۔ عریزہ میں دس دن تک
 اور غاریاں میں ۳ دن تک مقیم رہنے کے بعد میں انگلستان کو
 زاویہ۔ عجیلات، زوارہ، نوقیش، بنی عروان و تونس ہوتا ہوا روانہ
 ہوا۔ جب میں طرابلس سے روانہ ہوا اسوقت جنگ کو شروع ہوئے
 تین مہینے گزرے تھے مگر ایطالیوں کی جراثیمات طور پر بحال تھی
 حالت تھی جو میرے طرابلس پہنچنے کے وقت بڑی گہنی تھی
 ایطالوں نے اور باتوں میں بھی کچھ خاطر خواہ ترقی نہ کی تھی۔
 بہت سخت نقصان گوارا کرنے کے بعد وہ اپنی جگہ پر قابض
 رہے ہیں۔ لڑائی اور بیماری سے میرے خیال کے مطابق طرابلس اور
 بارقہ میں تقریباً بارہ ہزار ایطالوی ضابطہ ہوئے ہرنگے۔ سیکڑوں
 روہیں ہم لوگوں کے قبضہ میں آئیں۔ خمس طبرق درنا اور بن عازی
 سے جو خبریں فوجی سپاہی ہمارے پاس لائے ان سب سے میرے
 تخمینہ کی تصدیق ہوتی ہے۔ یہ اسرا قاب غور ہے کہ ایطالیوں نے
 جیسا کہ انکا خود بیان ہے طرابلس اور بارقہ میں متواتر سرحد فوجیں
 کک کو بھیجی ہیں اور اسکی کوئی وجہ سوائے اسکے سمجھ نہیں
 آسکتی کہ یہ فوجیں ان نقصانات کے پورا کرنے کو بھیجی گئی تھیں
 جو فی الحقیقت بیاں کی ہوئی تعداد سے کہیں زیادہ ہوئے تھے۔ ہم
 لوگوں کو اس اسرا کا بھی قطعی ثبوت مل گیا کہ پشش سے ایطالوں
 میں بہت نقصانات ہوئے ایطالوی سپاہی خود گدگی کے عادی تھے
 اور یہ کہ طرابلس میں جن حالتوں میں انہیں رہنا پڑا ان وجہوں

جنگ کے لئے بہت موزوں ہے اور ایسا تفوق جو ہزار ہا آدمیوں کی جماعت کے برابر ہے ایطالویوں کو ہرگز حاصل نہیں - مجھے واثق یقین ہے کہ اٹلی طرابلس کو کہی فتح نہ کر سکے گی - اور جب تک کہ کسی سیا سی انتظام سے جنگ کا حاتمہ نہ ہو لے جنگ برابر جاری رہے گی - اس جنگ میں جو بات زیادہ تر قابل لحاظ ہوئی وہ ہوائی جہازوں کا پہلی مرتبہ استعمال کیا جانا ہے - موحودہ حالتوں میں میرا یہ خیال ہے ہوائی جہازوں سے ہم بھیجے مین کچھ کامیابی نہیں ہوئی ہے اور اس امر میں ابھی ترقی کرنے کی ضرورت ماق ہے حکمی بعیر اسکے کامیابی ممکن نہیں - اٹک پیچدار خارج کرنے والے پرزے کی اور نیز اس کی حس سے کسی بلندی پر ہوائی جہاز چھ کیسی تیزی سے اڑ رہا ہو دید بانی کر سکے - حجت ضرورت ہے - رابطہ برادران نے جو ترقیان اس بارہ میں کی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب باتیں بہت جلد قضہ میں آجائیں گی - فی الحقیقت جس قدر گولے ایطالویوں نے بن زارہ کے قرب و جوار میں گرائے اس سے زیادہ نقصان ہونا چاہئے تھا - ہوائی جہاز دید بانی کے لئے بیشک بہت سودمند ہیں - اسے جہان چاہیں لیجا سکتے ہیں اور جو حالات ان سے معام ہوں انکو محلت اپنے کان امرون تک پہنچا سکتے ہیں - طرابلس میں ہوائی جہازوں کا چلانا خصوصاً بہت آسان ہے اور اس میں شک نہیں کہ بعض ایطالوی عارہ نازوں نے عمدہ خدمات کیں اور اپنے ہوائی جہاز کو اپنے اختیار میں بخوبی رکھتے تھے - ان انحصار کی حرات کی حنکو میں ایطالوی فوج میں بہت بہادر سمجھتا ہوں عرب اور ترک بہت تعریف کرتے تھے اور بطور خاص کے صحرا پر انکا اڑنا بہت موثر معلوم ہوتا تھا - لیکن نہایت اسوس ہے کہ ان ہوائی جہاز والوں نے رسمی آؤر مجبور

جنگ کے لئے بہت موزوں ہے اور ایسا تفوق جو ہزار ہا آدمیوں کی جماعت کے برابر ہے ایطالویوں کو ہرگز حاصل نہیں - مجھے واثق یقین ہے کہ اٹلی طرابلس کو کہی فتح نہ کر سکے گی - اور جب تک کہ کسی سیا سی انتظام سے جنگ کا حاتمہ نہ ہو لے جنگ برابر جاری رہے گی - اس جنگ میں جو بات زیادہ تر قابل لحاظ ہوئی وہ ہوائی جہازوں کا پہلی مرتبہ استعمال کیا جانا ہے - موحودہ حالتوں میں میرا یہ خیال ہے ہوائی جہازوں سے ہم بھیجے مین کچھ کامیابی نہیں ہوئی ہے اور اس امر میں ابھی ترقی کرنے کی ضرورت ماق ہے حکمی بعیر اسکے کامیابی ممکن نہیں - اٹک پیچدار خارج کرنے والے پرزے کی اور نیز اس کی حس سے کسی بلندی پر ہوائی جہاز چھ کیسی تیزی سے اڑ رہا ہو دید بانی کر سکے - حجت ضرورت ہے - رابطہ برادران نے جو ترقیان اس بارہ میں کی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب باتیں بہت جلد قضہ میں آجائیں گی - فی الحقیقت جس قدر گولے ایطالویوں نے بن زارہ کے قرب و جوار میں گرائے اس سے زیادہ نقصان ہونا چاہئے تھا - ہوائی جہاز دید بانی کے لئے بیشک بہت سودمند ہیں - اسے جہان چاہیں لیجا سکتے ہیں اور جو حالات ان سے معام ہوں انکو محلت اپنے کان امرون تک پہنچا سکتے ہیں - طرابلس میں ہوائی جہازوں کا چلانا خصوصاً بہت آسان ہے اور اس میں شک نہیں کہ بعض ایطالوی عارہ نازوں نے عمدہ خدمات کیں اور اپنے ہوائی جہاز کو اپنے اختیار میں بخوبی رکھتے تھے - ان انحصار کی حرات کی حنکو میں ایطالوی فوج میں بہت بہادر سمجھتا ہوں عرب اور ترک بہت تعریف کرتے تھے اور بطور خاص کے صحرا پر انکا اڑنا بہت موثر معلوم ہوتا تھا - لیکن نہایت اسوس ہے کہ ان ہوائی جہاز والوں نے رسمی آؤر مجبور



جہاد دران ترکی اٹلی کے مقابلہ کو طرابلس میں تہہ رہے ہیں

نہیں ہوا - پہلے انہوں نے جہازات سے بہت کام لیا لیکن اسکے بعد جیسا کہ خود ابطالویوں کا قول ہے جہازوں سے کام لینا غیر ممکن ہو گیا - بحری توپوں سے جسقدر نقصان کی امید کی جاسکتی تھی اسقدر واقع نہیں ہوا کیونکہ بہت سے گولے ناقص بنے تھے اور بعض نرم حکہ یعنی بالو پر گرنے کے باعث پھوٹ نہ سکتے تھے - ہم نے صحرا میں بہت سے دس ایکہ اور ۱۲ ایکہ کے گولے پڑے پائے - شراپیل گولوں کا حال اللہ علیہ ہے - میرے خیال میں شراپیل گولوں کی رد میں رہنا بہ نسبت دیگر چیزوں کے ہوش و حواس کے لئے سخت آزمائش کا موقع ہے - گولوں کے پھٹ جانے کا وقت اسدرجہ مکمل ہو گیا ہے کہ گولہ انداز جیسا ہے کر سکتا ہے - خوش نصیبی سے ترکوں کی طرف اچھے اچھے کاٹر تھے - نشات بے کے نائب کاٹر تھی بے مین اور انہیں کے ساتھ رہنے کا مجھے زیادہ اتفاق ہوا - مین بہت حلد انکی عمدہ صفات کا قابل ہو گیا - وہ نہایت لائق سپاہی اور شریف مرد ہیں اور فن جنگ میں ایسے ماہر جنرل ہیں جو اپنی موج سے بہترین طریقہ پر کام لے سکتے ہیں - وہ عربوں کو عجیب و غریب طور پر اپنے قبضہ میں رکھتے ہیں اور ہر جگہ انکا ذکر مذکور ہوتا ہے - میدان جنگ میں ترکی افسروں کی کچھ کمی نہیں ہے - سب کے سب تعلیم یافتہ اور ترکوں کے جنگی کالج کے تربیت یافتہ ہیں - بہتوں کی تعلیم پیرس (فرانس) اور برلن (جرمنی) وغیرہ مقامات پر ہوئی ہے - بہترے یمن میں لڑ چکے ہیں جہاں کے حالات طرابلس سے ملتے جلتے ہیں - سب اسر نہایت ہوشیار ہیں - انور بے کا نام مین نے بہت سنا ہے لیکن اسے ملاقات نہیں ہوئی - وہ

ایک عجیب و غریب آدمی مین اور اسکی نقل و حرکت بہت مخفی رکھی جاتی ہے۔ میری روانگی کے موقع تک ہر طرح سے ترکون کی طرف سے ایسا حملہ کرنا ممکن تھا حسین ایطالوی چارون طرف سے گھر لائے حائیں۔ فی الحقیقت ترکون نے اب تک مداومت کی ہے اور اس مقابلہ پر کہ ”عمدہ مداومت“ کا نام حملہ ہے، پورا عمل در آمد کیا ہے۔ آئندہ موسم بہار کے آنے ہی معاملات بالکل مختلف ہو جائیں گے۔ اسوقت اعراب اپنے پورے رورون پر ہونگے۔ بر خلاف اسکے ایطالویوں کی حالت گرمی کے زیادہ ہو جانے سے بدتر ہو جائیگی اور اسراض مین ہی زیادتی ہوگی۔ جیسا کہ مین بیان کرچکا ہوں عربوں نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ وہ ایطالویوں کو جب تک ان مین کا ایک شخص ہی زندہ ہے طرابلس مین رہے گا موقع ہرگز نہ دینگے۔ عربوں مین یہ جوش زیادہ تر ایطالویوں کی ان حرکات سے پیدا ہوا ہے جو انہوں نے عربوں کے سانہ کی تہین۔ وہ لفظ نامی سے جو انکی نست استعمال ہوا ہے بہت بر افروختہ ہو گئے مین اور انکا خیال قدرتی طور پر یہ ہے کہ انہیں اپنے ملک کی حمایت مین لڑنے کا اسبطرح حق حاصل ہے جیسا کہ ہر شخص کو اپنے ملک کی نست حاصل ہے۔ انہیں باغی کہنا بیہودہ پن ہے۔ باغی کا لفظ طرابلس کے انہیں چند عربوں پر مناسب طور پر صادق آتا ہے جنہوں نے ایطالویوں کی اطاعت قبول کر لی اور اپنے ہمسائیوں کے خلاف ایطالویوں کی مدد کر رہے مین *

مسٹر نیٹ جو طرابلس مین ترکون

کے ساتھ ماہیستر گارجین کے وقایع

نگار جنگ تھے لکھتے مین مسٹر ماسیگو

کی ترکون فی نہایت قدر و منزلت کی

ترکون کی

قدر دانی

اور مسلمانوں کی شکر گزاری

اور انہوں نے بیماری میں انکی ویسی ہی تیمارداری کی جیسی کہ دنیا کی کسی قوم کی طرف سے توقع کیجھاسکتی تھی۔ مسٹر مائیکو جس گاڑی پر غاریان بھیجے گئے وہ ایطالیوں سے عیت میں ہاتھ آئے تھے اور اس پر یہ عارت تحریر تھی۔

XI Reggto Bersaglieri T. S. Carrtta Alpina

انگریزی حکمی قانون کے مطابق جسکے رو سے کوئی انگریزی سپاہی یا امیر کسی غیر ملکی خنک میں شریک نہیں ہو سکتا افٹٹ مائیکو کا نام انگریزی فوج سے کاٹ دیا گیا تھا۔ قسطنطیہ کے محکمہ جنگ نے ترکی فوج میں مسٹر موصوف کو عہدہ دینے کا وعدہ کر لیا ہے۔ ح لٹنٹ مذکور لدن بھونچے تے ڈاکٹر عبدالحمید بیراٹریٹ لا مقیم لدن نے مسلمانوں کی طرف سے ایک خوبصورت ایڈرس انکے حسن خدمات کے صلہ اور شکریہ میں پیش کیا *

باب چہارم

طرائس کے ترکوں نے جب یہ دیکھا کہ وہ

اطالیوں کی محوم آوری کا مقابلہ اسوقت

نک بخوی نہیں کر سکتے جب تک کہ عربوں

کو اپنی طرف نہ ملا لیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے عربوں کو

ملک کی حاجت کے لئے کھڑا کر دیا۔ ترکوں اور عربوں میں پہلے

کچھ مخالفت ضرور تھی لیکن ح انہوں نے یہ دیکھا کہ نفاق

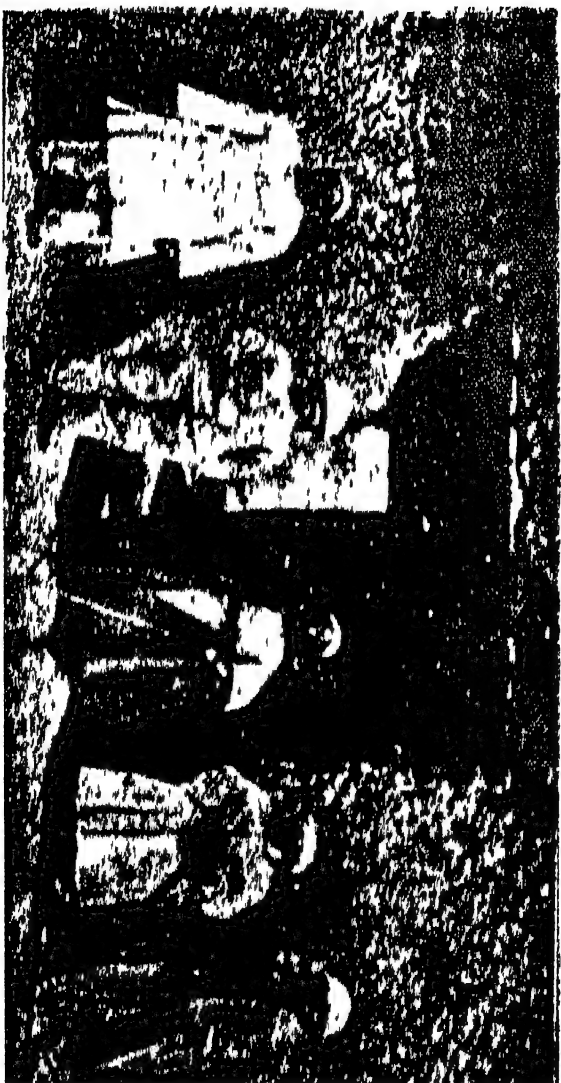
سے انکی آزادی ایک غیر قوم کے س میں چلی جائیگی تو وہ

ترکوں کی امداد پر مایل ہو گئے۔ عربوں نے اپنی آنکھوں

سے بے گناہ پھون عورتوں بٹھون کو یرحمی سے قتل کرتے

شیخ سدوسی اور
والٹیر

ہوئے۔ اپنی کہیتیاں ناعات وغیرہ عارت ہوئے، بلکہ جیسا کہ بعض
 عربی اخبارات سے معلوم ہوا مسعودوں کو مسمار کرتے
 دیتے دیکھ کر یہ اندازہ کر لیا کہ حملہ آوروں سے ترک
 کہیں، بہتر ہے۔ شیخ احمد الشریف ابن السید محمد ابن
 علی السنوسی مظاہر الحسین الادریسی سے جو سنوسیوں کے مشہور و
 معروف شیخ ہیں ترکوں نے امداد کی استدعا کی۔ انہوں نے
 محتاج قابل کو وطن کی حفاظت پر متوجہ کر دیا۔ شیخ سنوسی
 کے حالات عجیب و غریب طور پر اخبارات میں بیان ہوئے ہیں
 ہم نے اس فرقہ کے جبکہ ہونے میں بہت مسالہ کیا ہے۔
 بعض کا یہ خیال ہے کہ یہ فرقہ بالکل مذہبی ہے اور حسی
 اہمیت نہیں رکھتا۔ لیکن اسمین شک نہیں کہ شیخ کی روحانیت کا اثر
 افریقہ کے تمام حصص میں گہرا اور وسیع ہے۔ طرابلس اور
 مارقہ کے تمام عرب حاداً مسلح رہتے ہیں تو شیخ کے
 مریدان کا مسلح ہونا کچھہ تمحات میں سے نہیں۔ مسٹرمنٹ
 وقایع نگار جنگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہلکی ہلکی میدان توپیں
 شیخ سنوسی کے مرکزی مقام کفرہ سے اوٹرون پر لے کر
 من عازی میں بھونچتی تھیں۔ حدید قسم کی تیز فیر کرنے والی توپوں
 کا ترکوں کی طرف سے استعمال میں آنا ابطالیوں نے خود ہی
 تسلیم کیا ہے۔ مرید بر آں شیخ سنوسی کا اعلان جو حال
 میں جبل اللہ کا کہتے ہیں شاہ ہوا ہے اسمین بھی اس امر کا تذکرہ
 ہے کہ میں خود جنگ میں شریک ہونے والا ہوں اور میرے
 آنے میں اگر دیر ہوئی تو اسوجہ سے ہوگی کہ میں کسریٹھ اور
 ٹوہٹانہ اپنے ہمراہ لیکر آؤنگا۔ شیخ سنوسی نے جب ترکوں کو
 مدد دینی شروع کی تو ابطالیوں نے بہت کچھہ تحفے و تحائف بھیج کر



Samuel Taylor Johnson

انہیں یہ یقین دلایا کہ آپ لوگوں کی آزادی کے ساتھ ہمیں نہ کیا جائیگا آپ لوگ ترکوں کو مدد نہ دیں ۔ مگر شیخ سنوسی اور عربوں پر ایطالویوں کا असون کارگر نہیں ہوا *

طرابلس میں جب ایطالوی اترے تو انہوں نے بذریعہ اعلان عام عربوں کو ایسی طرف رجوع کرانا چاہا مگر چونکہ اعلان میں ماموس اور سچائی نہ تھی اسکا اثر عربوں پر کچھ بھی نہ ہوا ۔ نپولین اعظم جب فتح کے ارادہ سے مصر بھونچا تو اس نے یہ طریقہ اختیار کیا تھا کہ علما اسلام سے نہایت احترام و عقیدت کے ساتھ ملتا تھا ۔ اہل مصر کو جب کبھی کچھ لکھتا تو اپنی تحریر میں آیات قرآنیہ ضرور داخل کرتا تھا اور یہ تو تاریخ کا نہایت مشہور واقعہ ہے کہ اس نے بارہا مسجد میں مصریوں کے ساتھ نماز پڑھی تھی ۔ بیحد وہی جال اتلی اہل طرابلس کے ساتھ چلی ۔ چنانچہ ایطالوی کنٹرولر ایلیف جبرل کیوا نے طرابلس میں جو فرمان اپنی حکومت کی طرف سے جاری کیا وہ آیات قرآنیہ سے مملو تھا ۔ اہالی طرابلس پر ایطالویوں کے قریب کا جو اثر ہوا وہ واقعات سے خود ہی ثابت اور محتاج بیان نہیں ہے *

اطلی کا اعلان
بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ والصلوة والسلام علی كافة
الانبياء المرسلین صلی اللہ علیہم وسلم اجمعین ۔ بحکم
شاہ معظم اتلی وکلور عما نوئل ثالث ، میں جبرل
یا دام قریب

کارلوس کیوا ایطالوی سپہ سالار متعینہ طرابلس و قیروا و نزان و علاقہ جات ملحقہ ، باشندگان مقامات مذکورہ کو بذریعہ اعلان ہذا مطلع کرتا ہوں کہ اعلیٰ حضرت شاہ موصوف نے یہ ایطالوی موح ، باشندگان طرابلس و مقامات مذکورہ کو ذلیل کرنے اور انکے اعلام ہٹانے کے لئے نہیں بھیجی بلکہ اسکو طرابلس میں

اس لئے متعین کیا ہے کہ وہاں کے باشندوں کو ترکوں کے ہتھے سے آزاد کر کے ان کے حقوق انکو دلائے اور ان لوگوں کے مقابلہ میں جو ان کو غلام بنانا چاہتے ہیں عام اس سے کہ وہ ترک ہوں یا کوئی اور ان کی حمایت کرے ۔ اسی باشندگان طرابلس وغیرہ تم پر تمہارے ہی سرداروں کے دربارہ سے حکومت کی جائیگی اور آئندہ خداے تعالیٰ کے اس حکم کی پابندی کی جائیگی کہ (ترجمہ آیہ) ”حس وقت تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو“ ۔ اطمینان رکھو کہ تمہارے دین اور تمہاری املاک اور تمہاری عورتوں کی پوری حفاظت کی جائیگی اور تمکو تہذیب کے راستہ پر ڈالا جائیگا پس خدا کی حاکم میں شکر کرو کہ ایسے تم کو اٹلی کے شاہ دی جاہ کے دیر سایہ کیا اور اسے باشندگان طرابلس وغیرہ یاد کرو کہ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام میں فرمایا ہے کہ ”خدا تم کو اس سے نہیں روکتا ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ جو دین کے معاملہ میں تم سے نہیں لڑے اور یہ تم کو تمہارے گھروں سے سکالا ، نیکی کر اور انصاف کرو ۔ خدا انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے“ ۔ اس نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ”اگر وہ ماں بہ صلح ہوں تو م بھی اس کی طرف مائل ہو جاؤ اور خدا پر بھروسہ کرو“ اور یہ بھی آیا ہے کہ ”اور ہم نے ربور میں لکھ دیا ہے کہ یہ شبہہ رمب کے وارث ہمارے نیک بندے ہونگے“ ۔ اور ”اگر تم روگرداں کرو گے تو خدا بدلہ میں لائیگا ایک ایسی قوم کو جو تم میں سے ہوگی اور پھر وہ تم جیسے ہوگی“ ۔ ایسے لوگوں کی نسبت یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ ”خدا ان پر لعنت کرتا ہے اور انکو گونگا کردیگا اور انکی آنکھوں کو اندھا کردیگا ۔ پھر ایک مقام پر ہے کہ کہو (اے رسول) اے ہمارے

حدا جو مالک ملک ہے تو جس کو چاہتا ہے ملک دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے ملک چھین لیتا ہے تو جس کو چاہتا ہے ذات دیتا ہے تیری ہی ہا ہ میں بھلائی ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے - جو لوگ حدا کے آثارے ہوئے احکام کے مطابق حکومت نہیں کرتے وہ ظالم ہیں - بس اب حداے تعالیٰ کی یہی مرصی ہے کہ اٹلی اس ملک پر حکومت کرے اور مسلمانوں میں سے جو اس سے سرتابی کریگا وہ گمگار ٹھہریگا اور آئندہ اس ملک کا جھنڈا نہیں رنگ کا ہوگا یہی سید اور سرح اور سر جو نشانیاں ہیں محبت اور ایمان اور حدا پر بھروسے کی *

ذیل کا مصحح - یزید احمد شیعہ سوہی نے "ارباب شیعہ سوہی کا کے والٹیریوں کے نام رواہ کیا تھا - ہم تم کو مطلع کرتے ہیں کہ ہم بے قبائل کے درمیان اعلان جنگ

سایع کر دیا ہے - تا کہ امپراطور میں کے ملک سے ابطلوی دشمنوں کو باہر نکال دیں - طوارق اور طیبو یہ دو قبیلے آمادہ جنگ ہو چکے ہیں - صرف ان دو مدافعی کی تعداد ساٹھ ہزار ہے جو حیدر آلات حرب سے مسلح ہیں اور انکے پاس ایک مدت دراز تک کے لئے سامان رسد و ذخائر موجود ہیں - عربوں میں اسے زیادہ دلیر و جبار کوئی اور قبیلہ نہیں ہے - حکم ان کی لذت ہے اور موت انکی عایت - جس طرح خدا نے ان سے فتح کا وعدہ کیا ہے اسی طرح انہوں نے اس سے وعدہ کیا ہے کہ ہم سرتے دم تک حلاوت مقدسہ کی حمایت کریں گے اور اٹلی وارن کو اپنے ملک میں اس سے زیادہ ذرا سی بھی حکمہ نہیں دیں گے جتنی انکی قبروں کے لئے درکار ہوگی اور بن کے اندر ان کو ہم خود اپنے ہاتھوں سے اتاریں گے - میں

تم کو ان دونوں قبیلوں کے حراں مردوں کا حال سنا رہا تھا کہ جسوقت میری دعوتِ جنگ ان کے پاس پہنچی ہے تو وہ اپنے بیوی بچوں میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جنگ کا حال سننے ہی وہ سجدہ میں گر پڑے اور شکر خدا بجا لائے کہ انکو اپنے خلیفہ کی حجت کا موقع ملا۔ ان کی عورتوں نے جو انہی جیسی سردارہ ہمت رکھتی ہیں ہم سے اجازت چاہی ہے کہ میدانِ جنگ میں مردوں کے ساتھ جاؤں اور خدا کی راہ میں شہید ہوں۔ اس سے بڑھ کر ہم تم کو خیر دینے ہیں کہ اگر یہ جنگ دس سال بھی رہی تو ہماری مہمیں دریا بھی بہت بہ ہونگی اور ہمارے عرم میں مطلق ورق بہ آئیگا۔ ہمارے آدمی کم ہونگے اور ہمارے ذخائر میں فرق آئیگا۔ ہمارے عقیدہ دیگر قبائل کرینکے جیسے سلطان وادائی اور سلطان دارفور و سوڈانی اور یہ سب کے سب اٹلی کے ساتھ جنگ کرنے میں بہت خوش ہیں۔

ہوائی جہاز کے
دریہ سے اشتہار
ایٹالیوں نے یہ دیکھا کہ وہ عربوں اور ترکوں کے ٹاڈ توڑ حماوں سے صرف اسی مقام تک محفوظ رہ سکتے ہیں جہاں تک ایٹالوی جہازات

کے توپوں کی زد ہے تو انہوں نے مختلف ترکیبوں سے ترکوں اور عربوں کی جہازات کو منتشر کرنا چاہا۔ ہوائی جہازات سے انہوں نے بارہا ہم کے آئینے گولے پھینکے شروع کئے جس سے مطلب برآری اور خاطر خواہ کامیابی ہوئی کیونکہ ہوائی جہازوں پر یہر متواتر ہیر ہونے لگے۔ پہانچے ہر عازی میں ایک ہوائی جہاز نیچے گرا دیا گیا تو انہوں نے ہوائی جہازات سے قریب دھمی یا خوشامد یا نصیحت کا کام لینا شروع کیا۔ مندرجہ ذیل اشتہار چھاپ کر عربوں کے کپ میں ہوائی جہازوں سے متواتر نشر کیا گیا۔ اٹلی واؤں کے ایک اشتہار کا

مضمون حسب ذیل تھا *

اعادۂ فریب بسم اللہ الرحمن الرحیم - اے عربانِ بنغازی و ملحقات
بنغازی - یہہ جیگ جو اسوقت ہمارے درمیان جاری
ہے اس نے ہمکو محبور کیا ہے، کہ ہم ہر قسم کے تعلقات اس
شہر اور اندرونی حصہ ملک کے مابین منقطع کر دیں - اس لٹیے
ناممکن ہے کہ ہماری آوار تم تک پہنچ سکے خصوصاً یہ کہ
ترکوں کی دروغ گوئیوں پر تمکو گران گوش کر رکھا ہے -
لیکن ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ حق کو ایک بار پھر تیر
طاہر اور یہہ بات تمہارے دہن نشیں کر دیں کہ خدا کی عزت
مخلوق کا یہ فائدہ خون بہ نہانا چاہیے - لہذا ہم اپنے ہوائی جہازوں
کے ذریعہ سے ایک پیام تمہارے پاس پہنچا ہے ہیں جو یہہ
ہے کہ ”ہر عسکری شاہ اٹلی عظیم و قوی کی گورنمنٹ عربوں
سے لڑنے کے لئے یہاں نہیں آئی ہے ؛ بلکہ خدا کے حکم
سے اس لئے یہاں پہنچی ہے کہ اس ملک سے ترکوں کی
حکومت کو اٹھا دے جنہوں نے تمہارے ملک کو تباہ کر دیا
اور تمام اسباب تمدن و ترقی کو تم پر حرام کر رکھا تھا “ ہم
تم سے پھر خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں جو ہمارا حامی ہے اور
حس نے ہماری عقلوں کو روشنی بخشی ہے کہ ہم تمہارے مذہب
اور تمہارے رسم و رواج اور تمہاری عورتوں اور تمہارے املاک
کا پورا احترام کریں گے اور تم پر فوجی خدمت لازم نہیں کریں گے
اور نہ تم پر ظلم سے کوئی شبکس لگائیں گے بلکہ مستدر رویہ
اس ملک سے ہماری سلطنت کے خزانہ من داخل ہوگا وہ بلا تکر
تمہاری ہی بہتری پر صرف ہوگا ، اس طرح کہ نئی سڑکیں اور
ریلوے لائنیں اور بندرگاہیں تعمیر کی جائیں گی جس سے ملک کے

مختلف حصوں میں تجارت کی تڑی تڑی مڈیاں پیدا ہوگئی اور تم لوگوں کو علی قدر امکان لوارج میںیت کی بہم رسانی میں سہولت ہوگی ۔ ہم نہ صرف ان تمام رعایتوں کو ملحوط رکھینگے جن سے تم متمنع ہو رہے ہو ، بلکہ حتی الامکان ان میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں گے ۔ ملک کی حکومت زیادہ تر مشایخ قائل کے ہاتھ میں ہوگی اور تیکو شہریت کے مساوی حقوق حاصل ہونگے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ تمہارا ملک تہوڑے ہی عرصہ میں ترقی کی اعلیٰ منزل پر پہنچ جائیگا ۔ پس تم کو لازم نہیں کہ تم ہم سے لڑو اور ترکوں پر اپنی جاؤں فدا کرو جو ہمیشہ دھاگتے نظر آتے ہں اور ہمارے مقابل آنے کی حرات نہیں کرتے ، بلکہ ہمیشہ تم ہی کو آگے رکھتے ہیں ۔ ترک اپنے ذاتی اغراض کے لئے تم کو ورعلا رہے ہں ، ورہ انہوں نے اب تک تمہارے ساتھ کیا کیا ہے جو آئندہ کریں گے ۔ پس ہمارے ساتھ لڑائی کو موقوف کرو اور ہرجبشتی شاہ اٹلی کے زیر سامہ آؤ جن کا مثلک اللوں سید و سرخ اور سر جھنڈا ایمان اور امید اور محبت کا نشان ہے ۔ دیکھو خداے تعالیٰ نے فرمایا ہے * لا ینہاکم اللہ عن الذین لم یتاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروہم و تقسطوا الیہم ان اللہ یحب المقسطین (ترجمہ ۔ خدا تم کو اس سے نہیں دوکتا کہ جن لوگوں نے مذہب کی بنا پر تم سے لڑائی نہیں کی اور نہ تم کو تمہارے ملکوں سے نکالا ان کے ساتھ نیکی اور انصاف کرو ۔ بے شک خدا انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے ۔ اور یہ کہ * و ان خضوا للسلیم فاحض لہا و توکل علی اللہ * ترجمہ (اور اگر وہ مائل بہ صلح ہوں تو تم ہی مائل بہ صلح ہو جاؤ اور خدا پر بھروسہ کرو) *

جنرل بریکولا کانڈر سکند بہالین

عربوں کا
حوالہ نا صواب
نمودہ باللہ من الشیطان الرجیم - جنرل بریکولا نصرانی
السلام علی من اتبع الهدی - اما بعد غارہ کے درختہ
سے تم نے حو تحریر بھیجی ہے وہ ہم نے پڑھی

اور اس میں جو مکر و فریب اور بہتان و مفتریات شیعہ اور علی الخصوص
حکومت سنیہ عثمانیہ (ادامہا رب البریہ) اور ہمارے بہادر و عبرت مند
برادران مدافعین ترک کی نسبت جو طعن و تشنیع کی گئی ہے اس پر
ہم نے اطلاع پائی - خدا کی شان کہ تم کو یہ حرارت ہوئی کہ یہ دعوی
کرو کہ اتلی نے یہ جو کچھ مصیبت اور حسارت اٹھائی ہے وہ سب
ہماری بھلائی کی خاطر ہے - خدا جانتا ہے اور دنیا دیکھتی ہے کہ
تم لوگ جھوٹے ہو - اے جنرل بریکولا ! ہم تم کو ملاقات نہیں
کرتے ، کیونکہ جو کچھ تم نے کیا ہے وہ وسائس شیطان اور اوہام
و خیالات پریشان ہیں - حقیقت یہ ہے کہ تم لوگ ہمارے دشمن سے
دشمن ہو - قرآن کریم نے تمہاری دوستی سے ہمیں اس قول کے
ساتھ منع کیا ہے کہ (لا تتخذوا الکفار اولیاء من دون اللہ ومن ینزلہم
منہم فانه منہم ان اللہ بریء من المشرکین) خدا کو جھوڑ کر کفار کو
دوست نہ بناؤ اور تم میں سے جس نے ان سے دوستی کی وہ بے شدہ
انہیں میں سے ہے - تحقیق خدا مشرکین سے بے تعلق ہے -

اے جنرل ! خدا کے فضل سے ہمارے پاس افک ایسا دیں ہے
جس کو ہم بدانا نہیں چاہتے - ہمیں اپنی شریعت پر مکمل یقین ہے ،
اور صاحب یقین پر واجب ہے کہ وہ ذات اور مسکنہ اور کفار کی
اطاعت پر راضی نہ ہو - اور ہم اس قسم کی اطاعت کیسے کر سکتے
ہیں جو نہ ہمارے مذہب کی ہے ، نہ ہمارے مذہب کی عزت کرتی
ہے ، اور نہ اس کو ہماری عزت و آبرو کا پاس ہے - ہم یقین ہے
کہ تمہاری اصلی غرض ہمارے مذہب کو معدوم اور ہمارے وطن پر

دست تغلب دراز کرنا اور ہماری گردنوں میں طوق غلامی ڈالنا ہے ۔ ہم تمہاری ستم کاریوں سے واقف ہیں ۔ ہم دفع کر رہے ہیں اور ہمارا معاملہ خدا کے سپرد ہے ۔ آیات قرآنیہ ہمارے سامنے پیش کرنے سے سوائے معادعت کے تمہارا کچھ اور مقصد نہیں ہے ۔ قرآن شاہد ہے کہ یحادیعون اللہ والذین آمنوا و ما یحدعون الا انفسہم و ما یשמرون ۔ (ترجمہ) خدا کو اور ایمان والوں کو دھوکا دینے ہیں ، مگر در اصل اپنے آپ ہی کو دھوکھا دیتے ہیں لیکن اس کو سمجھتے نہیں ۔

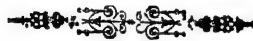
بھلا تم لوگ حس کتاب پر اعتقاد نہیں رکھتے اسکا احترام کیا کر سکتے ہو ۔ لیکن اصل حقیقت یہ ہے کہ جب قتل و غارت کے ذریعہ سے تمکو کامیابی نہیں ہوئی تو اب مکر و دھب سے کام لکنا چاہتے ہو ۔ مگر ذرا تھہرو تو !! ہم ان حبشیوں سے کچھ کم نہیں ہیں جنہوں نے تمہاری گوشت خالی کی تھی ۔ خدا کے فضل سے ہمارے پاس سامان ساٹھا سال تک لڑنے کے لئے کافی ہے ۔ اور جنرل بریکولا ! در ا انصاف کرو کہ کیا انصاف کے دعوے تمہارے منہ سے بھلے منہ بول ہو رہے ہیں بحالیکہ دنیا تمہارے مظالم سے آگاہ ہو چکی ہے ۔ (لا ینہا کم اللہ الخ) یہ آیت حو تم نے پیش کی ہے ، اس سے تو آخر دم تک تمہارے حگ کرنے کا ہمارا وجوب نکلتا ہے ، کیونکہ طاح طرح کے سامان جنگ لیکر تم محض اس غرض سے آئے ہو کہ ہمارے مذہب کی توہین کرو اور ہمیں ہمارے وطنوں سے خارج کردو ۔ کیا تم ہی وہ نہیں ہو جنہوں نے ہماری ہزاروں با عصمت عورتوں اور بے گناہ بچوں کو قتل کر ڈالا ؛ اور طرابلس کی مسجدیں ان کی لاشوں سے بہر دین ۔ ہمارا وہ علم ہنوز سرنگوں نہیں ہوا جو حروب صلیبیہ کے موقع پر تمہارے خلاف بلد ہوا تھا اور نہ اس خون کی ہمارے



امراء طرابلس کا رسالہ جو صحرای طرابلس سے گذر رہا ہے

رگوں میں حرکت بند ہوئی ہے جس کی وجہ سے ہم اب تک اراضی مقدسہ کے محاط ہیں۔ تم اگر ہمت رکھتے ہو تو اپنے قلعوں اور اپنی پناہ گاہوں سے نکل کر ہمارے مقابل آؤ۔ فلینکٹ رایۃ الایطالیان، المثلث الالوان؛ الذی ہو علامت الشریک والکفر والطغیان؛ و لتسقط ایطالیا دولة اللصوص والعدوان؛ ولتیقی الدولة العلیۃ مدی الرمان، دولة آل عثمان؛ عموم عربان افریقۃ الاسلامیۃ سكان الوادی والبلدان

باب پنجم

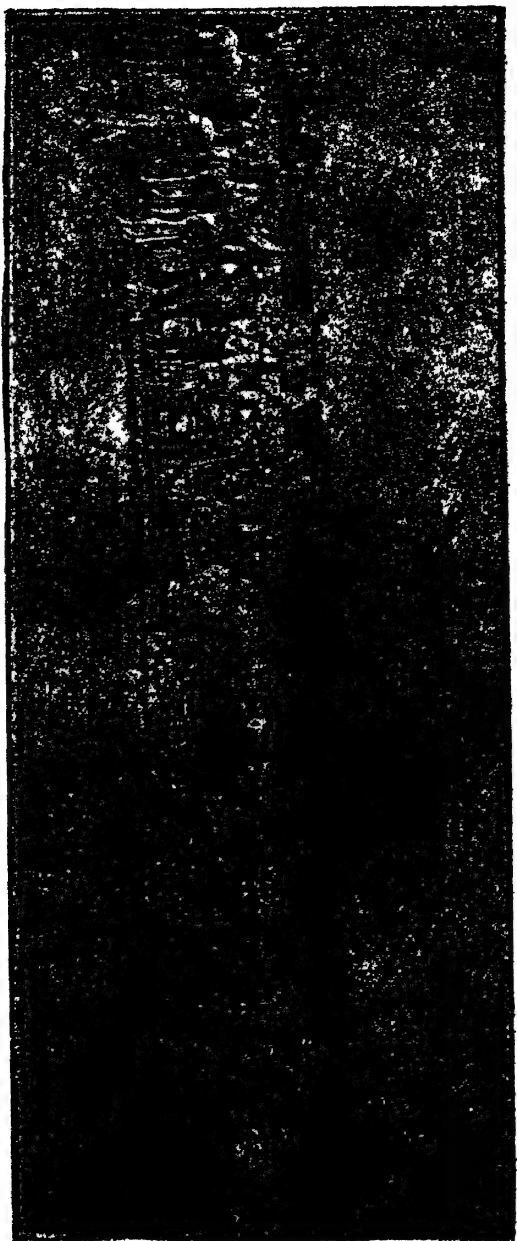


صحفہ سان لڑائی
اور ترکی فتح
فی الحقیقت عربوں اور ترکوں نے طرابلس کے مختلف مقامات پر صدہا مرتبہ اپنی شجاعت و بہادری دکھلائی ہے۔ ان سب کا قلمبند کرنا ان صنعتکار کی بساط سے باہر ہے لہذا ہم نے بہت نمایاں اور ضروری لڑائیاں درج کرنے پر اکتفا کی ہے *

طرابلس میں یون تو ایطالیوں کے اترتے ہی ترکوں کی طرف سے مزاحمت شروع ہو گئی تھی جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے مگر ۱۰ اکتوبر کو چاہات بومیلیانا میں کھلم کھلا مقابلہ کی نوبت آئی اور شب کو ترکوں کی مختصر جماعت نے زور شور سے ایطالیوں پر حملہ کر دیا۔ ایطالیوں نے حسب دستور اس حملہ کو اپنی فتح مدی سے تعبیر کیا حالانکہ ان میں کوئی نات فتح و شکست کی کسی طرف سے نہیں کہی جا سکتی۔ جب ایطالیوں نے اپنے جنگی جہازات سے گولے مارنے شروع کئے تو ترک ہٹ آئے۔ کیونکہ انکا ارادہ کسی میدان جنگ کا نہیں بلکہ جنگ گروہ در گروہ کرنے کا تھا جسکا اعلان وہ پہلے ہی کر چکے تھے۔ اس جنگ میں

ترکوں کا نقصان بہت کم ہوا۔ اسکے بعد ایک قابل تذکرہ لڑائی ۲۳ اکتوبر کو ہوئی جس میں دس گھنٹے تک معرکہ آرائی ہوتی رہی۔ اس جنگ میں تقریباً چار سو ایتالیائی متول ہوئے۔ ایتالیوں کی مشہور برساگلری کی ۳ کمپیاں صاف ہو گئیں اور سو چھ ہتھیاری ریلوں اور ذخائر ایتالیوں سے چھین لئے گئے۔ ترکوں کا نقصان اس جنگ میں بہت ہی کم ہوا۔ عربوں کے اس پہلے ہی محاطہ حملے نے ایتالیوں کے ہوش گم کر دئے اور ان حملوں کی شدت انکو کچھ ایسی محسوس ہوئی کہ انہوں نے بیگمہاء اشخاص کے قتل سے اپنا عصہ اتارا جیسا کہ ناظرین نے سابق کے صفحات میں پڑھا ہوگا۔ پہلے حملہ کے تین دن بعد یعنی ۲۶ اکتوبر کو ایتالوی فوج کو سچت مہادات اٹھانے پڑے۔ ترکوں اور عربوں کی تعداد ۲۴ ہزار تھی۔ جس میں سب کے سب منتخب جنگجو تھے۔ عرب بڑی بہادری سے لڑے۔ فتحی مکہ اور نشنہ پاشا نے عربوں اور ترکوں کو خوب حوصلہ دلارکھا تھا اور انہیں متنبہ کر دیا تھا کہ اگر خدای نخواستہ ایتالیوں کو کامیابی ہوئی تو حالات پر سخت صدمہ پھونچینگا اور اسلام ضائع ہو جائیگا۔ قیدیوں اور بیگمہاء عورتوں اور بچوں کے بری طرح سے مارے جانے پر عربوں میں بہت جوش و خروش پھیل گیا تھا۔ ترک اور عرب بجلی کی طرح ایتالیوں پر ٹوٹ پڑے۔ سب کے پہلے آٹھ سو عرب سواروں نے الزخی کی کمان میں حملہ کیا۔ جیسا پہلے سے قرار پاچکا تھا ترکوں اور عربوں نے شکست کا مہانہ کر کے جنگ گریہ کا نقشہ لکھا۔ ایتالیوں کی طرف سے تعاقب ہوا۔ تعاقب کرنا تھا کہ عربوں اور ترکوں کی ایک بڑی جماعت نے ایتالیوں کو گھیر لیا۔ ایتالوی سرانیمہ اور بدحواس ہو گئے۔ سب کے پہلے ایک ایتالوی

طرابلس میں ترکوں کا قہر



سبحر مارا گیا۔ عربوں کا حملہ اس شد و مد سے ہوا کہ ایتالیوں کی صفیں کٹی جگہ سے درہم و برہم ہو گئیں اور ایتالوی سپاہی کہیں سے کہیں جا پڑے۔ عربوں نے جن جن کر ایتالوی افسروں کو عدم کے گھاٹ اتارا۔ افسروں کا مرنا تھا کہ سپاہیوں کی کمر ٹوٹ گئی۔ ایتالوی لڑے تو یہی مگر سقاعدہ۔ عربوں اور ترکوں کی ایک بڑی جماعت نے اسکے بعد ہی ایتالوی سپاہ کے ماٹیں مارو پر بشت کی جانب سے حملہ کر دیا تھا۔ ایتالوی یہ سمجھ کر کہ شہر طرابلس کے عرب پیر آمادہ جنگ ہو گئے گھبرائے۔ اس گھبراہٹ میں ایتالوی سپاہ کے ہاتھ پیر پھول گئے اور نتیجہ یہ ہوا کہ دو ٹالیاں نے ہتھیار ڈال دیے اور سب کے سب ترکوں کے ہاتھ آ کر ہوئے۔ اس جنگ میں حیدر علی چاہے ۵ یا ۶ ہزار ایتالوی مقتول ہوئے۔ باقی ماندہ ایتالوی فوج بھاگ کھڑی ہوئی۔ بہت سا سامان جنگ از قسم گولی باروت ریل وغیرہ ترکوں کے ہاتھ آیا۔ کئی ہزار ریلوں بطور اسٹاک کے تھیں وہ بھی ترکوں کے قبضہ میں آئیں۔ پھرتیے ایتالوی افسر اور کرمل مبتول ہوئے۔ عربوں کے رسالہ کے مقابلہ میں ایتالوی رسالہ بہت کمزور ثابت ہوا۔ فتح پاکر ترکی روح یلغار کرتی ہوئی آگے بڑھی اور طرابلس کو گھیر لیا۔ اسکے بعد ترک اور عرب بہت وسیع خطرات میں جا کر مقیم ہو گئے جہاں طرح طرح کے میوہ دار درخت تھے۔ یہاں پھونچ کر ترکوں نے ایک دیگستانی بھاڑی کے نیچے اپنی کوشستانی توپیں لگا دیں اور اس طرح شد و مد سے ماڑیوں کو ایتالوی حزل کے کپ میں گولے گرتے تھے۔ بڑی مشکل سے ایتالوی جہازات نے اپنی موحوں کو حو خندقوں میں محفوظ ہی بچایا۔ ایتالویوں کی ایسی حالت ہو گئی تھی جیسے انکے سپاہیوں پر قلعہ گر پڑا تھا۔ ایک دوسرا نامہ نگار جنگ لکھتا ہے ۲۹ اکتوبر کی جنگ میں دست بدست لڑائی کی نویت

بھونچھی نہی - عربوں کی مختصر جماعتوں نے ساری ایطالوی لینوں پر حملہ کر دیا تھا - ۲۵۰ عربوں کی ایک جماعت بحلی کی طرح ابطالویوں پر ٹوٹ پڑی اور ہتیرے ابطالویوں کو عارضی نید سے بیدار کر کے دائی نیند میں سلا دیا - جابجا مرہدوں کے ڈھیر لگے تھے - اسلامی فوج کی طرف سے محروں کا استعمال نہایت تیزی سے کیا گیا - ابطالویوں کی کئی بری و بحری کپیدان معہ توپ خانے کے ان ۲۵۰ مرہدوں کے مقابلہ میں بڑھیں - ایطالوی اس موقع پر ایسا گھبرا گئے تھے کہ وہ دوست و دشمن کی تیر نہ کر کے یکساں فر کرتے تھے - عرب اس حران سے بڑھ گئے تھے کہ دو سو گر سے شرانل گولوں کے مار کی نوٹ بھونچکائی نہی - آحرش حمل کیڈوا گھبرا کر اپنی فوج کو شہر کی طرف ہٹا لے گیا -

نومبر کے اول ہفتہ میں قلعة حمیدہ کے قریب قلعة حمیدہ کی لڑائی لب ساحل جگ ہوئی - اٹلی کی تازہ آئی ہوئی فوج شارع شط میں اترنا چاہتی نہی - اور فی الحقیقت ۲۰۰ سپاہی اترے تھے کہ عربوں نے فوراً سب کو نیست و نابود کر دیا - ڈبلی ٹیلگراف لندن کا وایع نکار جگ لکھتا ہے : نومبر کو ترکوں نے بہت جتنی دکھلائی - صبح سے بمقام قلعة مصری و زراعتی کالج ایطالوی لینوں پر گولوں کے فیر ہونے لگے اور پھر اسکے بعد شارع شط اور رسالہ کی بارکوں پر گولہ باری ہوئی اور اسکے ساتھ ہی دونوں مرتبہ نہایت ہوشیاری سے توپ خانہ کے ساتھ ہی پیدل فوج کی ایک دو کپیدان بڑھیں اور طرابلس پر ترکوں کے شرانبل گولے گرنے لگے - ایک گولہ تو ایطالوی فوج کے اترنے والے مقام پر گر کر پھٹا جس سے ایک برساگری سپاہی کی ٹانگ زخمی ہوئی - ایطالوی امسروں کے کلب بگھر میں ایک گولہ آکر گرا لیکن پھٹا نہیں - ہوسنہ جہاز جو سال

میں لڑکر انداز تھا اور جسمیں بمالک عیر کے اثاثہ موجود تھے اسکے دونوں جانب ترکوں کے گولے پھٹے جس سے ساحل پر کچھ لوگ رخی ہوئے - ترکوں نے ایک چھوٹی کوهستانی توپ بحی طور پر لگا رکھی تھی جہاں سے روز سرہ تقریباً ۱۰ گولے مارے جاتے تھے - کئی مرتبہ ایطالویوں نے اس توپ پر قبضہ حاصل کرنا چاہا مگر کامیابی نہ ہوئی - ایطالوی سپاہیوں کو جک کر کے ایک ماہ کامل بھی بمشکل گذرا ہوگا کہ بقول نامہ نگار مارٹنگ پوسٹ ایطالوی سپاہی حتم سے تنگ آگئے اور اپنے وطن واپس جانے کی خواہش کرنے لگے - ایطالوی موج میں میضہ الگ پھیل گیا تھا اور گویا دھیری مار کا سامنا تھا -

ترکی افسروں کی مستعدی سے ناخواندہ مہمان ترکوں کی چستی کی ضیافت کا پورا سامان جمع ہو گیا تھا - ایطالوی فوج کے اترنے ہی آؤ دھمکت ہوئی شروع ہو گئی اور یہ انتظام کیا گیا کہ ایک بڑے پیمانہ پر حملہ کر دیا جائے - امراہ بنمازی ترکوں کی امداد کو جمع ہو گئے تھے اور سامان جک بھی کثرت سے پہونچ گیا تھا کئی مشین توپیں بھی سفیرسیوں کی مدد سے موقع پر آ پہونچیں - طرابلس میں چارون طرف سے ترکی فوج کو کمک روانہ ہونے لگی - ترکی افسروں نے صحرائی عربوں کو قواعد سکھلائی شروع کی اور وہ اپنے نثر ہرگئے تھے کہ بقول مسٹر اسکپس رابطہ ایطالوی گولوں کے پھٹنے سے ذرا ہی ہ ڈرتے تھے - دوسری بے نے ایسا اچھا انتظام کیا تھا کہ وہ میدان جک میں برابر اپنے سپاہیوں کی تنخواہ تقسیم کر دیا کرتے تھے - برابر قواعد ہوق اور زندہ باش سلطان المعظم کے فرے پریٹ پر سنائی دیتے تھے - نومبر کے شروع ہی ہفتہ میں ساٹھ ہزار پوٹ کی رقم پہونچ گئی جو زیادہ تر مسلمانوں کی طرف سے اعانہ میں

بہجی گئی تھی۔ روز سرہ بڑی بڑی تعداد رفلوں اور سامان جنگ کی ترکی فوج میں آنے لگی۔ نومبر کے اول ہفتہ میں ایتالیوں کے دو کروڑوں نے ایک غیر محفوظ ساحلی قصبہ پر گولہ باری کی۔ لیکن اسکا نتیجہ سوا اسکے اور کچھ نہ ہوا کہ ایک اسپانی عمارت بھٹ گئی۔ ایتالیوں کا ایک گولہ ایک مدرسہ میں آکر پھٹا جہاں چھوٹے چھوٹے لڑکے گولے کے ٹکڑوں سے ہلاک ہو گئے۔ اس قصبہ کی عورتوں اور بچوں کو ترکوں نے اپنی حفاظت میں لے لیا۔ موسیٰ نے ایک مقام ایسا محفوظ منتخب کیا جسکے حاروں طرف کھجوروں کے درخت اور بالو کی پہاڑیاں تھیں اور یہاں انہوں نے جگ نہ کر۔ والے سردوں عورتوں بچوں اور صغینوں کو اکٹھا کیا اور انکے لئے کھانا اور پانی کا کافی سامان ہم بھونچا دیا۔ رسد وغیرہ کا یہ انتظام تھا کہ روز سرہ تین سو اوشوں کے ذریعہ سے سامان خوراک آتا تھا۔ مسٹر سینگسن رائٹ لکھتے ہیں ایک عرب ماہمہ مین ایک بوتل لئے جا رہا تھا۔ موسیٰ نے اسے روک لیا اور پوچھا کہ میں کیا کہتا ہوں اور کہاں ملی ؟ عرب نے بتلا دیا کہ یہ بوتل مجھے سمندر کے کنارے پڑی ملی ہے۔ بوتل کے اندر ایک تحریر مورخہ ۱۵ اکتوبر سنہ تھی اور یہ معلوم ہوا کہ روماننا اسٹیر سے کسی نے اس بوتل کو سمندر میں ڈال دیا تھا۔ مضمون یہ تھا کہ ایتالیوں کے پاس سامان جنگ مسلمانوں کے مقابلہ میں عمدہ نہیں ہے اور مسلمان صبح کو ایتالیوں کے مقابلہ میں اچھی طرح لڑتے ہیں *

ایتالیوں نے یہ مشہور کیا تھا کہ ترکوں میں ہمیشہ

پہل گیا ہے لیکن فی الحقیقت ایتالی ہی روح میں

ہمیشہ پہلا تھا۔ اس زمانہ میں ملک اٹلی میں ہمیشہ

ہمیشہ مارش

اور

شب خون



تری موج کے اسر دریا من گہوڑے ڈال کر پار ہو رہے ہیں

شدت پہنلا تھا - بلکہ مریضوں کے ہسپتال لیجا نے پر
ملوے بھی ہو چکے تھے - ایک نامہ نگار نے تو یہ وجہ بیان کی
ہے کہ ایطالوی موجوں نے عربوں کے گھروں سے کھجوریں لوٹ کر
بہت کھا ئیں جس سے وہ ہیضہ میں مبتلا ہو گئے - ۱۱ - ۱۲ اور
۱۳ نومبر کو طرابلس میں ار و باد کا سخت طوفان آیا اور ایسی
موسلا دھار بارش ہوئی کہ تمام شہر میں سیلاب آ گیا - جہازات
کنارے سے دور جا پڑے - کشتی ٹرے ٹرے بھرے ڈوب گئے اور
ساحل پر موج کے اثر نے کو حو پاڑ ناندھی گشتی تھی سب کی
سب یہ معلوم کہ ان بہہ گئی - سات ہوائی جہاز غارت ہو گئے -
ایطالوی حدودوں میں پانی بھر گیا اور حیہ و حرگاہ و سامان جنگ وغیرہ
سب کا سب سیلاب کی بذر ہو گیا اور حسب قار قسط طغیہ ایطالویوں کی ایک
پوری شاخیں اس سیلاب میں بہ گئی اور سیکڑوں مر گئے - اس سیلاب سے
ایطالویوں کو اپنے مریضوں اور مجروحوں کے لئے بہت دقت محسوس
ہوئی - طوفانی موسم کے باعث بح موج جہازوں سے اثر نہ سکی تو شب
کے وقت ترکوں اور عربوں کی ایک جماعت نے چاہات بوملیانا میں
ایطالویوں کو گھیر لیا - ایطالوی گھبرا کر ا - طرح بھاگے کہ بہت سی مشین
والی توپیں اور بہت سے کارتوس چھوڑ گئے - اسی طرح کے حملے برابر
ایطالویوں پر ہوئے، لہکے - ایطالویوں نے خالی مکانات میں چھپنا
شروع کیا - ان مکانات پر بھی عرب چڑھ، دوڑتے تھے - ایطالوی یا
تو عربوں کو آنے دیکھ کر بھاگ کھڑے ہونے تھے یا دروازہ بند
کر لیتے تھے - عربوں کے امسرتوہیں لا کر مکانات میں چھپ کر
دیتے تھے اور گھس گھس کر ایطالویوں کو مار ڈالتے تھے - باہر
کی چوکیوں پر جو ستتری بھرتے کے لئے موجود ہونے انہر تڑتڑ
حملے ہونے تھے - ایک وقایع نگار جبکہ لکھتا ہے ایطالوی سپاہ

ایسے موقع پر خرگوش کی طرح بھاگ جانے میں عقلہ ہی دکھلاتی تھی۔ ایک موقع پر صحرائی عربوں کی ایک جماعت نے ایتالیوں کی کھائیوں میں بھونچ کر میکسم توپ کو بھی چھپ لیا لیکن چونکہ اسکا سامان انکے پاس نہ تھا انہوں نے اسے وہیں چھوڑ دیا۔ ۲۹ نومبر تک ترک اور عرب چاہات بوملینا پر برابر قابض رہے۔ ایتالوی محوراً جہازات کے بنائے ہوئے یا اٹلی سے آئے ہوئے بانی پر گزرا کرتے تھے۔ طرابلس میں سامان حوراک کی قلت نازاروں میں سخت محسوس ہونے لگی۔

ہیں زارہ
کی جنگ
ایتالوی دوح جب سواحل میں ترکوں کے حملوں سے عاجز آکر عرصہ تک آگے بڑھ نہ سکی تو یہ تحویز سوجی گئی کہ ایتالوی دوح حسطح ہو آگے بڑھ کر ترکوں پر حملہ آور ہو۔ ۴ دسمبر کی صبح کو عن رارہ و دیگر مقامات پر جہان عربوں کی جماعتیں موحود تھیں ایتالویوں نے اپنے جنگی جہازات سے گولے برسائے شروع کئے۔ بانی رستا جاتا تھا اور جنگ ہوتی جاتی تھی ایتالویوں کے ایک کالم سے دن بھر عربوں کا مقابلہ ہوا اور وہ اس شجاعت اور بہادری سے لڑے کہ ایتالویوں کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ اس جنگ میں ایک مشہور ایتالوی کرنل مسمی باسٹوزالی مارا گیا جسپر شاہ اٹلی نے تاسف کا تار بھيجا۔ بعد کو پندرہ ہزار ایتالوی مع تربانہ کے ترکی فوج کے بائیں بازو کی طرف بڑھے۔ ترکی کمانڈر نے اپنے سپاہیوں کی قلت محسوس کر کے واپسی کا حکم دیا اور عرب نہایت اطمینان سے ۴ بجے سے بھر کو پیچھے ہٹنے لگے۔ صحرائی عرب ہٹنے کو ہمیشہ برا سمجھتے ہیں۔ نشات بے کا حکم پا کر وہ دل میں کسی اندر آزدہ ہوئے۔ ترکوں نے یہ دیکھ کر کہ بڑی



عین زارہ کی جنگ - ایٹا، یون کا ہوائی جہاز سے بم کے گولے گرانے - توکون کا
ہٹ کر دھیر کرنا

ٹری توپوں کا بکایک اٹھا لیجانا مشکل ہے انکو عین زارہ
 مین چھوڑ دیا - یہ پندرہ پونڈر والی آٹھ توپیں تھیں - ریسگٹان میں
 ایسی ایک توپ کے گھمبٹے کو ۱۹ گھوڑوں کی ضرورت ہوتی تھی -
 قل اسکے کہ ان توپوں کو میدان میں چھوڑ دین ترکوں نے
 ان توپوں کو بیکار کر دیا تھا - ایطالویوں نے ان توپوں کو ٹرے فخر
 سے گرفتار شدہ بیان کیا اور اسکے موٹو کئی ہفتے تک لٹے گئے -
 ان توپوں کو ایطالوی جب طرابلس میں لائے تو بڑی نمائش
 کی گئی - آگے آگے کپتان والو تھا - توپ والی گاڑیوں کو کھجور
 کے پتوں سے آراستہ کیا گیا تھا حسین ایطالوی توپ خانہ کے سید
 و سرخ جہنٹے آوزاں تھے - ان توپوں کو دیکھکر طرابلس
 کے یہودیوں اور ایطالویوں کے دوستوں نے بہت حوشی ظاہر کی -
 ایطالویوں کی فوج ہرچند کہ تعداد میں بہت تھی لیکن اس
 موقع پر جیسا کہ وہ بڑھ سکتی تھی نہیں بڑھی اور جب ترک ہٹ
 گئے تو میدان حالی پا کر ایطالویوں نے جھوڑی موٹو توپوں پر
 قبضہ جالیا - ترک اچھی طرح ایطالویوں کی بہادری سے واقف
 تھے لہذا وہ نہایت اطمینان کے ساتھ ہٹے اور آدمی رات کو
 عرزہ کے صدر مقام پر بھونچک گئے - نشات رے کے عین زارہ سے ہٹ جائے
 کی یہ وجہ تھی کہ یہاں ایطالویوں کی بحری گولہ اندازی سے
 ترکی فوج کو آرام نہ ملتا تھا اور یہ بھی کہ عرب سدھالے
 سنبھلتے تھے اور دھمکوں کے بہت زدک چلے جاتے تھے -

ناطریں کو معلوم ہو چکا ہے کہ طرابلس میں ایطالویوں
 مہرکہ درنا نے اپنی فوجوں کے اتارنے ہی طرابلس کے دیگر
 ساحلی مقامات پر بھی اپنی دو-دو اتار دی تھیں چنانچہ درنا میں
 بھی ایطالویوں کی فوج کثیر اتاری مگر اتنے ہی ترکوں کی طرف

سے مزاحمت شروع ہو گئی اور بہتری جنگوں کی، نوٹ
 بھونچے - ۱۳ دسمبر کی شب کو ترکوں اور عربوں کی ایک مختصر
 جماعت ابطالویوں کی ٹاک میں بیٹھی - صبح کو ابطالویوں
 کی ایک جماعت نکلی تو عربوں اور ترکوں کی طرف سے
 اللہ اکبر کے نعرے بلند ہو گئے اور حملہ شروع ہو گیا - اللہ اکبر کے
 نعروں نے ابطالویوں کو گھبرا دیا اور وہ الٹے پاؤں پھرنے لگے -
 ابطالویوں نے اسلامی فوج کو حملہ کرنے دیکھ کر اپنی فوج کی کمک پر
 آٹھ چھوٹے چھوٹے دستے بھونچائے - اسلامی فوج ہر چند کہ
 بہت تھکی ماندی تھی مگر اس استقلال و حرات سے دشمنوں کی پیش
 قدمی روکنے کو کھڑی ہو گئی کہ آخر کار دشمنوں کو پس پا ہونا
 پڑا - دوسرے دن اعراب اور ترکوں کی جماعت بہ نسبت گذشتہ دن
 کے زیادہ تھی - عربوں نے آیات قرآنی پڑھ کر رور و شور سے
 حملہ کیا اور جنگ ہونے لگی - گو ابطالویوں کی تعداد ترکوں
 سے کہیں زیادہ تھی مگر وہ بارقہ کی طرف بھاگ کھڑے
 ہوئے - ترکوں کی طرف ۳۰ مقتول اور پچاس محروج ہوئے مگر
 اس جنگ میں ایک ہزار ابطالوی سے کم مقتول نہیں ہوئے اور
 آٹھ سو بھی رچی ہی ہوئے - اس حملہ سے ابطالوی اس طرح سراسیمہ
 ہو گئے کہ وہ حملہ کا ذرا بھی خدشہ پاؤں پر جنگی جہازوں کی پناہ
 میں چلے جاتے تھے - اس جنگ میں ابطالوی اس بے قاعدگی سے
 بھاگے کہ اسلامی فوج کے ہاتھ بہت سا مال عیدت آیا -
 اکثر ابطالوی گرفتار بھی ہوئے - ۱۵ دسمبر کو پھر حک ہوئی
 ابطالوی سات ہتھلے اور آٹھ کوہستانی توپیں لیکر نکلیں - درنا
 کے لیے لیکو میڈل جنوب میں میدان کاررار گرم ہوا - ابطالویوں
 نے مہمہ موڑ کر نوکدم بھاگا شروع کیا - اس بھاگداز میں ۲۰۰

بندوقین - دو مترا لوز توپیں - ۱۰ اونٹ اور بہت کچھ سامان
 ترکوں کے ہاتھ آیا اور دوسو ابطالوی مارے گئے کہ منجملہ انکے ایک
 کرنل دو کپتان اور بہت سے عہدہ داران غیر متعہد تھے - ترکوں
 کی طرف ۱۵ مقتول اور ۲۵ محروح ہوئے *

طبروق کے مشرق میں جبل فطوہ واقع ہے اس
 معرکہ طبروق مقام کو ابطالویوں نے بہت مستحکم و مضبوط کر رکھا
 تھا - اسلامی فوج نے اسکے برآمد کردینے کا ارادہ کر لیا - ۲۲
 دسمبر کی شب کو کھلم کھلا ترکوں کی حمایت بڑھی - دشمنوں کو جب
 اسکی خبر لگی تو انہوں نے ایک کثیر فوج اپنے مورچوں کی
 حفاظت کو روانہ کی - دشمنوں کی پیدل فوج کے ساتھ رسالہ
 بھی تھا اور بڑی توپ بھی تھی - صبح کے وقت ترکی فوجیں بڑھیں
 اور اس حوش و خروش سے کہ وہ ابطالویوں کے مورچوں پر
 مارتے مارتے پھونچ گئیں اور صبح سے شام تک میدان کارزار
 گرم رہا - اسلامی فوج نے دشمنوں کی سب توپیں چھین لین اور
 حقدور مورچوں پر ابطالوی تھے سب کو ندارد کر دیا - ابطالوی
 رسالہ کی ایک مختصر تعداد اللہ بھاگ نکلی - دشمنوں کے کشنگان
 میں ۴ لاشیں ایسی نظر آئیں جنکی وردیوں سے انکا امر اعلیٰ
 ہونا معلوم ہوتا تھا - اسلامی فوج کو بہت مال غنیمت از قسم
 علف ، سامان جنگ ، توپ ، آلات انجیری ، کاغذات ، نقشہ جان
 جنگ وغیرہ دستیاب ہوئے - ۱۳ گھنٹہ تک کی کامل جنگ میں ترکوں
 کا نقصان بہت ہی خفیف ہوا - اس معرکہ میں شیخ بسین کی
 ماتحتی میں قبیلہ بی صرم شریک تھا - شیخ مسیری اسی معرکہ
 میں شہید ہوئے - آپ نہ صرف اپنے قبائل کے ساتھ شریک جنگ میں
 ہوئے تھے بلکہ ان کے پانچ فرزند بھی اس جنگ میں موجود تھے -

نجیب احمدی نے اس جنگ میں ثرے کار ہائے نمایاں کئے اور سب سے پہلے ایتالیوں کی توپوں پر یہ ہادر سپاہی جا بھوبھا تھا۔

ترکی اور ایتالوی

بقابلہ اسکے کہ ایتالیوں نے خلاف تہذیب جنگ ترکی مجروحین اور ترکی ہسپتالوں پر حملے کئے اور گولہ رسائے مگر ترکوں کی شرات ملاحظہ ہو کہ انہوں نے ایتالوی قیدیوں کے ساتھ نہایت عمدہ سلوک قیدی

کئے۔ چنانچہ ذیل کا خط ایتالوی قیدیوں نے خود تحریر کیا تھا۔ اصلی خط مسٹر ایلس اسلر نے ڈیلی اکسپرس لندن کو بھیج دیا۔

مصبون خط حسب ذیل تھا — ہم لوگ طرابلس میں یکم نومبر کو بھوبھے۔ ۶ نومبر کو ہم لوگ ترمی پر قنصہ کر لیا چاہتے تھے۔ جنگ کے اثنا میں ہمیں عربوں نے گرفتار کر لیا اور اس زارہ لے آئے۔ اس زارہ ترکی فوج کا صدر مقام ہے۔ یہاں آکر عربوں نے ہمیں ترکی سپاہیوں کے حوالہ کر دیا۔ ایک دن کے بعد ہم لوگ عزیریہ میں اوٹوں پر بھوبھا گئے۔ پانچ دن تک ترکی اسروں اور ڈاکٹروں نے کمال مہربانی سے ہماری خبر گیری کی۔ اسکے بعد ہم لوگ عاریان کو جہان ایک ہسپتال اور کئی سرجن ہیں اس وجہ بھیجے گئے کیونکہ کارپورل گرگانو (۹۳ انفنٹری) پر عمل جراحی کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ کارپورل گرگانو اور کارپورل بنٹی واسکیو زیر علاج ہیں۔ عاریان ایک مگاٹوں ہے۔ یہاں کی آب و ہوا -وشکوار ہے۔ ہمارے ساتھ برابر عمدہ سلوک کیا گیا۔ اور ہم اپنا وقت نہایت عمدگی سے گزارتے ہیں۔ دستخط بنٹی واسکیو کلو ساکن بریستا (۲) گرگانو بنی امینو ساکن ماری (۳) پراشر پیو یو لومفرا (۴) بنی اینٹو - متعلق پہلی کئی ۹۳ پیدل فوج (۵) کامپرائی گسٹ



ایٹالوی قیدی جنہوں نے ترکو کی حراست میں رہ کر
ترکوں کی تنہا و شراعت کا انکار کیا ہے



موسیٰ ہے، ایٹالیوں سے چھٹی ہوئی رفل کا امتحان کر
رہے ہیں۔ گولی باروت کے صندوق کثرت سے موجود ہیں

ساکن فیلن دوسری کمپنی ۹۳ پیدل فوج - واضح ہو کہ ایطالوی قیدیوں کے زندہ چھوڑ دینے کے اصرار بہت مخالف تھے - ترکی کانڈر اپنا جنگی رسوخ دکھلانے کو قیدیوں کا زندہ رکھا ضروری سمجھتے تھے - چنانچہ نشات بے نے حکم دے رکھا تھا کہ ایطالویوں کو زندہ گرفتار کر لانا پر ایک خاص رقم گرفتار کنندہ کو دینا یگی - ان پانچ ایطالوی قیدیوں کو ترکی لباس میں قصداً اسی لئے لائے کہ اصرار انہیں مار نہ ڈالیں - نامہ نگار جنگ بیان کرتا ہے ایطالوی سپاہی عربوں کے ڈر سے اکثر (لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ) یعنی کلمہ پڑھ دیا کرتے اور اس ترکیب سے عموماً اپنی جان بچاتے تھے - بہت سے ایطالوی قیدی زندہ و سلامت مرا کو بھیج دئے گئے تھے - یہ وہ قیدی نہایت آرام سے رکھے گئے تھے - پوچھے پر انہوں نے بیان کیا کہ قتل عام و قصاص ایطالوی امیروں کے حکم سے ہوئی - ہماری رحمت اس میں شریک نہ تھی کیونکہ ہم لوگ یکم نومبر کو پھولچے - قصاصیان زیادہ تر بحری سپاہیوں سے عمل میں آئیں - اب اسکے مقابلہ میں ایطالویوں کے سالوک کا بیوہ جو ترکی قیدیوں کے ساتھ کیا گیا ملاحظہ ہو - احبار طلیس لکھتا ہے - ہمارے پاس کراتا سے ایک قیدی کی چٹنی آئی ہے جسکا مصموم یہ ہے - ہم لوگ ۳ ماہ سے الاقرہ کی بارک میں مقید ہیں - ہم لوگ اسیران جنگ میں سے نہیں ہیں - ہم لوگوں کو جرمنی اسٹیر گلاتا پر گرفتار کیا گیا - کچھ لوگ بن عاری اور درنا سے لائے گئے ہیں - لیکن یہ لوگ لڑائی میں شریک نہ تھے - ہم لوگوں سے وہ سالوک کیا جاتا ہے جو کبھی سے کبھی انسان کے ساتھ نہیں کیا جاتا - جو سختی ہم لوگوں پر مورچی ہے وہ روس نے بھی سنہ ۱۸۷۸ ع میں نہیں کی تھی - ہم لوگ

پتھر پر سوتے ہیں کوئی بچھونا نہیں دیا جاتا ۔ طرابلس کے ہسپتال میں جسٹس سربریس تھے سب کے سب گرفتار کر لئے گئے اور طرح طرح کی تکلیفیں بھونچو گئیں ۔ بہت سے ہمارے ساتھی سرگئے ۔ پلس میں حب ہم لوگ لائے گئے تو صبح و شام ہم کو سور کا گوشت کھانے کو دیا گیا ۔ ہم لوگوں نے حب انکار کیا تو ایطالوی افسروں نے انکار کرنے پر چھڑی سے بہت مارا ۔ اگرچہ ہم لوگوں کی غذا سور کا گوشت نہیں ہے لیکن ہم لوگوں کے ساتھ سخت شدت برتی جاتی ہے ۔ ہم لوگوں کو پٹھ بھر روٹی نہیں ملتی اور گرسنگی سے ہم لوگ سر جائیں گے ۔ تبدیل لباس کا بھی ہمیں موقع نہیں دیا جاتا *

بقول وقایع نگار مارٹنگ پوسٹ مقام عزیزیہ بہت سا مال غنیمت سامان از قسم رفل ، کلام ، کمل ، خیمہ بھاڑوا ، بوٹ وغیرہ وقتاً فوقتاً ترکوں اور عربوں کو بطور غنیمت ملتا رہا ۔ ایک عرب ایک ایطالوی رحلت کا جھنڈا چھین لایا تھا ۔ اسکی بی بی اس بھر پرہ کو لہنگے کے طور پر استعمال کرتی تھی ۔ مال غنیمت نہایت سستے داموں پر فروخت کر دیا جاتا تھا ۔ چنانچہ ایک ترکی افسر نے (زیس) کی بنائی ہوئی دورین ایک شلگ کو خریدی ۔ عربوں نے اس کثرت سے مال غنیمت حاصل کیا کہ وہ رنگ برنگ کی ایطالوی وردیاں پہنے رہتے تھے ۔ اکثر بگلچی کپتان کی وردی پہنے دکھلائی دیتے تھے ۔ ایطالوی کوٹ اور وردیوں کو پہنکر سرب حوب اکڑ اکڑ چلتے تھے *

عین زارہ سے جب ترکی فوج واپس ہو رہی تھی عربوں کی شجاعت بقول مسٹر سینکس رابطہ وقایع نگار جنگ عربوں کی ایک جماعت نے جو جنگل میں چھپی تھی ایطالویوں پر اس

مضبوطی سے حملہ کیا کہ ایطالویوں کا نایان نازو قلب میں آگیا ۔ اس حملہ میں سات سو ایطالوی مارے گئے ۔ عربوں کا نقصان بہت کم ہوا ۔ عرب والندھرون میں اتمام و یگانگت کا یہ عالم تھا کہ ایک عرب سر سے پیر تک خون من تربتہ چہر پر سوار ترکی ہسپتال میں آیا ۔ دو عرب اسکا دونوں نازو پکڑے تھے حالانکہ یہ دونوں آپ سحت محروح تھے مگر اسنے ربیع سے علیحدہ نہیں ہوئے ۔ مسٹر بیٹ لکھتے ہیں ایک عرب سات گولیوں کھا کر غاریاں تک ۲۸ میل پیدل چلکر آیا اور ہسپتال سے پھر میدان جنگ میں جانے کا اصرار کر رہا تھا *

فرقریش کے
معرکے اور ایک
عورت کی بہادری

۵۔ حفوری کو فرقریش میں ساڑھے تین گھنٹہ تک جنگ ہوئی جس میں ۱۵۰ ایطالوی مرے۔ سامان جنگ کے گرفتار ہو گئے ۔ اسکیے بعد

پھر ۲۰ جنوری کو عربوں اور ترکوں نے فرقریش پر حملہ کیا اور بقول مسٹر ایبن آملر ایطالویوں کو خندقوں سے نکالکر مار ڈالا ۔ تیپوں کے گولے رستے تھے مگر عرب شجاعت اور بہادری کے حوش میں ٹھہرتے ہی جانے بھی حتی کہ وہ خندقوں پر جا پہنچے جہاں ایطالوی سپہ سالار کی گھری خندقوں میں پڑے تھے ۔ جنگ کی مہیب صداؤں سے دشمنوں کا دل دھل گیا ۔ اس مرتبہ ایک قوی الحثہ سوڈانی عورت کی سرگرمی میں عربوں نے حملہ کیا تھا جو مردوں کو ٹھانڈے دے دے کر لڑاتی تھی ۔ اس عورت کے ہاتھ میں فقط زینتوں کا ایک ڈبٹا تھا ۔ اور یہ کہتی تھی کہ جو مرد اس جنگ میں منہمہ موڑیگا اسکی بی بی اسے علیحدہ کردیگی ۔ اس عورت کی دے میں بہادری دیکھ کر عرب بڑھنے ہی جاتے تھے ۔ حملہ شروع ہونے کے قبل ہم کے بھائیوں سے وہ زخمی

ہو گئی تھی مگر اسپر بھی وہ مار رہے آئی اور اپنے ہمراہیوں کو اپنی طرح زخمی ہونے کی ترغیب دلا رہی تھی - عرب اور ترک اس ہورت کی بہادری پر عجب عجب کر رہے تھے - اس حملہ میں صرف ۳۰۰ عرب تھے - شیخ محمد لاوی و شیخ عربی حل و شیخ محمد عربیوں کے سرگروہ تھے - ان عربوں کے ساتھ اسحق بے ۱۵۰ سواروں کو لیکر ایتالیوں کے ماڑی مارو پر حملہ آور ہوئے - تاثر توڑ تین مرتبہ چار خندقوں سے ایتالیوں کو اس لڑائی میں مار ڈیا گیا - پہلی خندق میں خون اور دغے ہوئے کارتوس کے علاوہ ایک درجن ایتالی مرے ہوئے پائے گئے - دوسری اور تیسری خندق میں بہرے ہوئے کارتوس ، رفلز ، شراب کی بوتلیں ، اور ڈال روٹیاں اور اسباب وغیرہ تھے - جو وردیان سپاہیوں کی خندقوں میں چھوٹ گئی تھیں انکے نعروں سے معلوم ہوا کہ سات مختلف رجمنٹوں کے سپاہی اس معرکہ میں موجود تھے - وقایع نگار جگ لکھتا ہے اس جگ کے موقع پر جب ایتالی بھاگ کھڑے ہوئے تو کئی مرتبہ انکے اسروں نے تلواریں کھینچ کر انکو پھر مقابلہ کے لئے خندقوں میں واپس جانے کو دھمکایا تھا - اس جگ کے بعد مال عنیت کا ماراں خوب گرم رہا - ایک وقایع نگار جگ لکھتا ہے - ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۱۲ ع کو علی الصبح اطالی صنفوں سے دھواں دھار گولہ باری کی سامنے کوہ آوازیں آنی شروع ہوئیں - جہازی توپیں بھی شریک کار تھیں - دو ترکی افسر جو پرانی چوکیوں کی طرف جارہے تھے میں انکے ساتھ ہو کر قرقریش سے ڈڑھہ میل کے واسطے آتے پہنچ گیا - یہاں ہم نے دیکھا کہ اٹلی والے قرقریش اور طانظورہ کے درمیان خالی میدان پر گولہ باری کر کے اپنی قوت بیکار صرف کر رہے ہیں - اس احوال

کارروائی کا مطلب ہماری سمجھ میں کچھ نہ آیا ۔ بعض لوگوں کی یہ رائے قائم ہوئی کہ شاید اٹلی والے نشانہ کی مشق کر رہے ہیں ، لیکن میں نے اس رائے کو تسلیم نہ کیا ، کیونکہ اٹلی والوں کو عموماً بالکل معلوم نہ ہوتا تھا کہ ان کے گولے کہاں گر رہے ہیں ۔ ۲۷ جنوری کو شب کے وقت ۱۵ سو عرب حسب معمول ترکی افسروں کی ماتحتی میں عین راہ کی طرف بڑھے ۔ اس موقع پر یہ بتا دینا شاید دلچسپی سے حالی نہ ہوگا کہ ابتدا میں عرب والٹھیوں سے کام لیا نہایت دشوار تھا ، لیکن بعد میں وہ نہایت ہوشیار اور طریقہ جنگ سے محو واقف ہو گئے تھے ۔ یہ حملہ غروب ماہتاب کے بعد کیا گیا تھا ۔ اطالی فوج میں اس وقت راک گائے جارہے تھے اور گراموفون بجا رہا تھا ، لیکن پہلے ہی فید پر تمام روشیان گل کردی گئیں ۔ اٹلی والوں کی گولہ باری نہایت سخت نہ تھی شاید رات کی وجہ سے ان کو اپنے ہی آدمیوں کے مصروب ہونے کا اندیشہ تھا ۔ دن نکلنے تک کوئی توپ استعمال نہیں کی گئی ۔ لیکن اس وقت تک عرب اپنے کیپ کو واپس آگئے اور ان کا بہت ہی کم نقصان ہوا (دو مقتول اور دس مجروح) ۔ اٹلی والوں کے نقصان کا اندازہ کرنا ناممکن تھا ۔ حملہ آور عرب اپنے ساتھ دو عرب عورتوں کو بھی لائے جو انہوں نے اطالی فوجی کیپ میں پائی تھیں ، اور ان عورتوں کی زانی اطالیوں کے مطالب کے جو حالات معلوم ہوئے ہیں ان سے اٹلی والوں کے خلاف عیظ و عصب اور بھی زیادہ بڑھ گیا ۔ ترک و عرب برابر یہ کوشش کرتے تھے کہ کسی طرح اٹلی والے اپنے استحکامات سے باہر نکلیں مگر اس میں ان کو کامیابی نہیں ہوئی ۔ مدق سے ۹ فروری کو نامہ ہنگامہ نے لکھا تھا ۔ ہر قدم کی جنسوں

کی بہتات ہے سیکڑوں اونٹ خرموں سے لدے ہوئے چلے آ رہے ہیں ۔
 ہرمی کی سرح صلیب جماعت (جو سرح ہلال کا نشان لگائے ہوئے ہے)
 یہاں سے دو دن ہوئے مقدم غریاں کو (جو یہاں سے بیس
 میل کے فاصلے پر ہے) روانہ ہو گئی ہے اور وہیں اپنا کیمپ قائم
 کر لیگی ۔ اس جماعت کے پاس اڑتالیس ہزار کلوگرام (کلوگرام -
 تقریباً ایک سپر) سا اُن ہے ، اور ایک برف بنانے کی مشین بھی
 ساتھ ہے ۔ حادثات میں دو پروپسز ، ایک ڈاکٹر ، ۱۲ دیگر
 ملازم ، اور چار طبی طلبہ ہیں ۔ اٹلی والے اپنی فتح کی جو
 خبریں اخبارات میں شائع کراتے ہیں ان کو س کر ترک اور عرب
 بہت ہستے ہیں ، اور ان کو تعجب ہوتا ہے کہ یورپ والے
 اس قسم کے اسانوں پر کیسے یقین کر لیتے ہیں ۔ مگر بات یہہ
 ہے کہ اٹلی والوں کو اپنی قوم کو مطمئن کرنے کے لئے اس
 قسم کی خبروں کا شائع کرنا شاید ضروری بھی ہے *
 ایٹالیوں کا

مسٹر ایس آسٹلر نامہ مگر جنگ لکھتے ہیں میرے
 پاس مختلف ذرائع سے جو یورپیں اخبارات پہونچے
 ہیں انہیں ایٹالوی فتح یابیوں کا بہت کچھ ذکر
 مذکور پڑھنے میں آیا ہے ۔ لیکن فی الحقیقت ایسی تحمدیان میرے
 دیکھنے میں مطلقاً نہیں آئیں ۔ اٹلی کے جہازات جب تک ساحلی مقامات
 کا پتہ نہ ہوئے ہیں ساحلی مقامات پر اللہ اٹلی فابض رہیگی ورنہ اندرون
 طرابلس کی طرف اگر رح کیا گیا تو اسکا اسے سخت خیازہ اٹھانا پڑیگا ۔
 ریگستان میں توپ خانہ کا لانا بالکل غیر ممکن ہے ۔ علاوہ اسکے
 صحرا میں پانی کی بھی قلت ہے اور جب کبھی ایٹالوی آگے
 بڑھیں گے پانی کا سلسلہ انپر بند کر دیا جائیگا ۔ عرب کسوں میں
 ہالو بہر دستگی اور جہاں کہیں بھی ایٹالوی روح رہیگی خندقوں

کے بغیر اسے پتا نہ ملے گی ۔ تونس کی سرحد سے لیکر مصر کی سرحد تک ہر ایک صوبہ پر اطالویوں کو لڑنا پڑے گا ۔ اگر عربوں کو شکست بھی ہوئی تب بھی طرابلس کی تسخیر ممکن نہیں ۔ اطالویوں کو خواہ کتنی ہی مرتبہ فتح کیوں نہ ہو عرب اطالویوں کے مطیع نہ ہونگے ۔ عربوں کو اطالویوں کی مہربانی و رعایتوں کا ذرا بھی تیغ نہیں ہے ۔ پیرس جنرل نے اپنے اہلکار میں اسی زمانہ میں یہ لکھا تھا کہ اٹلی کے سرکاری حلقوں اور اخبارات میں ۔ و بیانات جنگ کے متعلق شایع ہوئے ہیں وہ صحیح نہیں ہیں ۔ اطالوی فوج میں نا فرمانی اور فرار ہونے کے کئی واقعات ہو چکے ہیں اور اطالوی فوج کی کثیر تعداد مر رہی ہے ۔

اطالویوں کی مہر نا تھریٹ حوکیب کانستبلوری کے ہٹن یافتہ امیر میں ترکوت کے اہلکار میں کچھ گھبراہٹ عرصہ تک شریک تھے لکھتے ہیں ۔ میں نے پچشم

حود اطالویوں کی کینی کی کبی کو اسلحہ ، سامان جنگ و ذخائر گھبرا کر چھوڑ دینے دیکھا ہے ۔ مسٹر پیٹ ساقی ممبر پارلیمنٹ ترکوں کے ہمراہ اس جنگ میں شریک تھے لکھتے ہیں اٹلی میں سرکاری طور پر یہ بیان کیا گیا ہے کہ ترکوں نے کوئی اطالوی سامان جنگ نہیں چھپا ۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اطالوی کارتوس طرابلس کے بازاروں میں کھلم کھلا انطرح فروخت ہوئے کہ سات آہ کو اسی کارتوس بکتے تھے حتی کہ بشارتیں و قراہیں ایک ایک دو دو روپیہ کو فروخت ہوتی تھیں ۔ اسلامی فوج کی چستی اور حرأت سے اطالوی فوج کی یہ حالت ہو گئی تھی کہ اطالویوں کی بڑی بڑی فوجیں ترکوں اور عربوں کی مختصر جماعتوں کو دیکھ کر نوک دم بھاگ جاتی تھیں ۔ چنانچہ مسٹر موصوف لکھتے ہیں کہ

ایطالویوں نے آخر مارچ تک ابک مرتبہ بھی بہادری کا کوئی کام نہیں دکھلایا۔ اکثر ایسا ہوا ہے کہ ترک اور عرب دبکستانی ٹیلوں کی ہشت سے نکل کر ایطالوی سپاہیوں پر حو خندقوں میں پناہ گرن تھے نفرت و حقارت سے یہ کہہ کر تھوک دیا کہ تف ہے اس بزدل پر میدان میں نکل کر مقابلہ کرو۔ ترک مبالغہ کرنے یا شیخی بگھارنے کے مطلق عادی نہیں *

بن غازی بن عاری
طرح ترکوں اور عربوں نے ایطالویوں کو اترنے میں ترکوں کے حملے
ہی چیں نہ لینے دیا۔ متواتر حملے ہوئے۔

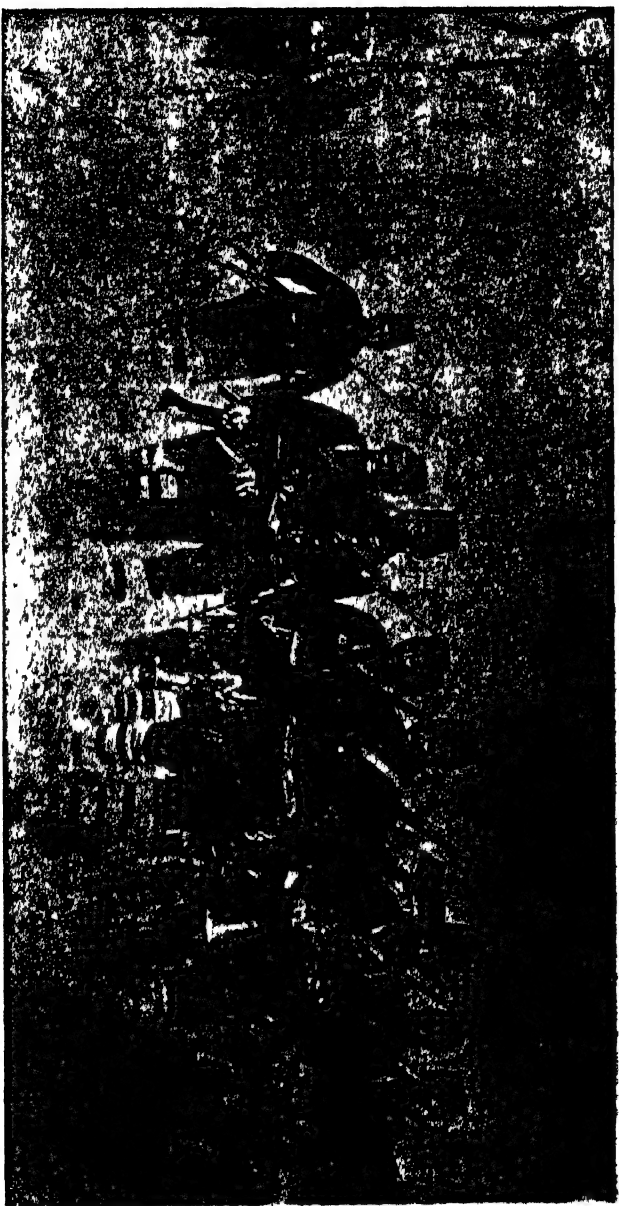
۲ جنوری کو اس زور شور سے حملہ ہوا کہ عربی والٹیر، ایطالویوں کے مورچوں میں گھس کر مال غنیت مار لائے اور دوسرے دن پھر حملہ کر کے بڑی بڑی توپیں حو چھوٹے چھوٹے چوں قلعوں ر چڑھی تھیں انہیں برباد کر دیا۔ ۵ جنوری کو پھر حملہ کیا گیا اور ۶ حملہ بہت زور شور سے کیا گیا۔ پانچ گھنٹہ تک ایطالویوں کے زور پوش حہازات گولہ باری کر رہے تھے لیکن باوجود اسکے ابک اچھے زمین بھی ایطالویوں کے قبضہ میں نہ آئے۔ دوسرے دن کو چھوٹی چھوٹی نگرانی کر نے والی جماعتیں ایطالویوں کی بڑھین مگر ترکوں نے انہیں بالکل صاف کر دیا۔ بن غازی پر جو تاثر پڑا شب خون اور حملہ کئے گئے۔ اس سے ۳۳۰۰ ایطالوی متول و مجروح ہوئے جو ۲۴ بحرون پر روانہ کیئے گئے۔ ترکوں کی طرف ۳۲ شہید اور ۸ مجروح ہوئے۔ ۱۳ جنوری کو ترکوں اور عربوں نے بن غازی میں ایطالوی لین پر پھر چڑھائی کی۔ علاوہ بہت سے خچروں سامان جگ اور ذخائر چھین لیے کے چار سو ایطالی عدم کے گھاٹ اتارے گئے۔ اس حک میں اسلامی فوج کے ۳۰ شہید ہوئے۔

ایک شخص جو اس جنگ میں شریک تھا نافر ہے کہ فی الواقع اس لڑائی میں ایطالویوں کو بہت خسارہ اٹھانا پڑا۔ عثمانی فوج ایک بلد بیلہ کے دامن میں مقیم تھی۔ اٹلی والے چاہتے تھے کہ انکے کپ پر حملہ کر کے ان کی قیام گاہ پر قابض ہوجائیں۔ ایطالویوں کے کپ کے گرد خندقیں کھودی تھیں۔ انہوں نے بیلہ کے سامنے نئی خندقیں اور کھود لیں۔ دونوں خدقوں کے درمیان ایک راستہ محفوظ رکھا گیا تھا جس سے ضرورت کے وقت ایطالوی واپس حاسکیں۔ اٹلی والے دن کے وقت اگلی خدقوں کی طرف ٹرہتے مگر رات کے وقت پچھلی خدقوں کی طرف واپس چلے جاتے تھے۔ جب عثمانی فوج کے سپہ سالار کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے اپنی فوج کے آدمیوں کو حکم دیا کہ وہ اگلی خدقوں سے رات کو گرر جائیں اور گھات میں چھپ کر بیٹھ جائیں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ جب ایطالوی یہی کی حالت میں پچھلی خدقوں سے آگے بڑھے تو عثمانی فوج نے گھات سے سکا سکر نکا یک اثر حملہ کر دیا اور بندوقوں کی آگ رساں شروع کی۔ اس ناگہان حملہ سے ایطالویوں کے ہوش پراگندہ ہو گئے اور اسکی صفوں میں اتنی بھیل گئی۔ انجام یہ ہوا کہ ایطالویوں کے بہت سے آدمی ماریکٹے *۔

طائفہ کی لڑائی ۱۷ جنوری کو اٹلی کا ایک عمارہ ترکی کپ پر آیا اور اوپر سے دو تجربہ برس بھیکیں حو عربوں کے نام تھیں۔ ان میں سے ایک میں (حس پر ایطالی وزیر اعظم کے دستخط ہیں) یہ خبر درج تھی کہ بحیرہ احمر میں ترکی کشتیان مع فوج کے غرق کردی گئی ہیں، اور یہ کہ ایک کشتی جس پر ترکی فوج مقیم بنغازی کے ایٹے بندوبین اور گولا بارود بار تھا اس کو بھی غرق کر دیا گیا ہے۔ دوسری خبر پر

من (جس پر حنزل کفیوا کے دستخط ہیں) عربوں کو ترغیب دی گئی تھی کہ اگر وہ اپنے اسلحہ حوالہ کر دیں ، تو ان کو فی راتل پچیس فرانک اور ایک بورا عہ کا دیا جائیگا ۔ عربوں نے ان تحریروں کی مطلق پروا نہیں کی ۔ عربوں کے گمان میں یہ بات نہیں تھی کہ اٹلی و الیے طرابلس کو سو سال میں ہی فتح کر سکیں گے ۔

۱۸ جنوری کی لڑائی عربوں کی جانب سے گویا ان تحریروں کا عملی جواب تھی ۔ ۱۸ تاریخ کی صبح کو اٹلی کی تقریباً ۶ ہزار سپاہ مظاہرہ کی جانب کنار بحر سے لگی ہوئی بڑھی ۔ ترکی سپاہ نے جس میں تقریباً پندرہ سو عرب تھے ، بائیں جانب سے بڑھ کر اطالی سپاہ کو پسپا کیا جس پر اٹلی والوں نے پیش قدمی کو روک کر خندقوں کا ایک طویل سلسلہ تیار کیا اور ان میں چھپ کر ترکوں کی پیش قدمی کا انتظار کرنے لگے ۔ اطالی سپاہ کی مدد کے لیے ان کے قلعوں کی توپیں بھی موجود تھیں جو ہوائی جہازوں کے اشارات پر نشانہ کرتی تھیں ۔ اس لڑائی میں اٹلی کا کوئی جنگی جہاز شریک نہ تھا اور درحقیقت باوجود سمندر کے نہایت ساکن ہونے کے کوئی جہاز نظر ہی نہ آتا تھا ۔ لڑائی صبح کے دس بجے سے شام کے ساڑھے چار بجے تک جاری رہی ۔ عربوں کے متواتر حملوں نے اٹلی والوں کو محصور کیا کہ وہ ان خندقوں سے نکل کر ان خندقوں میں پناہ لیں جو انہوں نے قلعہ کے قریب تیار کی تھیں ۔ مگر یہاں بھی ان کے قدم نہ جسکے اور وہ ایک بہاری نقصان کے بعد (جس کا اندازہ کم از کم پانسو نفوس کیا گیا) قلعہ کے اندر پناہ گزین ہونے پر مجبور ہوئے ۔ ترکی کپڑوں میں مال غنیمت نہایت کثرت سے موجود ہو گیا اور بہت ہی جیروی قیمت پر فروخت



ترکی پیدل موج

ہوا - اشیا اپنی اصلی قیمت سے چار اور بائیس گنی کم قیمت پر فروخت ہوئیں - اس مال غنیمت میں معمولی استعمال اور جنگی ضروریات دونوں قسم کی چیزیں تھیں *

۱۸ - حوری کی شب کو قبیلہ عواقیر کے - واروں قبیلہ عواقیر نے ایطالوی مورچہ سماقی پر حو بی عاری کے مشرق کا حملہ میں ھے حملہ کیا اور نخلستان میں گھس کر دشمن کے دو فوجی دستوں کو تباہ کر دیا - ان حملوں سے ایطالوی فوج کے کم سے کم پندرہ سو آدمی مارے گئے اور اسلامی فوج کے ۳۰ شہید اور ۸۰ زخمی ہوئے - درنہ کے ترکی کپ سے نامہ نگار لکھتا ھے غازی انور پاشا کے حکم سے ہماری فوج نے صبح کے وقت حرکت کی - ہم نے حملہ کر کے ڈھان دستوں کو ہلاک کر دیا - ہر چند کہ ایطالویوں نے گو لے برساتے شروع کئے مگر ہماری فوج نے مطلق پروا نہ کی - اس معرکہ میں ۱۵۰ ایطالوی مارے گئے اور بہت سے زخمی ہوئے - ہماری فوج کے دس آدمی شہید اور چھ زخمی ہوئے *

انور پاشا کے جنگی روزنامچہ کے چند فقرے ترکی انور پاشا کے خطوط احبار ”ینی عزتہ“ میں شائع ہوئے ہیں جو حسب دہل ھیں - ہم - حتی اور اضطراب کی حالت میں ھیں - مگر ہماری فوج میں جو مختلف قبیلوں اور مختلف صیروں کے آدمی موجود ھیں ان کی بہادری کی میں کچھ - تریف - نہیں کر سکتا - ۱۵ برس کے لڑکوں سے لیکر ۷۰ برس تک کے بوڑھے فوج میں شامل ھیں - مگر سب کا تول یہ ھے کہ یا ہم مارے جائیں گے یا دشمن پر فتح پائیں گے - ان کی زبانوں پر یہ مثل جاری ھے کہ بہادر آدمی کو صرف ایک دفعہ اور نامزد آدمی کو سو

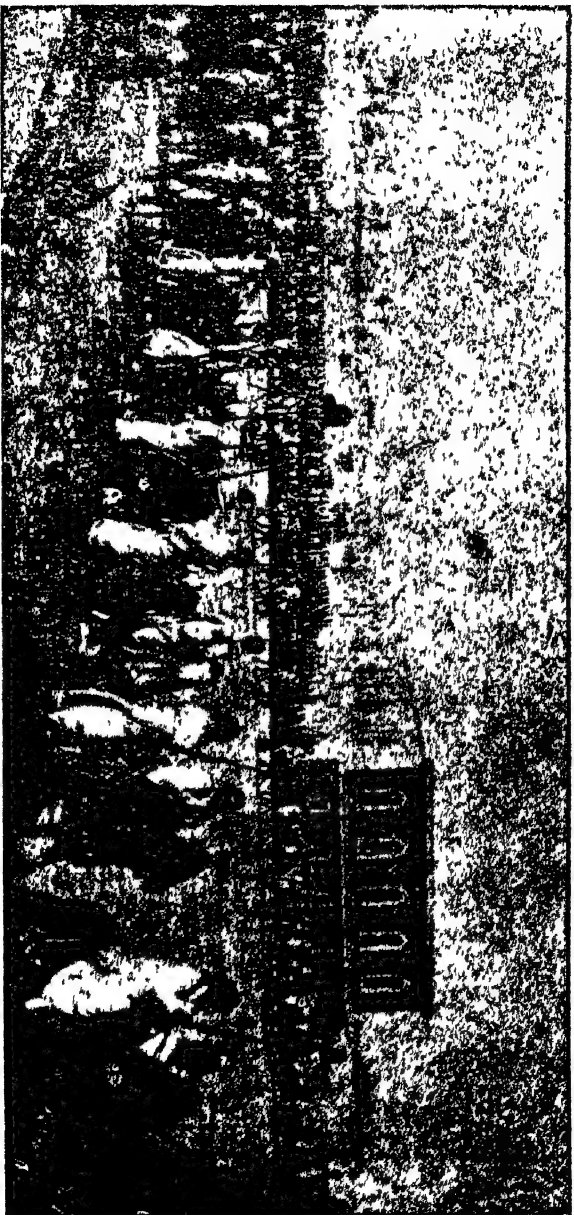
دفعہ موت آتی ہے ۔ میں ان کی اس حالت کو دیکھ کر اٹلی والوں پر ہستا ہوں کہ وہ اس دھوکے میں کیوں ہیں کہ عربوں نے ہماری اطاعت قبول کر لی ہے ۔ اپنے روز نامچہ میں انور نے ابک مہرکہ کی نسبت لکھا ہے کہ ہماری فوج کو دشمن سے جو مال غنیمت ہاتھ آیا اس میں ۵۰ ہندوقین - دو توپیں - تیس ہزار کارتوس اور دیگر آلات جنگ شامل ہیں ۔ اس سامان کے بدلے سے جس کی ہم کو سخت ضرورت تھی ہماری پشت قوی ہو گئی ہے ۔ میں جب بہانہ پہنچا تھا تو ۹۰۰ بیقاعدہ آدمی میرے ماتحت تھے ۔ مگر اس وقت ۱۶۰۰۰ جنگجو بہادر میرے محکوم ہیں جو جنگ کے لیے صرف میرے اشارہ کے منتظر ہیں *

انور نے میدان جنگ سے چند خطوط ان دوستوں کو بھیجے ہیں جو راس (دارالسلطنت جرمن) میں موجود ہیں ۔ ایک جرمن اخبار نے ان خطوط کو شائع کیا ہے ۔ ابک خط میں انور نے لکھا ہے کہ عہدوں کے گروہ کے گروہ ہر طرف سے میدان جنگ کو چلے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم آخر دم تک اپنے وطن کی حفاظت کریں گے ۔ وہ اپنے اس قول میں بالکل سچے ہیں ۔ کیونکہ جو کچھ وہ زبان سے کہتے ہیں اس کو اپنے عمل سے کر دکھاتے ہیں ۔ کل ان جنگجو بہادر عربوں نے جمع ہو کر کہا کہ اگر ہم اپنے سرداروں میں دراہی سستی اور کاہلی دیکھیں گے تو ہم انور پاشا کے پاس سے ایک بالشت سے زیادہ دور نہیں رہیں گے اور جو حکم وہ دیں گے اس کو بجا لائیں گے ۔ اس بات پر انہوں نے نہایت سخت قسمیں کھائیں ۔ میں اپنے تین خوش نصیب سمجھتا ہوں کہ مجھے انور پاشا کا جدید لقب ان کی طرف سے عطا ہوا ہے ۔ مجھے مگر ہے کہ میں ایسے بہادروں کے ساتھ ان کے

ہر کام میں شریک رہتا ہوں۔ ان کے سردار ہی میری عزت کرتے ہیں۔ اسلئے نہیں کہ میں عثمانی انقلاب کا ہیرو ہوں کیونکہ اس انقلاب سے یہ لوگ کچھ زیادہ خبردار نہیں ہیں۔ بلکہ وہ میری تعظیم اس خیال سے کرتے ہیں کہ میں خلیفۂ اعظم کا قریبی رشتہ دار ہوں اسی وجہ سے وہ میرے ماتحت باقاعدہ رہکر نہایت خلوص سے میری اطاعت کرتے ہیں۔ ابک اور خط میں انور پے لکھتے ہیں کہ اٹلی نے عثمانی مقوضات پر حملہ کر کے ہمیں اس بات پر آمادہ کر دیا ہے کہ ہم اس کی حفاظت کریں اور اس پر اپنی زندگی کو قربان کر دیں۔ ہماری فوج بلا شبہ دشمن کی فوج سے کم ہے۔ مگر ہم ان پر اس لحاظ سے فوقیت رکھتے ہیں کہ ہمارے سامنے ابک نہایت شریفانہ مقصد ہے یعنی وطن کی حفاظت کے لیے جنگ میں زندہ رہنا یا مرجانا۔ ہر قبیلے سے ہمارے پاس جنگجو آدمی چلے آتے ہیں جبکی عمریں ۱۵ سال سے ۷۰ سال تک کی ہیں۔ مگر عمروں کے اختلاف کے ساتھ ان کی جراثون اور ہمتوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یہ سب ہنستے کھیلتے میدان جنگ کو جاتے ہیں۔ ان کو کامل یقین ہے کہ بہادر آدمی کو مار مار موت نہیں آتی۔ میرے دوست جب وہ اول اول میدان جنگ میں آتے ہیں تو ان کی اس حالت کو دیکھکر تم نہایت تعجب کرو گے کہ ان کے پاس پرانی قسم کی سندوقبن ہیں اور ہر ابک کے گلے میں ابک تھیلی لٹکی ہوئی ہے جس میں وہ کارتوس رکھتے ہیں۔ ان کے پیچھے پیچھے اونٹ چلے آتے ہیں جن پر آٹے کی بوریاں لدی ہوئی ہیں اور دس دس مردوں کے ساتھ دو دو عورتیں ہی ان کے ساتھ آتی ہیں۔ کبلا تم جانتے ہو کہ یہ عورتیں ان کے ساتھ کیوں ہیں ؟

جب لڑائی نہیں ہوتی تو یہ عورتیں اون مردوں کے لیے کھانا تیار کرتی ہیں اور جب لڑائی کا وقت آتا ہے تو مردوں سے آگے رہکر ان کی دلیری اور شجاعت کو اکتاتی ہیں - جو لوگ میدان جنگ میں رجمی ہوں ان کی مرہم پٹی بھی یہی عورتیں کرتی ہیں ، غرضکہ یہ عورتیں جنگ میں اسی طرح کام کرتی ہیں جس طرح کہ قدیم زمانہ کی مسلمان عورتیں کرتی تھیں *

۹ فروری کا ایک تاریخہ کے مطابق جنگ قبلہ براعصہ کی شرکت سے پہنچا جس کا مصحف یہ تھا کہ ایطاون مورچہ کے اس برقی آلہ کو جس کی روشنی میں ایطاونوں کو ہماری فوج کے حملہ آوروں کی حرارت کے وقت ہوجاتی تھی ایک عرب نے توڑ ڈالا - اب وہ کسی طرح معلوم نہیں کرسکتے کہ رات کو عرب حملہ آور کس طرف سے ان پر حملہ کریں گے - اسکا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ اٹلی کی فوج کے تمام سپاہی رات بھر دھشت زدہ رہتے ہیں اور اگر دراسی بھی آٹھ ان کو معلوم ہوتی ہے تو وہ ایسی توپوں سے گول بھیجیے شروع کردیتے ہیں - عرب ان کی اس نامردانہ اور بردلانہ حرکت کو دیکھ دیکھ کر ہستے ہیں اور ہتھیار لگاتے ہیں - اس وقت اٹلی والوں کے کیمپ کی یہ حالت ہے کہ ان کو پانی بحر ساحل بحر کے اور کسی طرف سے نہیں پہنچ سکتا کیونکہ تین طرف سے عربوں نے ان کو گھیر رکھا ہے - مجبوراً وہ اٹلی سے اپنے لئے جہازوں پر پانی مگائے رہتے ہیں - عرب قبلہ براعصہ کے ہزاروں آدمی یہاں پہنچے - یہ قبلہ شجاعت اور دلیری کے سبب تمام افریقہ میں مشہور ہے - سیدی علی سوسی اس قبلہ کے سردار ہیں - درہ میں عربوں اور ترکوں نے ایک استقبال بڑی دھوم دھام سے کیا اور تمام اسلامی فوج جو درہ میں مقیم ہے ان کے سامنے



طرابلس میں عربوں کا رسالہ اٹلی کے مقابلہ کو بڑھ رہا ہے

سے گدڑی - اس موج کے پاس مختلف قسم کے مٹھیار ہیں - مگر ان کے چہروں پر عجیب ہیئت برسی ہے *

۲۴ تاریخ کو صبح کے وقت دو اطالی

یروت بر گولہ ماری حہار بندر گاہ بیروت میں بھونچے اور عثمانی

کشتیوں سے حوالگی کا مطالبہ کیا اور ان پر گولہ ماری کی جس کا

انہوں نے توکی نہ توکی جواب دیا - لیکن چونکہ یہ کشتیان کرور

تہیں اس لئے انہوں نے سوائے اسکے کوئی چارہ نہ دیکھا کہ اپنے

آپ کو غرق کر دیں - اسکے بعد ان حہاروں نے پرمٹ خانہ پر گولہ

ماری کی اور بنک عثمانی اور بنک سلانیک اور بعض دوسری

عمارتوں کو نقصان بھونچا - گورنمنٹ کو تیش لاشین اور نوے

محروح ملے - حکومت نے شہر کی حفاظت ہر ممکن کوشش سے کی

قنصلوں نے اجاب کی حفاظت کے لئے والی بیروت کا شکریہ ادا

کیا - ناب عالی نے اٹلی والوں کے غیر قلعہ بند شہروں پر

گولہ ماری کرنے کی چاہب دول کو متوجہ کیا - اٹلی کے حہارات

ار میہ پر بھی نمودار ہوئے - اور اسکے نواحی سمندر میں بھی مڈلانے

بقول اخبار پرسی وزیر (ملیک اٹلی) حب حزل

کریوا (اطالی کانڈراچیف افواج متعہ طرابلس)

ابھی گورنمنٹ کی طلبی پر روما پہنچا اور وزیراعظم

حزل کریوا کا

صاف اعتراف

وزیر حک وزیر خارجہ وزیر بحریہ اور چیب آف دی جنرل

استاث سے ملاقات کی تو حیدر کہ بحالات مومودہ ایک قدرتی بات تھی

مہم طرابلس کے کانڈراچیف کے استقبال میں کچھ گرجبوشی نہ تھی -

گورنمنٹ اٹلی کو شروع ہی سے حزل کریوا کے اعلیٰ موجی قابلیت اور

سیاسی تیز مہمی اور دیگر اوصاف کا یقین تھا - لیکن ساتھ ہی حزل

مذکور کو وہ سست کار اور حد سے زیادہ محتاط سمجھتے تھے ، اور

طرابلس کی فتح میں تاخیر ہونے کو اس کی انہیں حادثات کا نتیجہ قرار دیتے تھے۔ لہذا بھلی ہی ملاقات میں کینٹ کے سر پر آوردہ مہبران نے جنرل کنیوا سے حسب دہل سوال کیا :-

کیا ان ذرائع سے جو اس وقت تمہیں حاصل ہیں اور تمام ان ذرائع سے جو تم طلب کر سکتے ہو اور جن کے مہیا کرنے میں گورنر کونینٹ کچھ تامل نہ ہوگا ، تم وہ یقینی اور نمایاں فتح حاصل کر سکتے ہو جس کی اٹلی کو علی الخصوص اس وجہ سے ضرورت ہے کہ وہ ترکی کو کسی عبر مشروط صلح پر مجبور کر سکتے ؟ - جنرل کنیوا نے اس سوال کا جواب بلا تامل اس ایک لفظ میں دیا کہ « نہیں » - آگے چل کر نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ میں نہیں جانتا (اور اگر جانتا بھی ہوں تو میں نہیں بتاؤں گا) کہ اس جواب کے لیئے جنرل کنیوا نے کیا دلائل پیش کی تھیں ، لیکن یہ یقینی ہے کہ اس نے نہایت زور کے ساتھ اعتراف کیا کہ پیشقدمی ابدرون ملک کی جانب بالکل لاحاصل ہے - کیونکہ مقابلہ ایسے عظیم سے ہے جو اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ ہماری گرت سے کیونکر بچ سکتا ہے - آخر میں جنرل کنیوا نے کہا :

« میں قوم کو وہ فتح ہر گز نہیں دے سکتا جو ترکی سے عبر مشروط صلح کرانے کے لیئے ضروری ہے - میں خود جو دمہ داری اپنے اوپر لے سکتا ہوں وہ طرابلس اور باریقہ کی آہستہ اور تدریجی فتح ہے - اگر تم ایک نمایاں کامیابی حاصل کرنی چاہتے ہو تو اس کی تلاش کہیں لیبیا سے ناہر کرو ، کیونکہ جس قسم کی جنگ میرے متعلق کی گئی ہے اس میں کوئی فوج نمایاں فتح حاصل نہیں کر سکتی ، نہ اس وقت ، نہ

ایک ماہ میں ، نہ ایک سال میں ، نہ ابد تک ، *

لڑتے لڑتے
خود کشی کی
نوٹ

اطالوی فوج میں بی دل پھیل گئی تھی ۔
عام طور پر سپاہی لڑنے سے حان چرانے
لگے ۔ ایک دن اطالوی سپہ سالار نے ایک
اسیر کو حکم دیا کہ وہ تھوڑی سی فوج

لے کر بنہازی کے ماہر حید مورچے قائم کرے اور خراب
شدہ مورچوں کو از سرنو درست کرے ۔ اسیر نے کہا کہ میں
عربوں کے ساتھ لڑنے سے خود کشی کرنا ہتر جانتا ہوں ۔ یہ
کہہ کر وہ اسیر روپوش ہو گیا ۔ ایک مار اطالوی سپہ سالار نے
دو فوجی دستوں کو عربوں پر حملہ کریکا حکم دیا مگر جب
انہوں نے پیش قدمی کی تو عرب ان پر ٹوٹ پڑے ۔ چند گھنٹے
کی لڑائی کے بعد بعض اطالوی اسیر مارے گئے ۔ بعض میدان
جنگ میں متیار پھینک کر فرار ہو گئے ۔ بھاگنے والے اسیر فوراً
گردنار کٹے گئے اور سپہ سالار کے سامنے لائے گئے ۔ حکم صادر کیا
گیا کہ ان میں سے ہر ایک کی تنگی پٹھہ پر سو سو کوڑے
لگائے جائیں ۔ یہ حکم سکر ایک اسیر نے فوراً سپہ سالار پر
مبار کیا ۔ بندوق کی گولی اس کے ٹائیں نازو پر لگی ۔ اس کے بعد
اسنے دو دیگر افسروں کو گولویوں سے ہلاک کیا اوو ایک اسیر
کو زخمی کر کے پھر خود کشی کر لی ۔ اس اسیر کے باقی ہم
خباں فوراً اٹلی کو واپس بھیج دے گئے تاہم فوج کا ایک حصہ
حس کو عربوں سے جنگ کرنے کا موقع مل چکا تھا لڑنے سے
جان چراتا تھا ۔ سپہ سالار نے اسکو بھی حہازوں پر سوار کر دیا
اور اس کی جگہ دوسری نئی فوج آگئی *

غازی ادھم پاشا غازی ادھم پاشا کا ٹڈنگ ترکی افواج طروق نے
اطالی کاٹڈر کے نام حال میں حر مراسلہ بھیجا
کا چیلنج تھا اس کا خلاصہ یہ تھا کہ اگر تم اپنی

قوم اور سلطنت اور فوج کی عزت رکھی چاہتے ہو تو اپنے
قلعوں کی چار دیواری اور چھاری توپوں کی پساہ سے باہر
میدان جنگ میں آؤ۔ میرے بہادر عرب سپاہی ہر دم جنگ کے
شائق اور خون اعدا کے پیاسے ہیں۔ وہ تمہارے قلعوں پر
حملہ آور ہونا چاہتے ہیں۔ مگر میں ان کو اس ارادہ سے
روک رہا ہوں۔ تم اگر ملک کے فتح کرنے کو آئے ہو تو ہمدردوں
کی طرح میدان میں آؤ *

حو اعلان حرب کیا کے دستخط سے
قلم سے تسخیر طرابلس عربی زبان میں چھاپ کر ایک طیارہ
(ائیرو پلن) کے ذریعے سے لشکر گاہ عرب تک پہنچایا گیا
تھا اسکی نقل (دی پریس حربل) نے شائع کی ہے۔ اسکا ترجمہ
حسب ذیل ہے۔

اے اہل طرابلس ! تمہیں جنگ ترک کر کے ہماری طرف
رجوع کرنے میں کیوں نامل ہے؟ کیا تمہیں اس بات کی ضرورت
نہیں کہ تم لوگ اپنی مسحدوں میں نمازین پڑھو۔ اپنے اہل و
عیال میں رہکر آرام کی زندگی بسر کرو۔ اپنے مال و مواشی
کی پرورش کرو اور اطمینان و دل جمعی کے ساتھ اپنے تجارتی کار
و بار میں مشغول ہو جاؤ

ہم لوگ بھی اہل کتاب اور دیندار ہن۔ متقی ہیں صاحب
علم و فضل ہین۔ اطالیہ تمہارا باپ ہے جس نے تمہاری
مان (طرابلس) سے نکاح کر لیا ہے ! ، ! میں تمہیں صلاح



سنوسیرن کا مشورہ جنگ

دیتا ہوں کہ تم لوگ خاطر جمع ہو کر ہمارے مطیع ہو جاؤ۔ ہم تمہیں کسی قسم کا ضرر یا نقصان نہیں پہنچائیں گے اور تمہاری گزشتہ حرکات بھول جائیں گے۔ میں ہم لوگوں سے سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص جو ہمارے پاس آکر سر تسلیم خم کر لے اور اپنی بندوق و آلات حرب تمویس کر دے تو ہم اسکو ۲۰ مرگ اور ایک بوری جو کی طور انعام عطا کرینگے۔ مذہبی پشواؤں اور روسائے قوم کی، گورنمنٹ اطالیہ کی طرف سے خاص طور پر خاطر مدارات کی جائیگی اور ماص عالیہ سے سرمرزا کٹے جائیں گے۔ میری ایک ہی بات ہوا کرتی ہے جس میں کچھ بھی تغیر و تبدل ممکن نہیں۔ اللہ اکبر۔ تمہیں ذات کربا سے الہی سے انتہا کرنی چاہئے کہ تمہاری آنکھیں حق و باطل پہچاننے کے لئے کھول دے۔ احبار طائف کا نامہ نگار مقیم جنگ لکھتا ہے اس اعلان کا حواب جنگ اور ہارت سے دیا گیا۔ لفظ مادر کے اشارہ پر عرب بہت پر ابروختہ ہوئے *

اطالیہ کے ایک جنگی طیارہ (ابرویلین) نے ہوائی حمراز پر حملہ عثمانی کیمپ پر چکر لگا کر مدافعین پر گولہ اندازی کرنے کا ارادہ کیا لیکن اسی لمحے کوئی عملی کارروائی نہیں کی تھی کہ ترک اور عرب مدافعین نے پیشدستی کر کے مٹرالبوز قسم کی توپوں کے مونہہ اہل طیارہ کی طرف پھیر دئے۔ جد تریں داعی گڈیں اور طیارہ کو اطالی کیمپ کی حائب الٹے پاؤں چلے جانے کی سوجھی۔ عرب مدافعین کے سواروں نے اپنے ناد رفتار گھوڑوں کی مدد سے دور تک اسکا تعاقب کیا اور برابر گولہ بان چلاتے رہے۔ جاسوسوں کی خبروں سے معلوم ہوا کہ وہ طیارہ غنیم کے کیمپ تک نہیں پہنچا اور قیاس کیا جاتا

ہے کہ اضطراب کی حالت میں اسکے ڈرائیوروں کے اوسان خطا ہو گئے اور وہ کسی سنسان ریگستان میں گر کر پاش پاش ہو گیا۔ مقام وہیہ (طرابلس الغرب) میں ۱۴ ہزار اطالی فوج نے ترکوں اور عربوں پر تین مختلف اطراف سے یکبارگی حملہ کر کے ان کو گھیر لیا۔ عثمانی فوج کا مہمہ (نازوے راست) تو ابی جگہ پر ٹھہرا اور نہایت استقلال و ثابت قدمی کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کرتا رہا۔ دیرہ (بازئے چپ) نے عیم کی واپسی کا راستہ قطع کر دیا۔ اور عیم کی سپاہ سخت بے تربیتی کے ساتھ مضطربانہ پسپا ہونے پر مجبور ہوئی۔ اس حوریر معرکہ میں اطالویوں کی جانب سے ایک ہزار سپہی مقتول اور ایک ہزار کے قریب اسیر و محروح ہوئے۔ عثمانی فوج ایک اسر کم آیا اور ۸۰ سپاہی شہید ہوئے۔ لڑائی چوبیس گھنٹہ تک جاری رہی *

۵۔ مارچ کو طرابلس میں اطالویوں کے فوجی کیمپ بم نازی سے دو عمارے بلند ہوئے اور انہوں نے ظانطور کے عثمانی کیمپ پر ڈائنامیٹ کے گولے پھینکے۔ مگر ان سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔ درنہ میں پانچ عربوں نے موقع پا کر اس منار پر بم کے گولے پھینکے جس کو عثمانی کیمپ کے حالات دریافت کرنے کے ایٹھے اطالویوں نے تعمیر کیا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ منار مذکور بر باد ہو گیا۔ خمس میں ترکوں اور عربوں نے اطالوی فوج پر حملہ کیا۔ مگر ان کو کمک پہنچ گئی اور ان کے حکمی حمازوں نے گولے برسانے شروع کیے۔ یہ دیکھ کر ترک اور عرب پیچھے ہٹ گئے اور اطالوی جنگی جہازات کی پناہ میں اپنے مورچوں کی طرف واپس چلے گئے *

سلطان عبد پنجم کی طرف سے ایک مہم تلوار اور ایک مہم

تہا سوسیون کے سرگروہ کی خدمت پیش کیا گیا *

۳ مارچ کو منہازی میں (۵۰) عربوں نے ابطالویوں کے مورچہ پر دم کے گولے بھینکے اور اسکو برآمد کر ڈالا ۔ پھر ان میں اور ابطالویوں میں ایک حوزیز لڑائی ہوئی جو پانچ گھنٹے تک جاری رہی ۔ ابطالوی فوج کے ۱۰۰ سپاہی مارے گئے اور ہتیاروں کا ایک ذخیرہ عربوں کے ہاتھ آیا ۔ ۹ مارچ کو ابن زارہ میں ابطالویوں نے عاروں سے کئی گولے عثمانی کیمپ پر بھینکے ۔ مگر ان سے کوئی نقصان نہیں ہوا ۔ اس کے بعد ابطالویوں کے ساتھ عرب دست و گریبان ہوئے اور ان کے ۵ آدمی شہید اور ۹ آدمی زخمی ہوئے ۔ ابطالوی فوج کا نقصان معلوم نہ ہو سکا تاہم بہت سا سامان جنگ عربوں کے ہاتھ آیا ۔ قسطنطینیہ میں ترکوں کی عام رائے اس بات پر مایل ہوئی کہ ہراتی جہازوں کا ایک بیڑا تیار کیا جائے ۔ چنانچہ اخبار صباح میں اس غرض کے لئے چندہ کی فہریت کھولی گئی ۔ بقول ڈبلی اکبرس ابطالویوں نے ترکی شناختوں پر عاروں سے گولے بھینکے اور سامان علاج و تیمارداری کو عثمانی کیمپ میں جانے سے روک دیا ۔ ان کے جہاز ساحل کی بستیوں پر بغیر کسی اطلاع کے آکر برسانے لگے ۔ وہ طرابلس کے قصبات کے امن پسند لوگوں کو گرفتار کر کے لے گئے اور انکو اسیران حک ظاہر کیا تاہم ہر لڑائی میں عربوں اور ترکوں سے شکست پر شکست کھائی *

معدتو شتوان بك نے جو بن غازی کی طرف سے
ترکی پارلیمنٹ کے ممبر بن غازی سے واپس
آکر معرکوں کی تفصیل حسب ذیل بیان کی

مختلف معرکات الارا
لڑائیاں

۱۹ ۔ شوال کو بن غازی میں جو معرکہ ہوا وہ نہایت

خوفناک تھا - اٹلی والوں کے دو فوجی دستوں نے پشتقدمی کر کے جاہا کہ صابری میں کیپ قائم کرین اور مضبوط مورچے بنائیں - عربوں کے قبیلہ براءثہ اور قبیلہ عبادلہ کے بہادر نوحوانوں نے نہایت شدت اور سختی سے ان کا مقابلہ کیا اور وہ اس جوش و خروش کے ساتھ حملہ آور ہوئے کہ اٹلی والوں کے پاؤں میدان جنگ سے اکھڑ گئے - وہ شہر کی طرف بھاگے اور انہوں نے اپنے جنگی جہازوں کی رد میں پناہ لی - اس معرکہ میں اٹلی والوں کے ۳۰۰ آدمی مارے گئے اور ۴۰۰ زخمی ہوئے - ہماری فوج وہیں

صرف ۲۵ آدمی شہید اور ۴۹ آدمی زخمی ہوئے *

۶ ماہ دی الحجہ کو ایک اور زبردست معرکہ پیش آیا - دشمن کی فوج اپنے مورچوں سے آگے بڑھی - عربوں کے قبیلہ عواقیر کے بہادر ان کے سامنے فوراً سینہ سپر ہوئے اور ایسی مستعدی کے ساتھ حملہ آور ہوئے کہ اٹلی کی فوج تتر بتر ہو گئی - میدان میں ان کا قدم جما لیا گیا - انہوں نے ۱۲۰ مقتول اس خونی زمین پر چھوڑے اور بھاگ گئے - ان کے زخمیوں کی تعداد معلوم نہیں ہوئی - ہماری فوج میں ۱۲ آدمی شہید اور ۳۱ آدمی زخمی ہوئے *

۸ ذی الحجہ کو اٹلی کے چار فوجی دستوں نے تین توپوں کے ساتھ مقام سلاوی کی طرف پشتقدمی کی - ان کے مقابلے کے لیے عربوں کے قبیلہ قطانہ اور عادلہ اور شعیب کے بہادروں نے قدم بڑھائے اور ایسی بہادری اور دلیری سے لڑے کہ اٹلی والوں کو پسپا ہونا پڑا - وہ میدان جنگ سے بھاگ کر اپنی جہازی توپوں کی زد میں پہنچ گئے - میدان جنگ میں ان کے ۷۰۰ سپاہیوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں اور تقریباً اتنے ہی سپاہی زخمی ہوئے

تھے ۔ بندوقیں ، کارتوس اور رسد کا سامان بھی انہوں نے بہت کچھ چھوڑا جو تمام عربوں کے ہاتھ آیا ۔ اٹلی والوں کی تین توپوں کو بھی عربوں نے بیکار کر دیا ۔ ہماری فوج میں صرف ۷ آدمی زخمی ہوئے اور کوئی آدمی شہید نہیں ہوا *

۱۲ دی الحجہ کو قبیلہ سلاطہ اور عرہہ کے عربوں نے مقام سلاہ کے ایطالوی مورچوں پر نہایت شجاعت اور بہادری سے حملہ کیا ۔ یہ معرکہ نو گھنٹہ تک جاری رہا ۶۰۰ ایطالوی سپاہی میدان جنگ میں مارے گئے ۔ ہماری فوج میں سے صرف (۲۵) آدمی شہید اور ۲۹ آدمی زخمی ہوئے ۔ ہماری فوج کے بہادروں نے ایطالوی مورچوں کے ایک حصہ کو بالکل تباہ کر دیا *

۱۴ دی الحجہ کو ایک اور مہتمم نالشد معرکہ عربوں اور ایطالیوں کے درمیان برپا ہوا ۔ عربوں کے قبیلہ حامد اور وعار اور سلمانی اور عقایل اور شعیب نے مقام برکہ میں دشمن کے مورچوں پر دھاوا کیا اور اسی کو تباہ کر ڈالا ۔ انہوں نے لوہے کی وہ رنجیں توڑ ڈالیں جو مورچے کے گرد پھیلی ہوئی تھیں ۔ وہ شیراں برہ کی طرح دشمنوں کی فوج پر لپکے اور اس حوش سے حملہ کیا کہ ان کے دل دھل گئے اور ان کے پاؤں اکھڑ گئے ۔ ہماری فوج کے بہادروں کو بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا ۔ اس میں غلہ اور ہتھیار سب کچھ شامل تھا ۔ ان بہادروں نے ایطالوی فوج کے سپہ سالار کے خیمہ کو آگ لگا کر تباہ کر دیا ۔ مگر اس معرکہ میں فریق میں سے کوئی شخص کام نہ آیا ۔ زخمی البتہ بہت سے ہوئے *

۱۶ دی الحجہ کو عربی قبائل دغار ، عرہہ ، شعیب ، مساہیر ، عید اور سلمانی کے جنگجو دلبروں نے ایطالیوں کے کیمپ پر حملہ

لیا۔ یہ گھیب مقام برکہ میں واقع تھا۔ رات کے وقت یہ معرکہ شروع ہوا تھا اور صبح تک جاری رہا۔ حب دونوں گروہ ابک دوسرے کے سامنے سے ہٹے تو معلوم ہوا کہ اٹلی والوں کے ابک ہزار سپاہی مارے گئے۔ ہماری فوج کے بہادروں نے دشمن کی فوج کے تین کیمپ بھونک دیے اور رسد کے بہت بڑے ذخیرہ پر قبضہ کر لیا۔ عربوں میں سے صرف ۹۰ آدمی اس معرکہ میں شہید ہوئے اور کمتر آدمی زخمی ہوئے *

۱۸ ذی الحجہ کی رات کو عربوں کے بہادر قبیلہ درسہ نے سلمانی کے ایطالوی کیمپ پر حملہ کیا اور ایطالویوں کی اس فوج میں سے جو سلمانی کے مورچہ پر پہرہ دے رہی تھی ۲۰۰ آدمیوں کو کاٹ کر ڈھیر کر دیا۔ ہماری فوج میں سے صرف ۱۵ آدمیوں نے جام شہادت پیا اور ۲۰ آدمی زخمی ہوئے۔ اس رات کو ایطالویوں نے بردلی اور حوب سے بہت شور و غل مچایا *

۱۹ ذی الحجہ کو یعنی واقعہ مذکورہ سے دوسرے دن رات کے وقت اسحاق سے اٹلی والے، عربوں کے قبیلہ براصہ کے کیمپ گاہ میں پہنچ گئے۔ اس قبیلے کے بہادروں نے جو اٹلی والوں کی تاک میں بیٹھے تھے گھات سے بکایک نکل کر اس حوش کے ساتھ اٹلی والوں پر حملہ کیا کہ وہ مہوت ہو گئے اور ان کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ عربوں نے ان کو ایک دم دبح کر ڈالا۔ اس معرکہ میں بھی بہت سا مال غنیمت عربوں کے ہاتھ آیا اور وہ اس سامان کو لے کر اپنے کیمپ کی طرف واپس آ گئے۔ ہماری فوج میں ایک آدمی کے سوا کوئی شخص زخمی نہیں ہوا *

۱۵ محرم کو ایک اور خونریز معرکہ ہوا۔ عربی فائل عواقبر، ردمہ اور براصہ کے بہادروں نے یعقوب حمیل کی ماتحتی میں اٹلی

والوں کی طرف پیش قدمی کی - وہ بڑی حرارت اور دلیری سے برابر آگے بڑھتے رہے - یہاں تک کہ سنغالی کے درواروں تک پہنچ گئے - اٹلی والوں نے ان کا مقابلہ کیا - عربوں کی تعداد تین ہزار تھی اور اٹلی والے آٹھ ہزار تھے - جب ہماری فوج کے ہادر دشمن کے قریب جا پہنچے تو انھوں نے توپوں کا منہ دشمن کی طرف کر دیا اور ان سے آگ برسانی شروع کی - اٹلی والوں کے کئی مورچے برباد ہو گئے - بعد ازاں اٹھانا پڑا - ان کی فوج کے ۵۰۰ آدمی ہلاک ہوئے اور تقریباً اسی قدر آدمی زخمی ہوئے - بحلاف اس کے ہماری فوج میں ۱۵ آدمی شہید اور تھوڑے سے آدمی زخمی ہوئے - یہ معرکہ منجملہ ان معرکوں کے ہے جو ہمیشہ یادگار رہیں گے - ترکی رور نامچہ جنگ میں اس معرکہ کا ذکر بحر سے کیا گیا ہے *

۱۸ جنوری کو مصر کے ہادر عزیز اک علی نے قبیلہ عواقر کو اپنی ماتحتی میں لیسکر دشمنوں پر حملہ کیا اور وہ بن غازی کے سے مصوط قلعہ پر حملہ آور ہوئے اس قلعہ کے گرد خندقوں کا پودی گئی تھیں - قبیلہ عواقر خندق سے عبور کر گیا اور اطالویوں کے ساتھ دست و گریبان ہوا - یہ معرکہ نہایت ہراساں تھا - بہت دیر تک لڑائی ہوتی رہی - خون کی ندیاں بہ نکلیں - یہاں تک کہ فتح و نصرت کی ہوا چلی اور اس نے عربوں کے پرچم کو حرکت دی - تقریباً ۱۳۰۰ آدمی اطالوی فوج کے مارے گئے - اٹلی والوں نے اس معرکہ کی تفصیل لکھنے سے گریز کی ہے اور اس کی نسبت غلط خبریں تار پرواہ کیں *

۱۹ جنوری کی صبح کو قبیلہ براعشہ کے عرب گھمان میں

بیٹھے ہوئے تھے اور دشمن کے سپاہیوں کا انتظار کر رہے تھے کہ بکایک اٹلی کی فوج کا ایک دستہ کینگا۔ میں آگیا۔ وہ اس غم سے ناہر نکلے تھے کہ ترکوں کے حالات کی تحقیقات کریں۔ عربوں نے ان کو ہر طرف سے گھیر لیا اور انکو قتل کرنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ ان میں سے کوئی متفس نہ بچا۔ اس معرکہ میں ہماری فوج کے ۳۲ آدمی شہید ہوئے اور ۸۰ زخمی ہوئے *

۳۰ جنوری کو قیلہ درہ کے بہادر اور حانہار عرب حن کی شجاعت مشہور عالم ہے اپنے سپہسالار عزیز، مصری کی ماتحتی میں اٹلی والوں کی طرف بڑھے۔ جو مورچے اٹلی والوں نے صوبہات میں بنا رکھے تھے یہ حملہ انہیں پر تھا۔ لوہے کی زنجیر کا ایک جال مورچوں کے گرد بھینلا ہوا تھا جس کو عربوں نے ایک ہی حملہ میں توڑ ڈالا اور مورچوں پر گولے برسائے شروع کیے۔ ان مورچوں کا ایک حصہ گولوں کی ضرب سے برباد ہو گیا عربوں میں سے ایک جماعت کینگا۔ میں تھی۔ وہ حیل کرنے تھے کہ دشمن کی مدد کے لیے کوئی فوج ضرور آئیگی۔ ان کا حیل بالکل صبح نکلا۔ جب عثمانی توپوں اور ہندوقوں کی آواز بلند ہوئی کینگا کے قریب اٹلی والے اپنے مورچوں سے ناہر نکلے۔ مگر اس سے پیشتر کہ وہ میدان جنگ میں پہنچیں ان عربوں نے جو گھات میں لگے ہوئے تھے ناگہانی طور پر ان کو گھیر لیا اور ان پر تلواروں اور بنسوقوں کا وار کرنا شروع کیا یہاں تک کہ ان میں سے کوئی نہ بچا۔ سب موت کے گھاٹ اتار دے گئے۔ اٹلی والوں کے مورچوں اور انکے حہازوں سے برابر آگ برستی رہی۔ مگر عربوں نے اس آتش فشاں کی

مطابق پروا نہیں کی ۔ اس موقع پر دشمنوں کی فوج کے ۳۰۰ آدمی قتل ہوئے اور بہت سے ہتھیار اور رسد کا سامان عربوں کے ہاتھ آیا ۔ اس فتحیابی کے بعد عرب نہایت خوشی کے ساتھ اپنے کیمپ کو واپس آئے ۔

۳ مارچ کو انور نے درنہ میں تمام عربی سلطان سردانی قبائل کو جمع کر کے سلطان المعظم کا تار سنایا جس کا مضمون یہ تھا کہ سلطان تمام عربوں کو اپنا سلام بھیجتے ہیں جو اس وقت میدان جنگ میں جان بازی کر رہے ہیں ۔ سلطان کو ان کے بہادرانہ اور دلیرانہ کارناموں سے نہایت مسرت ہوئی ہے ۔ وہ امید کرتے ہیں کہ شیران عرب اپنے وطن کی حفاظت اور حمایت میں ثبات قدمی اور استقلال کے رستے سے ایک قدم پیچھے نہیں ہٹیں گے ۔ اس تار کو درنہ کے عربوں نے خاموشی کے ساتھ سنا ۔ پھر انہوں نے ایک ساتھ یہ نعرہ بلند کیا کہ خدا سلطان کی مدد کرے ۔ ان کی مجموعی آواز سے ایک غیب پر رعب منظر نمایاں ہوا ۔

انور نے حکم دیا ہے کہ درنہ ، بن غازی اور طبرق میں عربوں کے لڑکوں کو تعلیم دینے کے لئے مدارس قائم کی جائیں اور ہر روز ساڑھے چار قرش ہر طالب علم کو بطور ترغیب تعلیم کے دیا جائے ۔ ۳ مارچ کو درنہ میں میلاد شریف کی محفل عثمانی کیمپ میں منعقد کی گئی ۔ اس خوشی کی تقریب پر توپوں کے فیر کئے گئے ۔ بندوقیں چھوڑی گئیں ۔ تقاریر نوائے گئے اور عربوں نے گھوڑ دوڑ کے کرتب دکھائے ۔ یہ تمام دن خوشی اور مسرت میں بسر ہوا ۔ انور نے حکم دیا کہ اس خوشی کی تقریب پر عربوں کے بچوں کا خنہ بھی کھل جائے ۔ چنانچہ انھن ہلال احمر کے ڈاکٹروں نے عربوں کے بچوں کا خنہ

کیا - نیز انور بے کے حکم سے تیم بچوں کو مٹھائی اور تندی تقسیم کی گئی اور ان کو پھسے کے کپڑے بھی عطا کئے گئے -
 ۳ مارچ کو درنہ میں عربوں کے ایک فوجی دستہ نے جن میں ۷۰ عرب شریک تھے دشمن کی لڑائیاں کئے دو فوجی دستوں کو شکست فاش دی -

مگر ان کے بھاگنے کے بعد حلد کھک بھنچ گئی جس میں چھہ بلٹیں اور پانچ بھاڑی توپیں شامل تھیں - عربوں نے نہایت تندی اور تیزی سے مقابلہ کیا - پچاس ہندوؤں اور ۳۶ کارتر-وں کے صدوق عربوں کے ہاتھ آئے - کئی اطالوی اسر مارے گئے اور بیس اطالوی سپاہی زخمی ہوئے - عثمانی فوج میں سے بھی چند آدمی شہید اور چند زخمی ہوئے - طبرق میں ۴ مارچ کی رات کو ۵۰ عربوں نے اطالوی مورچہ کو تباہ کر دیا جو نو تعمیر تھا - صبح کو اطالیوں اور عربوں میں خونریز لڑائی ہوئی جو پانچ گھنٹہ تک جاری رہی - نتیجہ یہ ہوا کہ دشمن کے ۱۰۰ آدمی مقتول اور زخمی ہوئے - بہت سا سامان جنگ بطور غیمت عربوں کے ہاتھ آیا -

۴ مارچ کو درنہ میں جو لڑائی ہوئی اس کی تفصیل یہ معلوم ہوئی ہے کہ اس میں صرف چار ہزار عرب شریک تھے - لڑائی صبح سے مغرب کے بعد تک جاری رہی - ۶۰۰ اطالوی مارے گئے جن میں ۲۰ فوجی اسر تھے - عربوں میں سے صرف ۲۶ آدمی شہید ہوئے جن میں سے ۲۵ قبیلہ براءصہ کے تھے - ۲۰ عربوں کو ختیب زخم پہنچے - ۳۰۰ ہندوؤں اور بہت سا سامان جنگ عربوں کے ہاتھ آیا - طبرق کی لڑائی کی نسبت جو پانچ دن پہلے ہوئی تھی یہ تفصیل معلوم ہوئی کہ صرف ۳۰۰ عربوں نے جار ہزار اطالویوں سے دو بھر سینہ سپر ہو کر مقابلہ کیا اور شام

کے وٹ ان کو بھگا دیا - اس لڑائی میں ۲۰۰ ایطالوی مارے گئے - صرف ۱۶ عرب شہید اور ۳۰ زخمی ہوئے - ۵۰ ہندو قیں اور سامان جنگ کے صندوق عربوں کے ہاتھ آئے - اس وقت ۴ جرمن اسر عثمانی کیمپ میں موقوف تھے جنہوں نے ان لڑائیوں کے صحیح حالات روٹر کے تاروں کے برخلاف لکھ کر اپنے ملک کے اخباروں کو بھیجے *

۱۲ مارچ کو طبرق میں اٹلی والے پسندمی کر کے ناطورہ کے قریب پہنچے - ان کی تین پلٹنیں اور دو توپ خانے تھے - جب انہوں نے توپوں سے آگ برسانی شروع کی تو سید صالح سنوسی فوراً علم ہاتھ میں لیکر کھڑے ہو گئے اور انہوں نے عربوں کو ہمراہ لیسکر ان کا مقابلہ کیا - تین گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی - انجام یہ ہوا کہ ایطالویوں نے شکست کھائی اور وہ فرار ہو گئے - ان کے بھاگنے کے بعد دو پلٹنیں اور آپہنچیں - عربوں نے ان کے ساتھ ہی سید سپر ہو کر مقابلہ کیا - اثناء جنگ میں حمازی توپوں سے برابر آگ برستی رہی - مگر نتیجہ یہ ہوا کہ ایطالوی بھاگ کر اپنے جہازوں میں سوار ہو گئے وہ میدان جنگ میں ۲۰۰۰ مقتول چھوڑ گئے اور ۲۰۰۰ ایطالوی سپاہی زخمی ہوئے - عربوں میں سے صرف ۱۶ آدمی شہید اور ۹۵ آدمی زخمی ہوئے - بہت سا سامان جنگ عربوں کے ہاتھ آیا ہوائی جہازوں کا بیڑہ تیار کرنے کے لیے چندہ جمع ہونا شروع ہو گیا - اس چندہ سے جو ہوائی جہاز خرید کیا جائیگا اس کا نام طرابلس ہوگا *

۴ مارچ کو عربوں نے قابل ہک کی ماتحتی میں مرغاب کا معرکہ مرغاب کا مورچہ واپس لینے کے لیے جس پر ۲۷ فروری کو ایطالویوں نے قبضہ کیا تھا اس بلند مقام پر حملہ

کیا۔ عربوں کا یہ حملہ تلواروں کے ذریعہ سے نہا۔ انھوں نے سختی کے ساتھ ایتالیوں کو صرب کی مدد سے اتارا۔ ایتالیوں نے بار بار کوشش کی کہ پھر اس ٹیلہ پر چڑھا جائیں۔ مگر عربوں نے کے سامنے کچھ پیش نہ گئی۔ اٹلی کے معرکہ میں اٹلی والوں کی جھہ پہاڑی توہیں جو بڑے دھانہ کی تھیں عربوں کے ہاتھ آئیں مگر وہ ان کو اپنے کیپ میں نہ لے جا سکے۔ کیونکہ بار برداری کا کافی سامان ان کے پاس نہ تھا۔ اس کے بعد عرب صرب کو چھوڑنے اور اپنے کیپ میں واپس آنے پر مجبور ہوئے کیونکہ سمندر کے ساحل سے ایتالیوں کی چھاری توہوں کے گولے اس ٹیلہ کی طرف پھینکے جا رہے تھے۔ اس لڑائی میں اٹلی والوں کا بہت نقصان ہوا۔ مگر عربوں میں سے صرف گیارہ آدمی شہید ہوئے *

صوفیات میں جو بنواری سے ایک گھنٹہ کی مسافت پر ہے جو معرکہ عربوں اور ایتالیوں کے درمیان ہوا تھا اسکی نسبت ایتالیوں نے چھوٹی افواہیں شایع کی تھیں مگر انور پے نے جو حر سرکاری طور بھیجی اس سے معلوم ہوا کہ تمام دن سخت لڑائی ہوتی رہی۔ اٹلی والوں نے ۱۷۰۰ متول میدان میں چھوڑے جس میں ۴۲ چھوٹے بڑے اسر شامل تھے اور ان کا ایک جنرل بھی مارا گیا۔ ایتالیوں کا ایک پورا توپخانہ بھی عربوں کے ہاتھ آ گیا۔ عربوں نے شہر کی چار دیواری تک ان کا تعاقب کیا۔ عثمانی فوج میں سے صرف ۱۲۰ شہید اور ۵۰ آدمی زخمی ہوئے *

میدان جبکہ سے ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ ۱۱ مارچ کو طبروق میں جو معرکہ ہوا روٹر نے اس کی حر غلط اڑائی اس نے ظاہر کیا تھا کہ عربوں نے ایتالیوں پر اس حالت میں

حملہ کیا جبکہ وہ طروق میں ایک یا قلعہ بنا رہے تھے حالانکہ انہوں نے کوئی نیا قلعہ نہیں بنایا۔ روٹر نے لکھا تھا کہ اٹلی والوں کے ۱۳ آدمی مارے گئے حالانکہ ۳۰ ایطالوی مقتول تو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں جو میدان میں پڑے تھے اور بھیڑے ان کو کہا رہے تھے۔ جن عربوں نے اٹلی والوں کی لاشوں کو گاڑیوں پر اٹوایا تھا انکے قول کے مطابق ۱۰۰ سے زیادہ متول ہوئے۔

اٹوید کا ایک نامہ نگار ۲۷ مارچ کو بقی سے لکھتا ہے کہ ہم پندرہ شخص جن میں عرب ۰ مصری اور حریرہ کریٹ کے مسلمان شامل تھے ناطورہ کے ایطالوی مورچوں سے ۲۵۰۰ میٹر کے فاصلہ پر بھاچے۔ ہمارے ساتھ دو حرمس والٹیر بھی تھے۔ ہمکو ایطالویوں کی لائن میدان میں پڑی نظر آئیں۔ بکایک ایطالویوں نے ہم پر توپوں کے گولے بھدکے جن میں سے دو گولے ہم سے ۳۰ میٹر کے فاصلہ پر گرے۔ یہ دیکھکر ہم ابک وادی میں جھپ گئے۔ ایطالویوں نے حملہ کا شبہ کیا اور رات بھر گولے چلاتے رہے۔ صبح کو ہم ایطالوی فوجی دستے بحری مورچوں اور ناطورہ کے مورچوں سے باہر نکلے مگر ۴۰۰ عربوں نے ان کے مقابلہ کا ارادہ کیا اور وہ کیمپ سے آگے بڑھ آئے۔ جب ایطالویوں نے عربوں کی شکل دیکھی تو وہ اپنے مورچوں میں واپس چلے گئے *
 مسلمانان ہند اور جنگ طرابلس



یہ صحیح ہے کہ دنیا کی تاریخ میں اسوس ناک جنگوں اور خونریزیوں کے بہترے واقعے پائے جاتے ہیں۔ غیر قوموں کی لڑائی کیسی ایک قوم آپس ہی میں کس کس طرح نہیں کٹ مری ہے؟ لیکن ایسے واقعے اس زمانہ میں بگدرت ہیں جبکہ دنیا کے روابط محدود تھے۔ اس زمانہ

میں جنگ سے لوگوں کو آج کل سا تعلق نہ ہوتا تھا ۔ ہ کوئی بین المللی واسطہ تھا اور نہ عالمگیر تجارت ۔ آج کل تبدلات بین المللی کچھ اسطرح کے واقع ہوئے ہیں کہ ہر متمدن ملک ایک نہ ایک طرح سے دوسرے کا محتاج واقع ہوا ہے ۔ اور یہ ہی محتاجی متمدن دنیا کے لئے اقتصادی طور پر فائدہ بخش ہے ۔ لہذا ہر متمدن کو جنگ سے ایک نہ ایک طرح کا تعلق ہوتا ہے ۔ یہ دلچسپی اس وقت خصوصاً بڑھ جاتی ہے جب کہ جنگجو قوموں سے کسی کی حیات و ممالک کا مسئلہ کسی جنگ پر منحصر کر دیا جائے ۔ ہندوستان کے مسلمانوں نے تمدن کے اثرات سے یا دیگر مسلمانان عالم کی دیکھا دیکھی جنگ طرابلس سے بہت دلچسپی دکھلائی ہے ۔ لیکن یہ دلچسپی انتظامی طور پر قانونی دائروں کے اندر رہی ہے اور جب ترکی ایک اسلامی سلطنت اور اسکا فرمانروا مسلمانوں کے جملہ متبرک مقامات کا محاط کہلاتا ہے اور یہ مذہبی اقتدار روایات قدیمہ کے مطابق ثابت ہی ہو چکا ہے تو اس دلچسپی کی ایک معقول وجہ اسانی سے معلوم ہو سکتی ہے ۔ لیکن محض تعطیلی یا روحانیت سے کوئی پولیٹیکل قدرت نہیں کہی جاسکتی ۔ جب ترکی کے ساتھ روس کی زبردست جنگ چھڑی تھی اسوقت بھی مسلمانان ہند نے دلچسپی دکھلائی تھی ۔ ورنہ بہت سی جنگیں ایشیا و افریقہ میں مسلمانوں کے بحلاب ہوئیں جس میں مسلمان کچھ بھی متاثر نہیں ہوئے بلکہ مسلمان مسلمان کے مقابلہ میں اپنے فرمانروائیوں کے حکم پر لڑے ۔ ظاہر ہے کہ جب تک تعلق کی کوئی خاص وجہ نہ ہو اثرات و حسدیت پیدا نہیں ہو سکتے ۔ سب سے بڑی وجہ یا سفارش جو ترکوں کی موجودہ ہمدردی کی نسبت مجھے میں آسکتی ہے وہ یہ ہے کہ ترکی کے ساتھ یہ جنگ ایسی حالت میں کی گئی جبکہ اس صدیوں کے استبداد کو چھوڑ کر مغربی حکومت کا ڈھنگ ڈال دیا تھا اور یہ بھی کہ باوجود صلح کی تمنا ظاہر کرنے اور جنگ سے گریز کرنے کے بلاوجہ جایز محض طاقت اور قوت کے رور پر معاہدوں کو پس پشت ڈالکر اسکا ملک چھین لے کے ائے دستا چڑھائی کر دی گئی ۔

ترکی نے ار ار امن کی درخواست کی مگر کچھ شوائی نہ ہوئی۔ ترکی کے
 برسر حق اور بیکس ہونے کے باعث تمام حق پسند اس کی طرف متوجہ
 ہو گئے۔ مظلوم و بیکس کی ہمدردی عین بہادری ہے۔ حق پسندی و
 مظلوموں کی طرفداری کا مادہ ہر ملک میں خواہ یورپ ہو یا ایشیا یا
 امریکہ کچھ نہ کچھ موجود ہے۔ اس جنگ میں ترکوں کی ہمدردی کی
 صدائیں نہ صرف سلطان کے حلیف المین میں کہہ والوں سے بلند ہوئیں بلکہ ان
 مسلمانوں سے جو سلطان کی حاکمیت کو نہیں مانتے اور نیز ان غیر مسلمان
 یورپینوں سے جنہوں نے عملی ہمدردی کی اور کر رہے ہیں۔ حسین اکثر
 شرف النفس انگریزوں کا نام خصوصیت سے لیا جاسکتا ہے۔ بعض
 لوگوں نے یہ الزام دینا چاہا ہے کہ ترکوں نے اس جنگ میں مذہبی
 عنصر کو بیڑ کا دیا اور اس جنگ کو مذہبی جنگ قرار دیا لیکن اسکے
 مانند کے لئے کوئی عقلمند تیار نہیں ہو سکتا کیونکہ اب یہ تمام عیسائی رعایا
 اسی آزادی سے قلمرو عثمانیہ میں آ رہے ہیں وہ جنگ کے پہلے ہی۔ مدافعت
 میں وطن خواہیے خصوصاً اپنے ملک کی حمایت اور اپنے فرمانروا کی امداد میں۔
 مسلمان خواہ کسی ملک اور رنگ کے ہوں ایک خدا اور ایک رسول کے احکام
 کے تابع ہیں اور یاد رہے کہ انکو صریحاً مذہبی طور پر امن کی فدر دانی
 کرنے اور فتنہ و فساد سے الگ رہنے اور اپنے حکمرانوں کی جائز اطاعت
 کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ یہ بات بالکل لا مبالغہ اور حوشامد سے خالی
 ہے کہ ہماری انصاف پرور اور بسے تمصب گورنمنٹ انگلشیہ کی سلطنت میں
 دیگر برٹش رعایا کی طرح مسلمانوں کو جو عام امن وامان حاصل ہے فی اطمینان
 ویسی یہودی کسی اسلامی سلطنت میں حاصل نہیں اور یہ ہی وجہ ہے کہ
 گورنمنٹ انگریزی سب سے بڑی اسلامی سلطنت شمار کی جاتی ہے اور ہے یہی۔
 بعض یہ اعتراض کریں گے کہ گورنمنٹ انگلشیہ نے کیوں اس جنگ میں بیطرفی
 اختیار کی اور اسے کیوں ترکی کی مدد نہ کی۔ ایسا اعتراض بھی لوگ کرتے
 ہیں جو معاملات سیاست موجودہ سے بالکل ناواقف ہیں۔ حرمی جو سلطان کا

اتنا بڑا رفیق اور دوست کھلاٹا تھا اسلئے کیوں مدد نہ کی ؟ بلکہ کل سلطنتوں میں سے ملک بھی ترکی کی مدد کو کیوں نہ آئی ؟ اسکی وجہ صاف ہے کہ دول یورپ دوگروہن میں منقسم ہیں ۔ ایک طرف اٹلی اسٹریا اور جرمنی ہیں دوسری طرف انگلستان فرانس اور روس ۔ اور کوئی سلطنت جب تک کہ اسکے رنقوں کی صلاح نہ ہوئے یا اسکے منافع ضروری حایل نہ ہوں کسی کی مدد کو نہیں آسکتی ۔ ترکی کے لئے یہ مناسب تھا کہ وہ کسی دولت کے ساتھ متحد و متفق ہوتی لیکن یہ قصور نوحوان ترکوں کا نہیں ہے بلکہ دور قدیم کا ۔ ترکی کے ساتھ اگر کسی نے کبھی حق دوستی ادا کیا ہے تو وہ انگلستان ہے اور آئندہ بھی اگر کوئی ترکی کو مدد دے سکتا ہے تو وہ انگلستان ہی ہے ۔ حوشی کی بات ہے کہ انگلستان کے ساتھ مضبوط تعلقات جلد قائم ہو جائیں گے ۔ الغرض انگلستان کی بے طرفداری کی پالیسی اس جنگ میں یورپ کے عام امن کے لحاظ سے ضروری تھی ۔ یہ امر قابل ستائش ہے کہ انگلش گورنمنٹ نے اگر اس جنگ میں ترکی کی کچھ مدد نہیں کی تو اسے اٹلی کی ہی حمایت نہیں کی اور مسلمانوں کو کوئی موقع شکایت کا نہیں دیا ۔ بلکہ یہ امر شکر یہ کے قابل ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ نے مسلمانوں کو ترکوں کی ہمدردی کے جلسے کرنے امانہ محروجن کے بھیجنے میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہیں کی اور مسلمانان ہند کے مہام کا جہان تک اس جنگ میں تعلق تھا اسکی نگہداشت بحویں کی اور آئندہ بھی کرنگی ۔ اس کتاب کے بڑھے کے بعد جملہ نوع خواہاں سے جو توفیق کی حاصل ہوئے وہ یہ ہی کہ وہ صلح ہندون کے حربہ سے جو کہ نایکات ہے اٹلی کی بنی ہوئی چیزوں سے ہمیشہ اجتناب کریں گے اور اپنے جذبات کو آتش و استطامی طور پر محدود رکھ کر محروجن و متولن طرابلس کی امداد میں حق الوسع چندہ دینے کے اور یہ دعا کریں گے کہ یہ جنگ ترکوں کی عزت و ابرو کے ساتھ جلد ختم ہو ۔

احتیام حکم پر اس کتاب کی دوسری جلد کافی در خواستوں کے آئے پر شایع ہوگی

HISTORY
OF
THE ITALO-TURKISH WAR.

(ILLUSTRATED)

Vol. I

BY
Q. A. LATIF, M. A.,

late Editor of The Darussaltanat & Urdu Guide Calcutta.
Translator Hablul Matin Office Calcutta.

Printed & Published

BY
JELALUDDIN AL-HOSAINI
Editor & Proprietor Hablul Matin,
At the Hablul Matin Press
4, MEDICAL COLLEGE STREET
CALCUTTA.

1330. A. H.

1912. A. C.

[*All Rights Reserved*]